﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 21

جمعۃ المبارک 12؍ستمبر 2014ء

16؍ذوالقعدہ 1435 ہجری قمری ❁ 12؍تبوک 1393 ہجری شمسی

شمارہ 37

علامات ساعت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ساعت قائم نہ ہو گی مگر اس وقت جب علم سمیٹ لیا جائے گا۔ اور زلزلے کثرت سے آئیں گے۔ اور زمانہ جلدی جلدی گزرے گا۔ اور فتنوں کا غلبہ ہوگا۔ اور قتل و غارت بڑھ جائے گی۔ اور دولت اتنی بڑھ جائے گی کہ سیلاب کی طرح بہے گی۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعه باب ما قیل فی الزلازل حیث نمبر 978)

2007-2008 ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تذکرہ

بک فیئرز، ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور جماعتی ویب سائٹ کے ذریعہ کروڑوں افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔

مجلس نصرت جہاں، آرکیٹیکٹس وانجینئرز ایسوسی ایشن اور ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ خدمت انسانیت کے مختلف پروگراموں کا مختصر تذکرہ۔ تحریک وقف نو اور نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ۔

اللہ کرے کہ اس سال کے آخر تک وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد ایک لاکھ ہو جائے۔

حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 42ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 26 جولائی 2008ء کو بعد دوپہر کے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز خطاب

دوسری و آخری قسط

رؤیا اور مبشر خوابوں کے ذریعہ سے قبولِ احمدیت

پھر اللہ تعالیٰ اپنی مبشر خوابوں کے ذریعہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت لوگوں پر ظاہر کرتا ہے اس کے چند واقعات پیش کرتا ہوں۔

مکرم صفا غانم السامرائی صاحب کردستان عراق سے لکھتے ہیں: پچھلے سال 2007ء مئی میں جب کہ رات کے وقت میں مختلف چینل تلاش کر رہا تھا تو میں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا 10888۔ میں بہت گھبرا گیا لیکن میں نے یہ فریکوئنسی (Frequency) ریسیور میں فیڈ (Feed) کی اور سرچ (Search) کی تو اچانک میرے سامنے نئے چینلز کی ایک لسٹ آ گئی جن میں سے ایک ایم ٹی اے تھا۔ اس چینل پر سب سے پہلے جس شخص کو دیکھا وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ تھے جو کہ ''لقاء مع العرب'' پروگرام کر رہے تھے۔ میں تو ایک لمبے عرصہ سے امام مہدی کی تلاش کر رہا تھا اور اپنے شیعہ دوستوں کے ساتھ اس سلسلہ میں بحث کرتا رہتا تھا۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے امام مہدی کو ٹی وی کے ذریعہ سے میرے گھر میں بھیج دیا۔ ایک پروگرام 'کلام الامام' میں مَیں نے سیدنا احمد علیہ السلام کا یہ کلام سنا کہ میرے بارہ میں خدا سے دعا کرو اور استخارہ کرو۔ دو رکعت نماز ادا کرو اور خدا سے کہو: اے اللہ! اگر مرزا غلام احمد امام مہدی ہے اور سچا ہے تو مجھے اس کی صداقت پر کوئی نشان دکھا! تو اللہ تعالیٰ ضرور کوئی نشان دکھا دے گا۔ چنانچہ میں نے خلوصِ نیت سے دعا کی تو مجھے مکمل انشراحِ صدر ہو گیا اور ایک ہفتہ کے بعد ہی میرے لیے وہ نشان بھی ظاہر ہو گیا کہ جو درحقیقت بہت عظیم الشان نشان تھا۔ میری دوسری شادی 2001ء میں ہوئی تھی لیکن ہم اولاد کی نعمت سے محروم تھے لیکن اس دعا کے ایک ہفتے بعد مجھے میری بیوی نے بتایا کہ اس کو خیال ہے کہ پیدائش ہونے والی ہے۔ ڈاکٹرز سے چیک اَپ (Check up) کروایا گیا تو پتہ چلا کہ حاملہ ہے۔ یہ نشان میرے لیے بہت عظیم نشان ہے۔ چنانچہ میں نے فوراً امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کر لی۔

ایک صاحب مکرم حدّاد عبدالقادر صاحب الجزائر سے لکھتے ہیں کہ: 2004ء میں رمضان المبارک میں خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نے مجھے کہا کہ آؤ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے لے چلتا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ تقریباً ایک میٹر اونچی دیوار کے پیچھے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں۔ آپؐ مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ پھر دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیوار کے مابین ایک گندمی رنگ کا ایک شخص کھڑا ہے جس کی سیاہ گھنی داڑھی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اِس آدمی کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ: ھٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ! کہ یہ اللہ کا رسول ہے۔ پھر آپ مشرقی جانب ایک نور کی طرف چلے جاتے ہیں جب کہ یہ شخص اُسی جگہ کھڑا رہتا ہے۔ چار سال بعد 2008ء میں اتفاقاً آپ کا چینل دیکھا تو اس پر مجھے اس شخص کی تصویر نظر آئی جس کو میں نے خواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا تھا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر تھی۔ چنانچہ میں نے اسی وقت بیعت کر لی۔

مصر سے طارق محمد اسماعیل داؤد صاحب لکھتے ہیں کہ: ایک دن آپ کو ٹی وی پر سورۂ فاتحہ تلاوت کرتے ہوئے سنا تو مجھے ایسے لگا جیسے سورۂ فاتحہ آپ کی زبانِ مبارک سے نکل کر میرے دل میں داخل ہوتی جا رہی ہے۔ ایسے لگا جیسے میں انبیاء کی مجلس میں بیٹھا ہوا ہوں۔ کاش! میں اس وقت آپ کے سامنے ہوتا تو آپ کے ہاتھ چومتا اور آپ کی آنکھوں سے نکل کر میرے دل میں اُترتے ہوئے نور کو دیکھتا۔

پھر تمیم صاحب اُردن سے ایک صاحب کے بارہ میں جو پیشے کے اعتبار سے ڈینٹسٹ ہیں لکھتے ہیں کہ: اِن صاحب نے بھی دعا اور استخارہ کیا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استخارہ کا طریق بتایا ہے کہ انسان یہ دعا کرے کہ اے خدا! میں تجھ سے غلام احمد بن غلام مرتضیٰ کے بارہ میں راہنمائی چاہتا ہوں کہ کیا وہ تیرے حضور مقبول ہے یا مردود؟ اِن صاحب نے استخارہ کیا اور بکثرت درود شریف پڑھنے کے بعد اِنہی الفاظ میں دعا کرتے کرتے سو گئے تو خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عظیم الشان نور کے سامنے کھڑے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور کھڑے ہوئے ہیں۔ اور اِسی لمحہ اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دُعا یاد آ گئی۔ چنانچہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ کیا یہ شخص تیرے حضور مقبول ہے یا مردود؟ خدا تعالیٰ نے فرمایا: ''مقبول ہے!''۔ پھر سوال کیا کہ کیا وہ تیرے حضور مقرون ہے یا ملعون؟ خدا تعالیٰ نے فرمایا: ''مقرون ہے۔'' یعنی خدا تعالیٰ اُس کے ساتھ ہے۔ پھر خدا تعالیٰ نے دُعا دُہرانے کو کہا اور اِن صاحب نے دُعا دُہرائی تو وُہی جواب دوبارہ سنا۔ کسی ذریعہ سے اُن کو یہ خبر پہنچی تھی، جب انہوں نے مجھے بتایا تو کہتے ہیں کہ میں فوراً احمدی دوست کو لے کر اُن کے پاس پہنچا اور بڑی دلچسپ نشست ہوئی۔ ایک صبح یہ ڈینٹسٹ دوست اپنے کلینک کو جا رہے تھے کہ ان کی بیگم صاحبہ نے اُن کو شادی کی انگوٹھی پہننے کو دی جس پر اُنہوں نے کہا کہ احمدی جو انگوٹھی پہنتے ہیں اسی طرح اس پر آیت اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ لکھا ہوتا ہے۔ یہ سن کر بہت متعجب ہوئیں اور زار و قطار رونے لگ گئیں۔ پھر ان کے پوچھنے پر بتایا کہ سات سال قبل جب وہ یونیورسٹی میں تھیں اُنہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ اُنہوں نے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ کی انگوٹھی پہنی ہوئی ہے۔ اِس طرح ایک اور خواب میں اُنہوں نے دیکھا کہ اُن کی شادی مسیح علیہ السلام سے ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب اِن سب نے بیعت کر لی ہے۔

اُردن میں ایک صاحب نے فون کیا اور جوش سے بتایا کہ وہ فوراً بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ تمیم صاحب کہتے ہیں کہ میں اُن سے ملنے گیا۔ اُنہوں نے مع اپنے خاندان کے گھر والوں کے بڑے تپاک سے استقبال کیا اور اپنا قصہ سنایا۔ یہ کسی دہشتگرد تنظیم کے ساتھ تھے۔ قید و بند کی صعوبتیں اٹھائیں، بہرحال اب باہر نکل آئے ہیں۔ کہتے ہیں ایک دن میں ٹی وی دیکھ رہا تھا کہ ایم ٹی اے العربیہ کا چینل مل گیا اور پروگرام دیکھے تو جو بھی سوال اُن کے دل میں پیدا ہوتا تھا اُس کا جواب اُنہیں پروگرام میں مل جاتا تھا۔ اِس طرح اُنہوں نے گھر والوں کے ساتھ ایم ٹی اے باقاعدہ دیکھنا شروع کیا۔ پھر اُنہیں کچھ واضح خوابیں آئیں۔ ایک خواب میں اُنہوں نے اپنے والد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کوٹ جیسا کوٹ پہنے دیکھا اور اُنہوں نے اِنہیں جماعت کے ساتھ مل جانے کی اور کسی صورت بھی اِس سے الگ نہ ہونے کی نصیحت کی۔ پھر ایک اور خواب میں انہوں نے اُردن میں آپ کو ایک مجمع سے خطاب فرماتے دیکھا۔ اس پر اُن کی تسلی ہو گئی۔ انہوں نے میرا فون نمبر حاصل کر لیا۔

ایک دوست عبدالرحیم فنخان صاحب عراق سے لکھتے ہیں کہ: کچھ عرصہ قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھے کہتے ہیں کہ تم ہمارے آدمی ہو۔ لہٰذا تمہیں بیعت کر لینی چاہیے۔ پھر لکھتے ہیں کہ سو میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ براہِ کرم قبول فرمائیں۔

پھر ایک دوست علی احمد صاحب مصر سے لکھتے ہیں: مجھے بغیر کسی رؤیا یا خواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نصیب ہوا۔ چنانچہ میں نے پہلے حضور کی تصدیق کی پھر حضور سے محبت کی۔ میری حضور علیہ السلام سے محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں اضافہ کا باعث بنی۔ پھر مجھے آپ سے ایسی محبت ہوئی جو میرے اپنے والدین سے محبت پر فائق ہے۔ آپ کے خطبات ایم ٹی اے پر سننا میرا سب سے خوش کن وقت ہوتا ہے اور یہی حال میری اہلیہ کا ہے۔

بہت سارے واقعات ہیں۔ وقت زیادہ ہو رہا ہے۔ اب باقی باتیں کرتے ہیں۔

تحریک وقفِ نو

وقفِ نو جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کی پیدائش سے پہلے وقف کرنے کی تحریک فرمائی تھی، اُس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال واقفینِ نو کی تعداد میں 2,325 کا اضافہ ہوا ہے۔ اور اس طرح کُل تعداد 37,136 ہو گئی ہے۔ اور لڑکوں کی تعداد 23,765 اور لڑکیوں کی تعداد 13,771 ہے۔ یہ نسبت تقریباً وہی قائم رہ رہی ہے جو شروع ہوئی تھی۔

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں کے تحت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ کے 12 ممالک میں 36 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں جن میں ہمارے 40 ڈاکٹر خدمت میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ 11 ممالک میں ہمارے 510 ہائر سیکنڈری سکول، جونیئر سیکنڈری سکول، پرائمری سکول اور نرسری سکول کام کر رہے ہیں۔

کینیا میں شیانڈا (Shianda) کے مقام پر نئے ہسپتال نے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے۔ اسی طرح لائبیریا میں ہسپتال نے کام شروع کر دیا ہے۔ بینن میں ڈاسا (Dasa) کے مقام پر کھل رہا ہے۔ سیکرٹری صاحب مجلس نصرت جہاں نے لکھا ہے، اسی طرح اَور بہت سارے ہیں۔

اِس رپورٹ کی وساطت سے یا اس تقریر کی وساطت سے میں ڈاکٹر صاحبان کو پیغام بھی پہنچانا چاہتا ہوں بلکہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ جو سپیشلسٹ ڈاکٹرز ہیں اُن کی نصرت جہاں کے ہسپتالوں میں ضرورت ہے اور مختلف ممالک سے مطالبہ آتا رہتا ہے۔ اگر امریکہ، برطانیہ، پاکستان یا دوسری جگہوں سے ڈاکٹر اس کام میں شامل ہوں، چاہے وہ عارضی وقف کے لیے جائیں، چند دن وقف کریں، ایک ماہ کے لیے یا چند ہفتے کے لیے، اس سے بھی بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ تو اس لحاظ سے بھی سپیشلسٹ ڈاکٹرز جو ہیں وہ اپنے اپنے کوائف اگر مرکز کو بھجوائیں تو اس کے مطابق ان کا پروگرام بنایا جا سکتا ہے۔

مخزنِ تصاویر

مخزنِ تصاویر کا شعبہ ہے۔ یہ بھی اچھا کام کر رہا ہے۔ اُنہوں نے اچھی نمائش لگائی ہے۔

پریس اینڈ پبلیکیشنز

پریس اینڈ پبلیکیشنز (Press and Publications) کا شعبہ ہے۔ اس نے بھی اب دوبارہ نئے سرے سے کام شروع کر دیا ہے۔

ٹی وی پر جماعت کی تشہیر

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی 24 گھنٹے کی نشریات کے علاوہ مختلف ممالک کے ٹی وی چینلز پر بھی جماعت کو اسلام کا پُرامن پیغام پہنچانے کی توفیق عطا ہوئی ہے۔ اِس سال 1051 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ سے 699 گھنٹے وقت ملا اور آٹھ کروڑ سے زائد افراد تک اِس ذریعہ سے پیغام پہنچا۔

ریڈیو کے ذریعہ جماعت کے پیغام کی اشاعت

اِسی طرح ریڈیو اشاعت اسلام کا ایک بہت ہی مفید اور کارآمد ذریعہ ہے۔ غریب ممالک خصوصاً افریقہ میں ریڈیو بڑے شوق سے سنا جاتا ہے اور دُور دراز کے علاقوں میں اس کے ذریعہ سے پیغام پہنچتا ہے۔ مجموعی طور پر مختلف ممالک کے ریڈیو سٹیشنز پر 215 گھنٹے پر مشتمل سات ہزار اکاون (7,051) پروگرام نشر ہوئے۔ جس کے ذریعہ سے محتاط اندازے کے مطابق چھ کروڑ سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اسی طرح بورکینا فاسو میں نئے سٹیشن شروع ہو گئے ہیں۔ اور جگہ کوششیں ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بھی اچھا کام کر رہا ہے

احمدیہ ویب سائٹ

(Ahmadiyya Website)

احمدیہ ویب سائٹ کی جو سالانہ رپورٹ انہوں نے دی ہے وہ یہ ہے کہ یہ ویب سائٹ احمدیہ امریکہ کی زیر نگرانی کام کر رہی ہے اور ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب اس کے انچارج ہیں۔ اس سائٹ کو ہر مہینے ایک ملین سے زائد (یعنی دس لاکھ سے زائد) لوگ وزٹ (Visit) کرتے ہیں۔ اور دوران سال جو انہوں نے کام کیا ہے: تمام جلسہ ہائے سالانہ جو ہیں ان کو لائیو (Live) نشر کیا ہے۔ بعد میں دکھانے کا پروگرام ہے۔ پھر جلسوں کی تصویری گیلری بھی محفوظ کی ہے۔ میرے جو خطبات ہیں، وہ اس میں محفوظ ہیں، پھر خطابات ہیں اور اس کے علاوہ اور بہت سارے پروگرام ہیں۔ تفسیر کبیر ہے، حقائق الفرقان، تعلیم فہم القرآن، روحانی خزائن، ملفوظات وغیرہ یہ ساری چیزیں اس پہ اپ لوڈ (Upload) کی گئی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کچھ کتب ہیں۔

انٹرنیشنل احمدیہ ایسوسی ایشن آف آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز

اسی طرح جو آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کی انٹرنیشنل احمدیہ ایسوسی ایشن ہے اُس نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے کہنے پر افریقن ممالک میں بہت کام کیا ہے۔ خاص طور پر جرمنی، یوکے (UK) کے لوگ اور کچھ حد تک کینیڈا کے بھی۔ کم قیمت پر بجلی پیدا کرنے کے متبادل ذرائع جو میں نے کہا تھا کہ کریں۔ غریب ممالک میں پینے کے لیے صاف پانی مہیا کرنے کے بارہ میں کوشش کریں۔ تو ان میں غیر معمولی کام ہوا ہے اور یہاں سے ہمارے نوجوان لڑکے بھی جو ہیں، انجینئرز سٹوڈنٹس بھی اور انجینئرز بھی باقاعدہ کام کرتے ہیں۔ وہ چھٹی لے کر، رخصت لے کر جاتے رہے اور وہاں کام کرتے رہے۔ ونڈ سسٹم (Wind System) جو ہے وہ چائنا سے سستی قیمت پر خرید۔ سولر سسٹم بنایا ہے۔ مثلاً غانا میں گیارہ لگ چکے ہیں۔ بورکینا فاسو میں دس مقامات پر سولر سسٹم لگ چکا ہے۔ مالی میں 12۔ بینن میں 15۔ ٹوگو میں 5۔ گیمبیا میں کینیڈا کے انجینئرز نے 10 علاقوں میں سولر سسٹم لگایا ہے۔

امیر صاحب گیمبیا اپنی ایک رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ براک گاؤں میں جماعت کے ممبران بہت خوش ہیں کہ وہ (میرا لکھا ہے کہ) آپ کا خطبہ دیکھ سکتے ہیں۔ ایک آدمی نے کہا کہ اب جماعت کی فتح کا وقت آ گیا ہے۔ مدینہ کے گاؤں میں (وہاں کا گاؤں ہے مدینہ)، امام جوبے نے کہا کہ یہ اُن کے لیے تاریخی موقع ہے اور یہ امام مہدی کی آمد کا ایک سچا نشان ہے۔ سارے گاؤں میں لوگوں نے کہا کہ وہ آسمانی مائدہ کو اُترتے دیکھ رہے ہیں۔

لوگ کہتے ہیں کہ افریقن لوگوں کو سمجھ نہیں آتی۔ اِن کے دل تو ان پڑھے لکھے لوگوں سے زیادہ روشن ہیں۔

ودابوبو گاؤں کے صدر جماعت نے کہا کہ ہم بہت خوش ہیں اور یہ لکھا کہ آپ کے شکر گزار ہیں۔ خدا تعالیٰ باقی سب جگہوں پر بھی یہ نعمت میسر فرمائے۔

اسی طرح اور بہت سارے کام یہ ایسوسی ایشن کر رہی ہے۔ پانی مہیا کرنے کے لیے پمپ لگائے گئے ہیں۔ تو اس لحاظ سے اچھا کام ہو رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک مقصد یہ بھی تھا اور آپ نے اپنی جماعت کو یہ حکم بھی دیا۔ آپ کا ایک ارشاد ہے کہ ”امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو۔ نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر“۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ”اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو“۔

ہیومینیٹی فرسٹ (Humanity First)

پھر ہیومینیٹی فرسٹ (Humanity First) کے تحت بھی بہت کام ہو رہا ہے۔ اور چودہ سال سے یہ خدمتِ انسانیت میں مصروف ہے۔ 28 ممالک میں یہ رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ اس سال بنگلہ دیش، ہیٹی، آئیوری کوسٹ اور ناروے میں بھی اس کی رجسٹریشن ہو گئی ہے۔ یو ایس اے، جرمنی اور انگلستان نے مختلف ممالک میں بہت نمایاں خدمات کی ہیں۔ افریقہ میں چھ ممالک بورکینا فاسو، گیمبیا، سیرالیون، بینن، غانا میں ہیومینیٹی فرسٹ کے پندرہ آئی ٹی سنٹر کام کر رہے ہیں اور سولہ ہزار سے زائد طلبا کو آئی ٹی کی تعلیم دی جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ ان کے تحت سلائی سکول وغیرہ بھی ہیں۔ گیمبیا میں سیکنڈری سکول بھی چل رہے ہیں۔

نادار، ضرورتمندوں اور یتیموں کی امداد

پھر جو نادار، ضرورتمند اور یتیم ہیں اُن کی امداد کے لیے جماعت اپنے وسائل کے لحاظ سے جو کوشش ہو سکتی ہے کر رہی ہے۔ افریقن ممالک میں ایلو پیتھک ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ ہومیو پیتھک کلینک کام کر رہے ہیں جہاں مریضوں کی امداد کی جاتی ہے۔ علاج کیا جاتا ہے۔ اکثریت کا مفت علاج کیا جاتا ہے یا بہت تھوڑی، معمولی قیمت پر اُن کا علاج کیا جاتا ہے۔ جس میں خون دینا، آئی کیمپ لگانا، ویسے میڈیکل کیمپ لگانا، اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے شمار کام ہو رہا ہے۔

نئی بیعتیں اور نئی جماعتوں کا قیام

اس میں ایک بیعتوں کی رپورٹ بھی دی جاتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عالمی بیعت تو کل ہوگی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بیعتوں کی تعداد تین لاکھ چوّن ہزار چھ سو اڑتیس (3,54,638) ہے۔ اس سال 121 ممالک سے 351 قومیں احمدیت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے شامل ہوئی ہیں۔ اور نائیجیریا کی امسال بیعتوں کی مجموعی تعداد ایک لاکھ چھیاسی ہزار سے اُوپر ہے۔ گزشتہ سال ان کی تعداد ایک لاکھ انچاس ہزار (1,49,000) تھی۔ اسی طرح ان کی نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ غانا کو بیالیس ہزار سات سو (42,700) بیعتوں کی توفیق ملی۔ گیارہ نئے مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں۔ مالی میں ستائیس ہزار (27,000) بیعتیں ہوئیں۔ بورکینا فاسو میں مختلف قوموں کی سولہ ہزار (16,000)۔ آئیوری کوسٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیرہ ہزار (13,000)۔ اور تئیس (23) مقامات پر پہلی دفعہ احمدیت کا نفوذ ہوا۔ جماعت احمدیہ بینن کو اس سال نو ہزار (9,000) بیعتیں ملیں۔ یوگنڈا میں بیعتوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ اسی طرح کینیا، سیرالیون اور ہندوستان میں بھی 145 نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔

ایمان افروز واقعات

بعض ایمان افروز واقعات جو ہیں وہ تو میں بتا چکا ہوں کہ ایم ٹی اے دیکھ کر کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ چند ایک واقعات میں نے سنائے ہیں۔ روزانہ خطوط میں بیعتیں آئی ہوتی ہیں۔ کرغستان سے ارشد محمود لکھتے ہیں کہ: میں نے آپ کو خط لکھا تھا اور ایک بااثر شخصیت آشیر علی صاحب کے بارے میں دعا کی درخواست کی تھی۔ یہ صاحب اپنے علاقے میں بااثر ہیں اور صاحبِ ثروت ہیں۔ ایک وفد کی صورت میں 11 جنوری 2008ء کو یہ ہمارے پاس آئے اور جمعہ ہمارے ساتھ ادا کیا۔ مقامی احمدیوں سے ملے اور اگلے دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اور وفد کے ایک اور آدمی نے بیعت کی توفیق پائی۔ آشیر علی صاحب نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس حدیث کہ امام مہدی کی خبر ملے تو برف پوش پہاڑوں پر سے گزر کر جانا پڑے تو جا کر اس کی بیعت کرو پر ظاہری طور پر بھی عمل کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس کا قصہ وہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ: کرغستان زیادہ تر پہاڑی علاقہ ہے اور وہ صوبہ اوٗت سے دارالحکومت بشکیک تک کا 750 کلومیٹر کا فاصلہ 18 گھنٹے میں طے کر کے پہنچے تھے اور یہ سب پہاڑی راستہ ہے جو سردیوں میں برف سے اَٹا پڑا ہوتا ہے۔ اور راستہ میں تین پہاڑی چوٹیوں سے گزرنا ہوتا ہے۔ جہاں سردیوں میں درجہ حرارت منفی پچپاس اور ساٹھ ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔ انہوں نے بیعت کرنے کے بعد کہا کہ حدیث کا دوسرا حصہ امام مہدی کو سلام پہنچانے کا ہے۔ لہٰذا میری طرف سے امام مہدی علیہ السلام کے نمائندہ کو محبت بھرا اسلام بھی پہنچا دیں۔ اور یہ اخلاص میں آگے بڑھ رہے ہیں اور اُزبک ترجمہ قرآن کے پچاس نسخے خرید کر مفت تقسیم بھی کر چکے ہیں۔

آئیوری کوسٹ سے ہمارے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ 27 مئی یومِ خلافت کا آغاز آبگینو شہر میں نماز تہجد کی ادائیگی اور فجر سے شروع ہوا۔ فجر کی نماز پڑھی۔ دو بکرے قربانی کے دیئے گئے۔ کافی تعداد میں غیر از جماعت لوگوں کو یہاں لندن سے جو (میرا) پروگرام ہو رہا تھا اس میں تقریر سننے کے لیے بلایا گیا۔ جب اُن لوگوں نے ایم ٹی اے پر یہ ایمان افروز اور رُوح پرور لمحات دیکھے اور آپ کی تقریر سنی تو ان کے دل ایمان کی روشنی سے منور ہو گئے اور اُن میں سے پانچ افراد نے نہ صرف اُسی موقع پر بیعت کر لی بلکہ ایک شخص نے اگلے دن ہی ڈش انٹینا خرید کر اپنے گھر میں ایم ٹی اے کا انتظام بھی کر لیا۔

پھر نائیجیریا سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ گزشتہ ماہ ایکا بالے کے علاقے میں تبلیغ کے لیے گاؤں میں پہنچے تو لوگ ہمارا پروگرام سننے کے لیے جمع ہوئے۔ جب تبلیغ کا سلسلہ ختم ہوا تو معززین نے کہا کہ ہم سب مل کر میٹنگ کریں گے تو پھر آپ کو جواب دیں گے۔ ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ان میں سے ایک آدمی جو ٹیچر ہے کھڑا ہوا اور اُس نے سب کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ سب معزز ہیں اور

باقی صفحہ 4 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصالِحُ العَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 314

مکرم احمد السعید رخا صاحب (1)

مکرم احمد السعید رخا صاحب کا تعلق مصر سے ہے انہوں نے اہلیہ سمیت 2008ء میں بیعت کی ۔وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

میری پیدائش قاہرہ کے ایک سادہ اوران پڑھ سے گھرانے میں ہوئی۔ میرے پانچ بہن بھائی ہیں۔ والد مرحوم وزارتِ اوقاف کی طرف سے خادم مسجد کی معمولی نوکری کے علاوہ ٹھیلا لگا کر ’’فول‘‘ بیچتے تھے۔

{فول یا فاصولیا بڑے Beans کا نام ہے۔ اسے ابال کرکسی قدر کھٹائی اورمسالے وغیرہ ڈال کے بیچا جاتا ہے۔لوگ ریڑھیوں یا ٹھیلوں پر کھڑے ہوکر اسے کھاتے ہیں۔جس پانی میں یہ اُبالا جاتا ہے وہ بھی لیموں کا رَس وغیرہ ملا کر پیا جاتا ہے۔علاوہ ازیں فول کوابالنے کے بعداس میں زیتون کا تیل لہسن اور لیموں کا رس وغیرہ ملا کرعمومًا روٹی کے ساتھ ناشتہ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے پیسٹ کو روٹی پر لگا کراس میں کھیرا وغیرہ ڈال کر سینڈوچ بھی بنائی جاتی ہے۔مصر میں فول کا ناشتہ بہت مقبول ہے۔(ندیم)}

میرے والد صاحب بہت محنت کرتے تب کہیں مشکل سے اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالنے میں کامیاب ہوتے۔ والد صاحب کی خواہش تھی کہ ان کے بچے وہ مقامات حاصل کریں جو وہ خودنہیں حاصل کر سکے۔میں ان کی توقعات سے بہت دُور قسما قسم کی برائیوں میں بھٹک رہا تھا۔میں اپنے والد صاحب کی کسی خواب کو پورا کرنے کے قابل نہ تھا، پڑھائی میں میری کوئی دلچسپی نہ تھی، یہاں تک کہ میرے والد صاحب نے ایک دفعہ مجھے نئے سال کی کتب خرید کر دیں تو میں نے وہ شکرقندی بیچنے والے کو بیچ دیں۔میری ان حرکات کے باوجود میرے والد صاحب مجھے پڑھانے کی بھر پور کوشش کرتے رہے۔تین سال کے بعد میں چوتھی کلاس تک تو پہنچ گیا لیکن حقیقت یہ تھی کہ مجھے صحیح طور پر اپنا نام بھی لکھنا نہیں آتا تھا۔

اخلاقی ودینی حالت

جب میری عمر دس سال ہوئی تو پڑھائی میں ہر طرح سے ناکامی کے بعد میں نے اپنے والد صاحب کے ساتھ فول بیچنے کے کام میں مدد کرنی شروع کردی۔میرے والد صاحب نے اَن پڑھ ہونے کے باوجود اپنے ساتھ کام کے دوران میرے اندر اخلاق اوراعلیٰ اقدار کے بیج بونے کی کوشش کی۔ان کی محنت اکارت نہ گئی اور بفضلہٖ تعالیٰ ان کے یہ بوئے ہوئے بیج بعد میں باثمر فصلوں میں تبدیل ہوگئے۔ والد صاحب کے ساتھ کام کے دوران میں نے وعدوں کی پاسداری، لوگوں کے ساتھ عزت واحترام کے ساتھ معاملہ کرنے کے علاوہ بہت سے اعلیٰ اخلاق سیکھے۔

جہاں تک میری دینی حالت کا تعلق ہے تو وہ میری علمی حالت سے بڑھ کر نہ تھی۔ میں نے کبھی بھی باقاعدہ نماز نہ پڑھی تھی، نہ ہی روزے اور دیگر فرائض پر کبھی سنجیدگی سے عمل کیا تھا۔اپنی بے پناہ کوتاہیوں کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضلوں اورنعمتوں پر شکرادا نہ کرنے کی وجہ سے مجھے اکثر اپنی سفلگی کا احساس دامنگیر رہتا تھا۔

تکبّر کا بت ٹوٹ گیا

والد صاحب کے ساتھ کام کرتے کرتے میری عمر 18 سال ہوگئی۔عمر کی اس دہلیز پر قدم رکھتے ہی مجھے اپنے ملک کے دستور کے مطابق لازمی فوجی ٹریننگ کے لئے بلا لیا گیا۔اپنے فرائض جب والد صاحب کے سکھائے ہوئے اصول کے تحت اخلاص سے انجام دیئے تو مجھے ٹریننگ کے دوران ہی اعلیٰ عہدہ پر ترقی دے دی گئی۔ نشانہ بازی میں میری مہارت کو دیکھتے ہوئے نئے آنے والوں کی ٹریننگ کا کام میرے سپرد کر دیا گیا۔نیز جب بھی کسی سپاہی کوکسی غلطی پر سزا دینی ہوتی تھی تو اسے میرے سپرد کردیا جاتا۔ اس بات نے میرے اندر تکبر پیدا کر دیا۔میں اکثر دیکھتا کہ میرے ماتحت فوجی اکٹھے ہو کر نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔کچھ دن تو میں یہ سب کچھ دیکھتا رہا پھر میں نے کہا کہ ان کا اس طرح نماز کے لئے کھڑے ہوجانا ٹریننگ سے راہِ فرار اختیار کرنے کے مترادف ہے۔لہذا میں نے انہیں نماز پڑھنے سے روک دیا۔پھر ایک روز میں نے اپنے ماتحت کام کرنے والے تمام فوجیوں کو یہ آرڈر دیا کہ وہ یہاں بیٹھ کر اپنے اسلحہ وغیرہ کی صفائی کا کام کریں اور جوکوئی اپنی جگہ چھوڑ کر جائے گا اسے سزا ملے گی۔وہ سب اپنی اپنی جگہ پر موجود رہ کر مفوضہ کام کرتے رہے، یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت ہوگیا۔میں اس وقت اس ٹریننگ سنٹر کی مسجد کے قریب بیٹھا انہیں دیکھ رہا تھا کہ میری وارننگ کی وجہ سے کوئی فوجی بھی مسجد میں آ کر نمازِ ظہر کی اذان دینے کی جرأت نہیں کر رہا تھا۔اس وقت نہ جانے میرے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا ہوئی۔ میں اپنے اندر سے اٹھنے والی ایک آواز کو دبانے میں کامیاب نہ ہوسکا اور بے اختیار کھڑے ہو کر اذان دینی شروع کردی۔اذان سے فارغ ہوتے ہی میں نے دیکھا کہ تمام فوجی اپنا کام چھوڑ کر میری طرف بھاگے آئے۔بعض نے گرمجوشی سے مجھے سلام کیا تو بعض نے مجھے گلے سے لگا لیا۔اس دن میں نے عہد کیا کہ میں آج کے بعد ان بے چاروں پر ظلم نہیں کروں گا۔میرے اس رویّے کا فوجیوں پر غیر معمولی اثر ہوا۔وہ فوجی جو میری سخت مزاجی اور تکبر کی وجہ سے مجھ سے اس حد تک نفرت کرتے تھے کہ میرا نام تک سننا گوارا نہ کرتے تھے، اب مجھ سے محبت کرنے لگ گئے۔تین سالہ لازمی ٹریننگ میں میرا اپنے ماتحتوں کے ساتھ یہی رویہ رہا اور بفضلہٖ تعالیٰ نمازوں کی ادائیگی کا اہتمام کرنے کے علاوہ مجھے تکبر جیسی مہلک بیماری سے بھی نجات مل گئی۔

لازمی فوجی ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد میری شادی ہوگئی اور مستقل روزگار کے لئے میں نے بھی اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وزارت اوقاف کے تحت ایک مسجد کے خادم کے طور پر نوکری کرلی نیز والد صاحب کے ساتھ فول بیچنے کا کام بھی جاری رکھا۔نیز کام کرنے کی محبت اورشوق کی وجہ سے میں نے ایک بُک شاپ پر بھی نوکری کر لی۔اب میں صبح تین بجے سے لے کر رات دس بجے تک کام کرتا رہتا تھا۔یہ سلسلہ چلتا رہا تا آنکہ میرے والد صاحب کا انتقال ہوگیا اور میں نے فول کا کاروبار اپنے بڑے بھائی کے سپرد کر دیا۔

دوخوابوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

انہی ایام میں میں نے رؤیا میں خود کو ایک وسیع میدان میں دیکھا جہاں ایک نہایت خوبصورت خیمہ لگا ہوا تھا جس کے باہر کئی لوگ اس کی حفاظت پر مامور تھے۔ان محافظوں میں سے ایک نے مجھے کہا:تم یہاں کیسے آ گئے؟ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔لیکن آپ بتائیں کہ اس خیمہ میں کون ہے؟ اس محافظ نے کہا: اس خیمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

یہ سنتے ہی مجھ پر بے انتہا خوشی کے ساتھ شدید خوف طاری ہوگیا کیونکہ مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ میں اس عظیم الشان جگہ تک کیسے پہنچ گیا جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔اسی اثناء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت خوبصورت اور دلنشیں آواز آتی ہے۔ آپ ؐ فرماتے ہیں: تم میری تو عزت وتکریم کررہے ہو لیکن ’’شیماء‘‘ کو کیوں چھوڑ آئے ہو؟ تیار ہوجاؤ کیونکہ وہ آ رہی ہے۔اس وقت خیمہ کا دروازہ کھلتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آسمانی رنگ کی رداء اوڑھے باہر تشریف لاتے ہیں۔ دوسری جانب سے شیماء نامی ایک چھوٹی سی لڑکی بھی سکول کا یونیفارم پہنے ہوئے آ جاتی ہے اور تمام محافظ دوقطاریں بنا کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اس لڑکی کا استقبال کرتے ہیں۔میں اس وقت تک خوابوں پر یقین نہ رکھتا تھا۔شیماء نامی بچی کا بھی اس رؤیا میں آنا میرے اس خیال کو تقویت دیتا تھا کہ یہ محض اضغاث احلام ہیں۔(کچھ آگے چل کے معلوم ہوگا کہ شاید اس بچی کی رؤیا میں موجودگی مجھے اس رؤیا اوراس کے بعد کے رؤیا کی صداقت پر یقین دلانے کے لئے تھی۔)

بہرحال میں نے اس خواب پر کوئی دھیان نہ دیا، نہ ہی کسی سے اس بارہ میں کوئی ذکر کیا۔لیکن ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ میں نے ایک اور رؤیا دیکھا جو بڑی حد تک پہلے رؤیا سے ملتا جلتا تھا۔مَیں نے ایک گندمی رنگ والے شخص کو دیکھا جو لوگوں کے درمیان تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ رسول اللہؐ ہیں، جو کچھ دیر کے بعد وفات پا جاتے ہیں اور ان کی تدفین ہوجاتی ہے۔ چاندی کی نقدی کے ایک بڑے ڈھیر سے لوگ بالٹیاں بھر بھر کے آپ کی قبر پر ڈالتے جاتے ہیں۔

میں نے حسب عادت اس رؤیا کو بھی کوئی اہمیت نہ دی اور نہ ہی اس کے بارہ میں کسی سے بات کی۔لیکن مذکورہ بالا دونوں خوابوں نے مجھے ایک بات کے بارہ میں سوچنے پر مجبور ضرور کر دیا تھا۔ وہ یہ تھی کہ میں نے دونوں خوابوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا لیکن دونوں خوابوں میں دیکھی جانے والی شخصیات مختلف تھیں۔ میں اکثر سوچتا کہ رسول کریمؐ کی شکل تو ایک ہی ہے پھر اگر میری خوابیں سچی ہیں تو ہر خواب میں آپؐ کی شکل مختلف کیسے ہوسکتی ہے؟

تعبیر مل گئی

چند ایام کے بعد جبکہ میں بک شاپ میں کتابوں کی جھاڑ پونچھ کا کام کر رہا تھا اور پرانے اخبارات اور مجلّات کو ترتیب سے رکھ رہا تھا کہ ایک اخبار کے صفحہ پر ایک تصویر دیکھ کر میں سکتے میں آ گیا۔ یہ ایک بچی کی تصویر تھی، یہ کوئی عام بچی نہ تھی بلکہ ’’شیماء‘‘، نامی وہی بچی تھی جسے میں نے چند روز قبل خواب میں دیکھا تھا۔ پڑھا لکھا نہ ہونے کی وجہ سے میں نے اپنے بعض دوستوں سے اس تصویر کی کہانی پوچھی تو مجھے پتہ چلا کہ یہ بچی کچھ سال پہلے دہشت گردی کی ایک کارروائی میں ماری گئی تھی۔مَیں چونکہ پڑھا لکھا نہ تھا، نہ ہی اخبار اور ٹی وی پر خبروں سے کوئی لگاؤ تھا اس لئے مجھے اس حادثہ کی کوئی خبر نہ ہوئی، نہ ہی میں نے اس کے بارہ میں پہلے کبھی سنا۔لیکن شیماء کی تصویر دیکھ کر مجھے یقین ہوگیا کہ میرا پہلا رؤیا سچا تھا اور اس بچی کا خواب میں آنا مجھے اس رؤیا کی صداقت پر یقین دلانے کے لئے تھا۔اس واقعہ کے بعد مجھے یہ بھی یقین ہوگیا کہ پہلے رؤیا کی طرح دوسرا رؤیا بھی ضرور سچا ہے۔لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اگر دوسرا رؤیا بھی سچا ہے تو پھر رسول کریمؐ کے مختلف حلیے سے کیا مراد ہے؟

کئی سال گزرنے کے بعد میں ایک روز ٹی وی پر مختلف چینلز بدل بدل کر دیکھ رہا تھا کہ ایم ٹی اے لگ گیا جس پر اس وقت پروگرام ’’الحوار المباشر‘‘ لگا ہوا تھا، جس میں وفات مسیح علیہ السلام کے بارہ میں بات ہورہی تھی۔ میں پڑھا لکھا تو تھا نہیں، نہ ہی دینی لحاظ سے کوئی خاص علم تھا۔اس لئے ان امور کو میں بہت حیرت سے دیکھنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد مکرم محمد شریف عودہ صاحب نے پروگرام میں کہا کہ ابھی ہم ایک وقفہ لیتے ہیں جس میں حضرت مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام کا قصیدہ سنتے ہیں۔قصیدہ کے ساتھ ایک شخص کی تصویر بھی دکھائی جارہی تھی جو میرے لئے کسی سرپرائز سے کم نہ تھی، یہ بعینہٖ اسی شخص کی تصویر تھی جسے میں نے دوسرے رؤیا میں دیکھا تھا اور مجھے بتایا گیا تھا کہ یہ رسول اللہؐ ہیں۔

بیعت

اس حقیقت کے روشن ہوجانے کے بعد بھی مَیں نے کسی سے اس بارہ میں بات نہ کی اور اپنی اہلیہ کے ساتھ مل کر چپ چاپ ایم ٹی اے دیکھتا رہا۔ ایک ماہ کے بعد میں نے اپنی اہلیہ سے پوچھا کہ اس جماعت کے بارہ میں تمہارا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا کہ میری رائے میں یہ جماعت سچی اور حق پر ہے۔اس کے بعد مَیں نے اسے اپنے اس رؤیا کی تفصیل بتائی جس میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا تھا اور مجھے رؤیا میں بتایا گیا تھا کہ یہ رسول اللہؐ ہیں۔

ہم آٹھ ماہ تک ایم ٹی اے دیکھتے رہے اور احمدیت کی سچائی دل میں گھر کرتی گئی لیکن ابھی تک بیعت نہ کی تھی۔ ایک روز میری بیوی نے مجھے کہا کہ کیا تم بیعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہو؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ دو ہفتے بعد میری اہلیہ نے دوبارہ مجھ سے پوچھا کہ کیا تم بیعت کے لئے تیار نہیں؟ میں نے پھر وہی جواب دیا کہ کیوں نہیں؟ میں تیار ہوں۔ وہ کہنے لگی اب اگر تم بیعت کرنے نہ گئے تو میں اکیلی ہی چلی جاؤں گی۔ چنانچہ اہلیہ کی اس دوٹوک بات کے بعد میں نے افراد جماعت سے رابطہ کیا اور ہم دونوں نے بیعت فارم پُر کر دیا۔

مَیں سمجھتا ہوں کہ مَیں نے زندگی میں کوئی ایسا کام نہیں کیا تھا جس کے بدلہ میں مجھے احمدیت کا انعام ملتا لیکن وہ خدا رحمٰن ورحیم ہے اس کے فضل بے پایاں ہیں۔فالحمدللہ ربّ العالمین۔

بیعت کے بعد ان پر ہونے والے فضلوں کی داستان کا کچھ احوال اگلی قسط میں کیا جائے گا۔

(باقی آئندہ)

بقیہ خطاب حضورانور از صفحہ 2

آپ نے فیصلہ کیا ہے کہ میٹنگ کے بعد بتائیں گے کہ احمدی ہونا ہے یا نہیں؟ لیکن میں کئی سالوں سے احمدیت کا قریب سے مطالعہ کر رہا ہوں اور اِن کے ساتھ جمعہ پڑھتا ہوں۔ میں آپ کے سامنے یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں آج سے احمدی ہوں۔ ہم پہلے ہی بہت وقت ضائع کر چکے ہیں۔ مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ اُس نے مزید کہا کہ انصارِ دین والے آتے ہیں اور پیسے جمع کر کے چلے جاتے ہیں اور دوبارہ نظر بھی نہیں آتے۔ اِس لیے میں اور میری فیملی آج سے احمدی ہیں۔ اِس تقریر سے ماحول بدل گیا اور تین اَور معززین نے وہیں بیعت کر لی۔

جلسہ سالانہ غانا میں افریقن ممالک جو قریب کے ہمسایہ ممالک تھے وہاں سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔ اُن میں سے بورکینا فاسو کے کچھ واقعات ہیں۔ یہ لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ صد سالہ خلافت جوبلی غانا کے بہت شیریں ثمرات مل رہے ہیں۔ تمام احباب میں جوش، ولولہ، عزم اور خلافت سے فدائیت کا تعلق بڑھ رہا ہے۔ ہر ایک کی زبان پر جلسہ سالانہ غانا کی خوب صورت یادیں ہیں۔ اگر انہیں پوچھیں کہ کہیں آپ کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑا؟ تو برا محسوس کرتے ہیں کہ یہ کیوں کہہ رہے ہو۔ سب انتہائی خوش ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمارے واگا ڈوگو کے صدر جماعت کچھ روز قبل مشن ہاؤس آئے اور دو ملین تین لاکھ سات ہزار فرانک (جو تقریباً پونے تین ہزار پاؤنڈ بنتے ہیں) چندہ ادا کیا۔

مبلغ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی کل جمعہ کے بعد اُن سے ملاقات ہوئی اور جزاکم اللہ کہا تو بہت خوش ہوئے اور بہت بلند آواز سے کہا کہ یہ سب خلافت کی برکات ہیں۔ وہ عدالتی نظام میں کام کرتے ہیں۔ اُنہوں نے بتایا کہ ایک پارٹی کے خلاف مقدمہ تھا، اس کا فیصلہ کئی سال پہلے ہوا لیکن وہ اس کی تعمیل نہیں کر رہی تھی بلکہ دھمکیاں دیتے تھے۔ انہوں نے بالآخر اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دیا۔ 15 اپریل کو ہم جلسہ پر گئے۔ 16 اپریل کو اُس پارٹی نے تمام واجبات اُن کے اکاؤنٹ میں جمع کروا دیئے اور نہ صرف یہ معاملہ حل ہوا بلکہ کئی رُکے ہوئے کام اس جلسہ میں شمولیت کے بعد حل ہو گئے۔

لیو (Leo) جماعت کے صدر صاحب ایک غریب آدمی ہیں۔ جلسہ غانا میں شامل ہونے کی ان کی شدید خواہش تھی لیکن کرائے کی رقم میسر نہیں تھی۔ ان کے پاس ایک پرانی چھوٹی موٹر سائیکل تھی، اس میں اگر پٹرول ختم ہو جائے تو سائیکل بن جاتا ہے اُس کو آٹو سائیکل کہتے ہیں۔ وہ بازار گئے اور ساٹھ ہزار فرانک میں فروخت کر کے مربی صاحب کو تیس ہزار فرانک ادا کر دیا۔ اور جلسہ سے واپس آئے تو مقامی میئر نے ان کو بلایا اور کہا کہ آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے کہ جب پلاٹ الاٹ کیے گئے تو آپ کو نہیں ملے۔ ہم آپ کو چار رہائشی پلاٹ دیتے ہیں۔ باقی لوگوں نے تو پچاس ہزار فی پلاٹ ٹیکس ادا کیا تھا جبکہ اِن کو ایک پیسہ بھی ادا نہیں کرنا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ یہ میرے جلسہ پر جانے کی برکات ہیں۔

بورکینا فاسو کے ایک دوست آسوا احمدی صاحب ہیں۔ یہ ایک کاٹن فیکٹری میں کام کرتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ غانا جلسہ سے واپسی کے بعد گھر میں کچھ مالی مشکلات پیدا ہوئیں۔ چند دنوں کے بعد ان کے ڈائریکٹر نے ان کو فون کر کے بلایا کہ آپ یہاں آ کر ایک لاکھ فرانک وظیفہ وصول کر لیں۔ یہ رقم ملتے ہی وہ مشن ہاؤس آئے اور پانچ ہزار چندہ ادا کر دیا اور بتایا کہ یہ جلسہ غانا کی ہی برکت ہے۔

امین صاحب مبلغ لکھتے ہیں (اِس کا پہلے بھی میں ذکر کر چکا ہوں دوبارہ کر دیتا ہوں) کہ جلسہ غانا کے موقع پر کھانے کی وجہ سے کچھ پریشانی ہوئی۔ اِس پر معلم ادریس کو بھیجا کہ وہ لوکل زبان میں لوگوں سے معذرت کرے اور حوصلہ دلائے کہ جلد انتظام کیا جا رہا ہے۔ معلم کہتے ہیں کہ: میں سوچ رہا تھا کہ لوگ اب شکایت کریں گے۔ مگر جب مَیں معذرت کر رہا تھا تو لوگوں نے کہا کہ معلم صاحب! یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ ہم نے تو آج خلیفۃ المسیح کو مل لیا ہے۔ ان کا ہاتھ چوم لیا ہے اس لیے ساری بھوک مٹ گئی ہے۔ ہمارے لیے یہی کافی ہے تم کس چیز کی معذرت کر رہے ہو؟

رؤیا اور کشوف کے ذریعہ سے قبول احمدیت

رؤیائے صادقہ کے ذریعہ سے قبول احمدیت۔ ایک دوست طالب الرحمٰن صاحب اکثر خواب میں دیکھتے تھے کہ ایک گیند کا گولا آسمان پر ظاہر ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ نور کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اور پھر اس نور سے ایک تصویر بن جاتی ہے۔ جب بھی موصوف ان حالات سے گزرتے بے چین اور اضطراب کی حالت میں مبتلا ہو جاتے۔ ایک دن موصوف کلکتہ مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور جو تصویر خواب میں دیکھتے تھے وہ ان کو نظر آ گئی۔ وہ تصویر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر تھی جسے دیکھ کر انہوں نے اسی وقت احمدیت قبول کر لی۔

دہلی سے مبلغ لکھتے ہیں کہ دہلی میں عالمی بک فیئر کے دوران جماعتی سٹال پر تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان آیا۔ پھر ملاقات کا سلسلہ آگے بڑھا اور پھر نماز پڑھنے آنے لگا تو جماعتی عقائد بتائے گئے اور لٹریچر بھی دیا گیا۔ چند دن کے بعد وہ نوجوان آیا کہ میں نے آپ کا لٹریچر پڑھ لیا ہے لیکن آج میں خاص وجہ سے آیا ہوں۔ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے تبلیغی جماعت کے مرکز میں نماز پڑھ رہا ہوں اور مرزا صاحب یعنی مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نماز پڑھا رہے ہیں۔ پھر نماز کے بعد میں مرزا صاحب کی انگلی پکڑ کر چوس رہا ہوں۔ کہتے ہیں کہ: میں نے صبح ایک دو عالم دین صاحبان سے تعبیر پوچھی تو انہوں نے کہا کہ شیطانی خواب ہے۔ لیکن مجھے بڑی بے چینی ہے۔ آپ اِس بارہ میں بتائیں۔ تو اُن کو بتایا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح موعود کے بارہ میں بتایا ہے کہ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔ یعنی وہ تمہارا امام ہوگا اور تم میں سے ہوگا۔ پھر جو انگلی چوسنے اور چومنے کا تعلق ہے یہ محبت اور پیار کی نشانی ہے۔ پھر انہیں مزید لٹریچر دیا۔ چند دن کے بعد پھر آئے تو بیعت فارم کی جملہ شرائط سنائی گئیں تو فوری طور پر انہوں نے بیعت کر لی۔

کرغستان کے مبلغ لکھتے ہیں: ہمارے مقامی احمدی محترم راویل صاحب جو بشکیک میں رہائش پذیر ہیں۔ ایک مہینہ قبل اپنے گاؤں میں گئے تو ان کے چھوٹے بھائی نے جن کی عمر تیس سال ہے اپنا خواب اِن کو سنایا کہ مَیں نے خواب میں بڑے حروف میں ''مسرور'' لکھا ہوا دیکھا ہے۔ اور میں اِس خواب کو بالکل نہیں سمجھ سکا۔ اِس کا کیا مطلب ہے؟ راویل صاحب نے اپنے بھائی کو بتایا کہ یہ ہمارے پانچویں خلیفہ کا نام ہے۔ کرغستان میں دو زبانیں کرغیز اور رشین (Russian) بولی جاتی ہیں۔ اِن دونوں زبانوں میں لفظ 'مسرور' نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک انتہائی واضح نشان ہے جو خدا تعالیٰ نے اِس نوجوان کو دکھایا۔ اب وہ بیعت کر کے جا رہے ہیں۔

سیرالیون سے ہمارے مبلغ طاہر صاحب لکھتے ہیں کہ مکینی ٹاؤن کے ایک زیرِ تبلیغ لبنانی نے دیکھا کہ کسی بزرگ نے اسے انگوٹھی پہنائی ہے۔ خاکسار ان کے پاس ایک دن تقویٰ رسالہ لے کر گیا۔ انہوں نے جب تقویٰ رسالہ میں خلیفۂ وقت کی تصویر دیکھی تو بے اختیار پکار اُٹھے کہ یہی تو وہ بزرگ ہیں جنہیں خواب میں انگوٹھی پہناتے ہوئے دیکھا تھا! کہتے ہیں کہ دل سے میں احمدی ہو گیا ہوں مگر والدین سے ڈرتا ہوں۔ تقویٰ رسالہ باقاعدہ پڑھتے ہیں۔ اپنے گھر میں اب انہوں نے میری تصویر بھی لگائی ہوئی ہے۔

گیمبیا سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ: ایک دوست احمدیت قبول کرنے سے پہلے چاہتے تھے کہ وہاں کے ایک بزرگ شیخ بمبا کے مریدوں میں شامل ہو جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت کے قریب گزرے ہیں اور اب بھی اُن کا سلسلہ کافی ملکوں میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ صاحب اس بزرگ کے مریدوں میں شامل ہونے کا ارادہ کر رہے تھے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ بزرگ انہیں کہتے ہیں کہ تم میرے مریدوں میں شامل ہونا چاہتے ہو؟ آؤ مَیں تمہیں کچھ نظارے دکھاؤں۔ یہ کہہ کر وہ ان کو لے کر ایک عمارت کی دوسری منزل پر چلے گئے۔ وہاں آگ کا ایک بہت بڑا الاؤ روشن تھا اور بہت سے لوگ اس آگ کے گرد مذہبی گانے گاتے ہوئے چکر لگا رہے تھے۔ احمد بمبا صاحب بزرگ اس دوست کو کہتے ہیں کہ یہ میرے ماننے والے لوگ ہیں۔ اگر تم میری بیعت کر لیتے تو ان لوگوں میں شامل ہوتے اور آگ میں پڑ جاتے۔ ان کے اور میرے درمیان فیصلہ تو اللہ قیامت کے روز کرے گا۔ پھر انہوں نے کہا کہ آؤ میں تمہیں دکھاؤں کہ مجھے حقیقی ماننے والے کون ہیں؟ وہاں سے وہ انہیں لے کر تیسری منزل پر چلے گئے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ ایک چھوٹی سی مسجد ہے جس میں مقامی طرز کی پتّوں کی چٹائیاں بچھی ہوئی ہیں اور چار پانچ افراد نماز ادا کر رہے ہیں۔ اس بزرگ نے کہا کہ یہی ہیں میرے اصلی ماننے والے۔ اس کے ساتھ ہی خواب ختم ہو گئی۔ یہ صاحب کچھ عرصہ بعد احمدی ہو گئے اور جب پہلی دفعہ اپنے گاؤں کی احمدیہ مسجد میں داخل ہوئے تو بالکل وہی نظارہ تھا کہ خواب والی مسجد تھی اور پانچ چھ احمدی نماز ادا کر رہے تھے۔ یہ بزرگ شیخ احمد بمبا صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب کے زمانے میں سینیگال (Senegal) میں گزرے ہیں۔ اِن کی ایک نایاب کتاب عربی میں ''نیل المرام'' کے نام سے ہے جس کو آجکل ان کے مریدوں نے چھپوایا ہوا ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے لکھا ہے کہ انہیں مہدی کی خوشبو آ رہی ہے لیکن معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے؟ پھر انہوں نے لکھا کہ مہدی یہاں خود نہیں آئیں گے بلکہ ان کے مرید اِس علاقہ میں آئیں گے۔ بہرحال اِس طرح اِنہوں نے خواب میں اُن کو دیکھا۔

قبولیتِ دُعا اور تائیدِ الٰہی کے کچھ واقعات

آئیوری کوسٹ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ہم ایک جماعت میں شادی کی تقریب پر گئے۔ نکاح کے بعد جمرلیسے ڈوگو گاؤں کے لوگوں نے ہمیں دُعا کے لیے کہا کہ ہمارے ہاں عرصہ سے بارش نہیں ہوئی جس سے فصلوں کو نقصان ہو رہا ہے۔ بارانِ رحمت کے لیے دُعا کریں۔ سب حاضرین سمیت دُعا کی گئی۔ تقریب سے فارغ ہو کر ابھی واپس شہر نہیں پہنچے تھے کہ موسلا دھار بارش شروع ہو گئی جو ساری رات جاری رہی۔ اہلِ گاؤں کے لیے یہ واقعہ احمدیت کی سچائی اور اِزدیادِ ایمان کا باعث ہوا۔

دابو ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ خدام الاحمدیہ نے صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں ایک پروگرام پیدل سفر رکھا تھا۔ ریجن بھر کے 91 خدام جب تین کلومیٹر کا پیدل سفر مکمل کر چکے تو طے شدہ پروگرام کے مطابق ایک گراؤنڈ میں رُکے جہاں مقامی معلم نے جُولا زبان میں میگا فون کے ذریعہ شاملین پیدل سفر کو خلافت احمدیہ کی اہمیت اور برکاتِ خلافت پر ایک تقریر کرنی تھی۔ جب مقامی معلم خلافت احمدیہ کی اہمیت اور اس کی برکات پر تقریر کر رہا تھا کہ اچانک کالے بادلوں نے آسمان کو گھیر لیا اور تیز ہوا چلنے لگی۔ گھبراہٹ پیدا ہوئی کہ تیز ہوا اور بارش ہمارے پروگرام کو خراب کر دے گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی عجیب تقدیر ظاہر ہوئی کہ جہاں ہمارا پروگرام ہو رہا تھا وہاں بالکل بارش نہیں ہوئی لیکن اردگرد کے علاقوں میں بھرپور بارش ہوئی۔

نظام وصیت میں شامل ہونے کی تحریک

مَیں نے 2004ء میں وصیت کے نظام میں شامل ہونے کی تحریک کی تھی۔ اُس وقت آخری مِسل 38,183 تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ رپورٹ جب تیار کی گئی ہے تو اس وقت تک آخری مسل 88,500 کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصیت کے نظام میں پاکستان سے سب سے زیادہ احمدی شامل ہوئے ہیں۔ پھر دوسرے نمبر پر جرمنی ہے اور تیسرے نمبر پر انڈونیشیا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے خدا کرے کہ اس سال کے آخر تک یہ تعداد ایک لاکھ تک پہنچ جائے۔ اس کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتوں کے بجٹ بھی بڑھ گئے ہیں اور غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔

مالی قربانیاں

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیوں میں جماعتیں بہت آگے بڑھ چکی ہیں۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ زمینیں خریدنے، مساجد بنانے، سنٹر خریدنے وغیرہ کی طرف جماعتوں کی بہت توجہ ہوئی ہے۔ اور ہر جماعت کا ترقی میں قدم آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید بڑھاتا چلا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''میری رُوح میں وہی سچائی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ مجھے خدا سے ابراہیمی نسبت ہے۔ کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا مگر میرا خدا۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ مَیں وہ پودا نہیں ہوں کہ اِن کے ہاتھ سے اُکھڑ سکوں۔ اگر اِن کے پہلے، اِن کے پچھلے اور اِن کے زندے اور اِن کے مُردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لیے دُعائیں کریں تو میرا خدا اُن تمام دُعاؤں کو لعنت کی شکل پر بنا کر اُن کے منہ پر مارے گا۔ دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے؟ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکر وفریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اُٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اِتنی بددُعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو؟ خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ مگر بدقسمت انسان دُور سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن دلوں پر مہریں ہیں اُن کا ہم کیا علاج کریں؟ اے خدا! تُو اِس اُمّت پر رحم کر۔ آمین۔''

(اربعین نمبر 4۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 473-472)

اللہ کرے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

......☆......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے میں شامل ہونے کی طرف خاص توجہ دلائی ہے اور اس جلسے کو خالص دینی اغراض کا حامل ٹھہرایا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا حامل ٹھہرایا ہے تو اس سے کس قدر اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ آنے والے کسی ذاتی مفاد کے لئے نہیں آتے۔ کسی دنیاوی رونق میں حصہ لینے کے لئے نہیں آتے۔ اگر کوئی اس غرض کے لئے آتا ہے تو اپنے ثواب کو ضائع کرتا ہے۔ پس یہاں آنے والے مہمان جن کی خدمت کے لئے مختلف شعبہ جات میں کام کرنے کے لئے مخلصین اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں یہ عام مہمان نہیں ہیں بلکہ زمانے کے امام کے قائم کردہ نظام پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع ہونے والے مہمان ہیں۔

برطانیہ کے جلسے پر تو خاص طور پر بہت لوگ اس لئے آتے ہیں کہ جلسہ کے روحانی ماحول سے بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ علمی تربیتی اور دینی پروگراموں میں بھی شامل ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے بھی وارث بنیں گے اور خلیفہ وقت سے ملاقات بھی ہو جائے گی۔ پس یہاں آنے والے مہمان یا مہمانوں کا مقام ایک خاص مقام ہے اور ان کی اہمیت ہے۔ اور اسی وجہ سے ان مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کی بھی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

سب کام کرنے والے اپنے کاموں کے احسن رنگ میں انجام پانے کے لئے دعا کریں۔ ہمارے سب کام کسی کی قابلیت اور کوشش سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور مدد کو حاصل کرنے کے لئے دعا بہت اہم ہے جسے ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔

قرآن مجید، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے واقعات اور ارشادات کی روشنی میں جلسہ سالانہ پر خدمت کرنے والے رضا کاروں اور میزبانوں کے لئے اہم ہدایات۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22/ اگست 2014ء بمطابق 22 ظہور 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ اگلے جمعہ سے شروع ہو رہا ہے۔ جلسہ گاہ یا حدیقۃ المہدی میں وہ علاقہ جہاں سارے جلسہ کے انتظامات ہوتے ہیں، وہاں اب تک کافی حد تک تیاری کے کام مکمل ہو چکے ہیں۔ مہمانوں کی بھی آمد شروع ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب مہمانوں کی جو جلسے کی برکات کے حصول کے لئے سفر کر رہے ہیں، سفر میں ہیں یا آ چکے ہیں یا آئندہ آنے والے ہیں، حفاظت فرمائے اور جو سفر کر رہے ہیں ان کے سفروں کو بھی آسان کرے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور خیریت سے لائے۔ دنیا کے حالات جس تیزی سے بگڑ رہے ہیں سفروں کی اور مسافروں کی بھی فکر رہتی ہے۔ بہرحال ہماری تو یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو، نہ صرف احمدیوں کو بلکہ دنیا کے ہر فرد کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور وہ اس امن اور سکون کو پاسکیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ رضا کارانہ خدمت کے جذبے کے تحت ہمارے جلسے کے انتظامات سرانجام پاتے ہیں اور اس حوالے سے جلسے سے ایک جمعہ پہلے مَیں کارکنان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ بھی دلاتا ہوں۔ اس وقت اسی بارے میں چند باتیں میں کارکنان کے حوالے سے کارکنان کو کہوں گا۔ بلکہ مہمان نوازی سے متعلق جو باتیں ہیں ان کا تعلق صرف کارکنان یا جلسے کے رضا کاروں سے ہی نہیں ہے بلکہ ہر اس شخص سے ہے جس کے گھر میں جلسے کے مہمان آ رہے ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہمیں کہنا چاہئے کہ مہمان کا احترام، اس کی مہمان نوازی، اس کا عزت و احترام ہر مومن کو عام حالات میں بھی کرنا چاہئے اور یہ اس پر فرض ہے۔ بہرحال اس وقت مَیں کیونکہ جلسے کے مہمانوں کے حوالے سے توجہ دلانی چاہتا ہوں اس لئے ان باتوں کا محور جلسہ سالانہ ہی رہے گا۔

جلسہ پر آنے والے مہمان جیسا کہ مَیں نے کہا یہاں آتے ہیں اور جلسے کے لئے آ رہے ہیں، خالص دینی غرض سے آتے ہیں اور جلسے میں شامل ہونے والوں کی یہی غرض ہونی چاہئے۔ اور جب یہ غرض ہو تو مہمان کی اہمیت کئی گنا بڑھ جاتی ہے اور خاص طور پر جب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے میں شامل ہونے کی طرف خاص توجہ دلائی ہے اور اس جلسے کو خالص دینی اغراض کا حامل ٹھہرایا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا حامل ٹھہرایا ہے تو اس سے کس قدر اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ آنے والے کسی ذاتی مفاد کے لئے نہیں آتے۔ کسی دنیاوی رونق میں حصہ لینے کے لئے نہیں آتے۔ اگر کوئی اس غرض کے لئے آتا ہے تو اپنے ثواب کو ضائع کرتا ہے۔ پس یہاں آنے والے مہمان جن کی خدمت کے لئے مختلف شعبہ جات میں کام کرنے کے لئے مخلصین اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں یہ عام مہمان نہیں ہیں بلکہ زمانے کے امام کے قائم کردہ نظام پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع ہونے والے مہمان ہیں۔

پھر یوکے کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے آنے والے مہمان تو خاص طور پر وہ مہمان ہیں جو خاص تردّد سے، فکر سے اور بعض دفعہ بے انتہا خرچ کر کے، اپنی بساط سے زیادہ خرچ کر کے یہاں آتے ہیں اور بڑی دُور دُور سے اس لئے آتے ہیں کہ یہ سفر ہر لحاظ سے برکات کا موجب بن جائے۔ خلافت سے محبت ان کو یہ احساس دلا رہی ہوتی ہے کہ یہ سفر خلیفۂ وقت سے ملاقات کا بھی باعث بن جائے گا۔ دنیا کے مختلف ممالک سے لوگ آتے ہیں۔ نومبائعین بھی ہیں، پرانے احمدی بھی ہیں۔ ان آنے والوں کی آنکھوں میں جب مَیں خلافت سے محبت دیکھتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کے شکر سے جذبات بڑھتے جاتے ہیں کہ کس طرح وہ مومنین کے دل میں خلافت سے محبت پیدا کرتا ہے۔ یہ کسی انسان کی کوشش سے نہیں ہوسکتا۔ اور یہ صرف اس

لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر آپ کے بعد اس نظام کو جاری فرمایا اور اس لئے ہے تا کہ اسلام کی صحیح اور حقیقی تعلیم سے دنیا کو روشناس کرایا جائے۔ اس لئے کہ اسلام کے پیار اور محبت کے پیغام کو دنیا کو بتایا جائے۔ اس لئے کہ دنیا کو یہ بتایا جائے کہ حقیقی اسلام میں ہی اب دنیا کا امن ہے۔ پس یہ باتیں ہیں جن کو دیکھنے کے لئے، سننے کے لئے، سیکھنے کے لئے لوگ یہاں آتے ہیں اور یہی وجہ ہے جو خلافت سے محبت ہے۔ اب تو جرمنی میں بھی کئی ملکوں کی نمائندگی جلسے پر ہوتی ہے اور اچھی خاصی تعداد میں ہوتی ہے اس لئے کہ خلیفہ وقت سے ملاقات ہو جائے۔ برطانیہ کے جلسے پر تو خاص طور پر بہت لوگ اس لئے آتے ہیں کہ جلسہ کے روحانی ماحول سے بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ علمی تربیتی اور دینی پروگراموں میں بھی شامل ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے بھی وارث بنیں گے اور خلیفہ وقت سے ملاقات بھی ہو جائے گی۔ غرض کہ یہاں آنے والوں کا جذبہ ایسا ہے جو کسی دوسرے دنیاوی رشتے میں نہیں ہے اور اسی بات کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی شرائط بیعت میں توجہ دلائی ہے۔

پس یہاں آنے والے مہمان یا مہمانوں کا مقام ایک خاص مقام ہے اور ان کی اہمیت ہے۔ اور اسی وجہ سے ان مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کی بھی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ اور اس اہمیت کو سمجھتے ہوئے ہی افراد جماعت رضا کارانہ طور پر مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ ایک دنیاوی لحاظ سے اچھے افسر کو، بڑے کمانے والے کو دیگوں پر کھانا پکانے، روٹیاں پکانے اور دوسرے مختلف کاموں پر لگا دیا جاتا ہے حتی کہ ٹائلٹس کی صفائی پر بھی کھڑا کر دیں تو وہ خوشی سے یہ کام کرتا ہے۔ اس لئے کہ ان مہمانوں کی خدمت سے وہ بے انتہا دعاؤں کا وارث بن رہا ہوتا ہے۔ اور پھر یہی کارکن غیر از جماعت مہمانوں کے لئے تبلیغ کا بھی باعث بن رہے ہوتے ہیں۔ ایک بچہ بھی جب جلسہ گاہ میں پھر کر پانی پلا رہا ہوتا ہے تو وہ بھی ایک خاموش تبلیغ کر رہا ہوتا ہے۔ دنیا کو یہ بتا رہا ہوتا ہے کہ ہم وہ لوگ ہیں جو دنیا میں فساد پیدا کرنے کے لئے نہیں آئے بلکہ دنیا کو مادی پانی بھی پلاتے ہیں، روحانی پانی بھی پلاتے ہیں۔ پس مہمان کی اہمیت میزبان کی اہمیت کو بھی بڑھا رہی ہوتی ہے اور یہ چیز دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آ سکتی۔ پس خوش قسمت ہیں وہ کارکن اور رضا کار جو ایسے مہمانوں کی خدمت کو انجام دینے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن رہے ہوتے ہیں۔

قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے مہمانوں اور مہمان نوازی کی بہت اہمیت بیان فرمائی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام اور خوبیوں کا جب ذکر فرمایا تو ان کے مہمان نوازی کے وصف کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔ پس وہ میزبان جو بے نفس ہو کر مہمان نوازی کرتے ہیں اور مہمان کو دیکھتے ہی کسی اور کام کے بجائے مہمان کی خدمت کی فکر کرتے ہوئے ان کے لئے تیاری شروع کر دیتے ہیں ایسے لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مقام ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ مہمانوں کی اس خدمت سے اللہ تعالیٰ راضی ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا ہی ان کے پیش نظر ہوتی ہے۔ کوئی خواہش، کوئی مطلب، کوئی شکرگزاری وصول کرنا ان کا مقصود نہیں ہوتا۔

پس دنیا میں نہ ایسے مہمانوں کی مثالیں ملتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر سفر کر رہے ہوں اور دنیاوی غرض کوئی نہ ہو اور نہ ہی ایسے میزبانوں کی مثال ملتی ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مہمان نوازی کر رہے ہوں بلکہ اس کے حصول کے لئے مہمانوں کے آنے سے پہلے ہی ان کو سہولیات مہیا کرنے کے لئے کئی کئی دن سے وقارِ عمل کر کے اس جنگل کو قابل رہائش اور قابل استعمال بنا رہے ہوں۔ یہ خوبصورت نقشہ ہمیں صرف جماعت احمدیہ میں نظر آتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق زمانے کے امام کو ہم نے مانا ہے۔ اس لئے کہ خلافت کی لڑی میں پروئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ اپنے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ ہر سال کا تجربہ ہے کہ ہر چھوٹا بڑا مرد عورت بچہ جوان بوڑھا ایک خاص جذبے سے خدمت کرتا ہے۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ خدمت اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ اس جذبے سے ہوگی اور ہو رہی ہے۔ اور وقارِ عمل کی جو رپورٹس مجھے مل رہی ہیں ان کے مطابق اس سال تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے نوجوان بھی وقار عمل میں وقف عارضی کر کے شامل ہو رہے ہیں جن کو پہلے یہ تجربہ نہیں تھا یا پہلے ان کی اس طرف توجہ نہیں کروائی گئی۔ جو اپنے آپ کو جماعت سے منسلک کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ مَیں احمدی ہوں اس کے بارے میں مَیں تو ہمیشہ یہ کہا کرتا ہوں کہ اگر ان میں سے کسی کی جماعت کے کام کی طرف عدم توجہ ہے تو اس لئے کہ جو لوگ توجہ دلانے کے کام پر مامور ہیں وہ صحیح طور پر اپنا فرض ادا نہیں کرتے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی بھی فرد کو جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے ضرورت بتا کر کسی کام کے لئے بلایا جائے اور وہ نہ آئے۔ پس صحیح رہنمائی کرنا ہمارا فرض ہے اور اس لئے اللہ تعالیٰ کا بھی یاددہانی کا حکم ہے کہ صحیح رہنمائی ملتی رہے۔ اور یقیناً صحیح رہنمائی اور صحیح رنگ میں رہنمائی اور نصیحت سے طبیعتوں میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر صرف یہی نہیں کہ کمزوروں یا توجہ نہ دینے والوں کو رہنمائی اور نصیحت کی ضرورت ہے۔ بہت سے نئے شامل ہونے والے ہیں جن کو نظام کا پوری طرح علم نہیں ہوتا ان کے لئے بھی ضروری ہے کہ انہیں خدمت کے جذبے کی حقیقت بتائی جائے۔ گو ان نئے شامل ہونے والوں کی اکثریت دوسروں کے نمونے دیکھ کر اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرتی ہے لیکن پھر بھی توجہ کی ضرورت رہتی ہے۔ اسی طرح بچے شامل ہو رہے ہیں۔ ان کو بھی ڈیوٹیاں اور خدمت کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر جیسا کہ مَیں نے کہا کہ نئے نوجوان خدمت کے لئے توجہ دلانے سے آگے آئے ہیں۔ ان کی صحیح رہنمائی کے لئے اور ان کو مزید فعّال بنانے کے لئے بھی کہ مہمانوں کی خدمت کس طرح کی جانی چاہئے، خدمت کی اہمیت بتانے کے لئے نصیحت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الذّاریات:56)۔ یعنی یاددلاتا رہ کیونکہ یاددلانا مومنوں کو نفع بخشتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

پس اس یاددہانی کو بھی بلاوجہ کی بات کو دہرانا یا repetition نہیں سمجھنا چاہئے۔ بہت سے کارکنوں کو اس یاددہانی سے ہی اپنی اہمیت کا اندازہ اور احساس ہوتا ہے۔ کوئی توجہ طلب بات پہلے سنی ہونے کے باوجود وہ بھول جاتے ہیں یا اتنی توجہ نہیں رہتی اور یاددہانی سے پھر توجہ پیدا ہو جاتی ہے اور بعض اس کا اظہار بھی کرتے ہیں کہ ہمیں توجہ پیدا ہوئی۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جلسے پر آنے والے بہت سے ایسے ہیں جو دُور دُور کا سفر کر کے آتے ہیں اور مسافروں کی خدمت کا حق ادا کرنا بھی اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر فرض قرار دیا اور ان کا شیوہ قرار دیا۔ ہمارے یہاں جلسہ پر آنے والے مہمانوں کا تقریباً چھٹا حصہ جو یوکے میں جلسے میں شامل ہوتے ہیں وہ یورپ کے علاوہ دوسرے ملکوں سے، مشرق بعید سے، پاکستان سے، ہندوستان سے، افریقہ سے، امریکہ سے، ساؤتھ امریکہ سے، جلسے کی برکات سمیٹنے کے لئے آتا ہے۔ تو بہت دُور دُور کے ممالک سے آتے ہیں اور تقریباً باقی میں سے نصف ایسے مہمان ہیں جو یہاں کے دوسرے شہروں سے آتے ہیں۔ تو یہ سب بھی مہمان ہیں، مسافر ہیں بلکہ بعض بوڑھوں اور کمزوروں اور بیماروں کے لئے لندن سے حدیقۃ المہدی جانا بھی ایک سفر ہوتا ہے، تکلیف دِہ سفر ہوتا ہے جو بڑی تکلیف اٹھا کر وہ کر رہے ہوتے ہیں۔ پس ہر ڈیوٹی دینے والے اور ڈیوٹی دینے والی کارکنہ کو ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہئے۔ انہیں یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہمارے مسافر ہیں، مہمان ہیں ان کی ہم نے خدمت کرنی ہے اور ان سے ہر طرح حسن سلوک کرنا ہے۔ بعض دفعہ بعض مہمانوں کے غلط رویے بھی ہوتے ہیں لیکن پھر بھی ہر کارکن کو ہر ڈیوٹی دینے والے کو حوصلے سے کام لینا چاہئے اور صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر شعبے کے کارکن کو اپنے فرائض ادا کرنا چاہئیں۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے نبی کی مثال دے کر قرآن شریف میں جو توجہ دلائی ہے کہ مہمان کو کس طرح سنبھالنا ہے۔ مہمان کے سلام کے جواب میں اس سے زیادہ بھرپور طریق پر اسے سلام کا جواب دینا ہے۔ اس کے لئے نیک جذبات کا اظہار کرنا ہے۔ اسے امن اور تحفظ دینا ہے۔ خوشی کا اظہار کرنا ہے۔ حقیقی سلامتی ہوتی ہی اس وقت ہے جب خوشی پہنچے اور مہمان صرف یہی نہیں کہ احمدی ہی مہمان ہیں۔ غیر (احمدی) مہمان، غیر لوگ زیادہ توجہ چاہتے ہیں۔ اس لئے بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ غیر صرف observe کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ رویے کیسے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ ان سے کیسا سلوک ہے۔ وہ تو اچھا سلوک ان سے کیا جاتا ہے۔ لیکن وہ یہ دیکھ رہے ہیں کہ دوسروں سے کیسا سلوک ہے۔

پس ہر وقت اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ ہم نے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے اور حقیقی طور پر ایسی خدمت کرنی ہے جو ہمیں حقیقی خوشی پہنچانے والی ہو۔ پس ہمارے ہر آنے والے مہمان سے ہمیں اس طرح خوشی پہنچنی چاہئے جس طرح اپنے عزیز مہمان کو دیکھ کر ہوتی ہے، کسی قریبی کو دیکھ کر ہوتی ہے، اور جب ایسی خوشی ہو تو پھر ہی خدمت کا حق بھی ادا ہوتا ہے۔ اپنوں کی خدمت اور مہمان نوازی، قریبیوں کی خدمت اور مہمان نوازی یہ تو سب کر لیتے ہیں۔ زیادہ پیارے اگر کسی کے ہوں تو ان کے نخرے بھی برداشت کر لیتے ہیں۔ اصل جذبۂ خدمت تو اس وقت پتا چلتا ہے جب کوئی خونی رشتہ نہ ہو۔ جب مہمان آتے ہیں تو سلامتی حاصل کرنے اور سمیٹنے کے لئے آتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ جلسے کے مہمان ہیں جن کے کوئی دنیاوی مقاصد نہیں ہوتے۔ پس ایسے مہمانوں کے لئے حتی المقدور سلامتی اور آسانیوں کے مواقع فراہم کرنے کی ضرورت ہے جو ہمیں کرنے چاہئیں۔ پھر مہمان نوازی کا یہ معیار ہمیں قائم کرنے کی ضرورت ہے کہ اپنے تمام تر وسائل کے مطابق اور حالات کے مطابق جو بہترین مہمان نوازی کی سہولت ہم مہیا کر سکتے ہیں وہ کریں۔ انتظامیہ کو اس بارے میں ہمیشہ سوچتے رہنا چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ ہم سے اس قسم کی مہمان نوازی چاہتا ہے کہ بہترین سہولت مہیا ہو۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے والے تھے۔ آپؐ نے ہماری اس بارے میں کس طرح رہنمائی فرمائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مہمان کا تم پر حق ہے اسے ادا کرو۔ (سنن الترمذی ابواب الزھد باب نمبر 63/64 حدیث نمبر 2413)

ایسی مثالیں بھی ہیں کہ مہمان زیادہ آ گئے، آپؐ نے صحابہ میں مہمان بانٹنے شروع کر دیئے اور خود

بھی، اپنے حصے میں بھی مہمان لئے۔ انہیں اپنے گھر لے گئے۔ گھر جا کر پتا لگا کہ تھوڑا سا کھانا اور مشروب ہے۔ حضرت عائشہؓ سے جب آپؐ نے پوچھا تو انہوں نے عرض کی کہ آپ کی افطاری کے لئے تھوڑا سا رکھا ہوا ہے۔ صرف وہی گھر میں ہے اور تو کچھ نہیں۔ آپ نے اس میں سے تھوڑا سا چکھا اور مہمان کو کہا کہ اب تم کھاؤ۔ یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چکھا بھی اس لئے ہو گا کہ میرے لینے اور کھانے سے اس میں برکت پڑ جائے۔ اور مہمانوں کے لئے وہ برکت والا کھانا ان کے لئے سیری کا باعث بن جائے۔ اور پھر روایت سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اس تھوڑے سے کھانے سے جو حضرت عائشہؓ کے مطابق صرف آپ کی افطاری کے لئے تھا مہمان سیر بھی ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 795-794 حدیث 24015 مسند طخفۃ الغفاریؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی بھی اس رنگ میں تربیت کی تھی کہ صحابہ بھی بے لوث مہمان نوازی کا جذبہ رکھتے تھے۔ ہر قسم کی تکلیف سے آزاد ہو کر کشائش میں اور مددگاروں کی موجودگی میں تو مہمان نوازی سب کر لیتے ہیں۔ اصل مہمان نوازی تو وہ ہے جو اپنے آپ کو مشکل میں ڈال کر کی جائے۔ اور مہمان کا یہی حق ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اور مومنین کو اس طرف توجہ دلائی کہ اس حق کو ادا کرو۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا ہی اثر تھا اور صحابہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کا شوق تھا جس کی وجہ سے صحابہ میں بھی اس مہمان نوازی کی حیرت انگیز مثالیں ملتی ہیں۔ ایسی مثالیں مہمان نوازی کی ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کو بھی خوش کر دیا اور اس خوشی کا اظہار اللہ تعالیٰ نے اسی وقت جب مہمان کی مہمان نوازی ہو رہی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کر دیا۔ وہ میاں بیوی اور بچے کس مقام کے میزبان تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے خوشی کا اظہار کیا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو خراج تحسین ملا۔ اس کی تفصیل ایک روایت میں یوں بیان ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا۔ ایک انصاری نے عرض کی کہ حضور مَیں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر مدارات کا اہتمام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا کہ آج گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ ہمارے کھانے کے لئے کچھ نہیں۔ انصاری نے کہا کہ اچھا تم کھانا تیار کرو اور پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تھپ تھپا کر بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا۔ چراغ جلایا۔ بچوں کو کسی طرح سلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے یہ ظاہر کرنے لگے کہ وہ بھی کھانا کھا رہے ہیں۔ پس وہ دونوں رات بھوکے ہی رہے۔ صبح جب وہ انصاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی مسکرا دیا یا فرمایا کہ تم دونوں کے اس فعل کو اس نے پسند فرمایا۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ اسی موقع پر یہ آیت بھی نازل ہوئی کہ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْكَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الحشر:10) کہ یہ پاک باطن اور ایثار پیشہ مخلص ہیں۔ ایثار پیشہ مخلص مومن اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ وہ خود ضرورتمند اور بھوکے ہوتے ہیں اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب المناقب باب قول اللّٰہ ویؤثرون علی انفسھم ...... الخ حدیث 3798)

پس یہ ان کی تدبیر تھی جس پر اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوا کہ تھوڑا کھانا دیکھ کر مہمان کہیں جھجک نہ جائے۔ اپنا ہاتھ کہیں کھانے سے روک نہ لے۔ یہ تدبیر انہوں نے کی کہ چراغ کو بجھا دو تا کہ مہمان جس کے اکرام کے بارے میں حکم ہے اس کو یہ احساس پیدا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے گھر والوں کو کوئی تنگی آ رہی ہے۔ دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے۔ پس اس کے لئے تو ہمیں خاص طور پر مہمان نوازی کرنی چاہئے۔

پس آج بھی ہمیں اس بات کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ ان دنوں میں آنے والے مہمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے مہمان ہیں۔ دینی مقصد کے لئے سفر کر کے آنے والے مہمان ہیں۔ آج بھی گو مقصد ایک ہے لیکن حالات مختلف ہیں۔ آج جب کارکنوں کو مختلف خدمات اور مہمان نوازی کے لئے بلایا جاتا ہے تو انتظامیہ یہ نہیں کہتی کہ اپنے گھر لے جا کر مہمان نوازی کرو۔ لوگوں کے وہ حالات نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے۔ آپ کے صحابہ کے جو حالات تھے کہ گھر میں کچھ بھی نہیں یا بہت تھوڑا ہے پھر بھی اپنے نفس کو مشقت میں ڈال کر، اپنے بچوں کی بھوک کی قربانی دے کر پھر بھی خدمت کرنی ہے۔ یہاں تو سب کچھ کارکنوں کو دے کر پھر کہا جاتا ہے کہ مختلف انتظامات کے تحت کام کرنے کے لئے صرف اپنے آپ کو پیش کرو۔ نظام جماعت باقی سہولیات مہیا کرے گا۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آپ سب کارکنان مرد عورتیں بچے خوش قسمت ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت پر مامور کئے گئے ہیں اور بغیر کسی مشقت کے صرف مہمان نوازی کے فرائض ہی ادا کر رہے ہیں۔ کوئی مالی بوجھ نہیں پڑ رہا یا کسی اور قسم کی قربانی نہیں دینی پڑ رہی۔ ربوہ میں جب جلسہ سالانہ ہوتا تھا تو ربوہ کے مکین اپنے گھروں کے آرام کو مہمانوں کے آرام کی خاطر قربان کر دیا کرتے تھے۔ جماعت کو اپنے گھر پیش کر دیتے تھے کہ ان کے مہمان اس میں ٹھہرائے جائیں۔ باوجودیکہ لنگر ہمیشہ جاری رہتا تھا، یہ خاص طور پر جلسے کے آٹھ دس دنوں میں بعض بوجھ اٹھا کر بھی کھانے پینے کی مہمان نوازی کیا کرتے تھے لیکن بہرحال وہ حالات کہیں بھی نہیں تھے جس کے نمونے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے ہمیں دکھائے۔

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُسوہ میں ہمیں اپنے آقا کی اتباع میں وہ نمونے نظر آتے ہیں جب آپ نے مہمانوں کی مہمان نوازی کے لئے اپنا آرام بھی قربان کیا اور سردی میں بغیر کسی رضائی کے، بغیر بستر کے رات بسر کی۔ (ماخوذ از اصحابِ احمد جلد چہارم صفحہ 180 روایت نمبر 76 مطبوعہ ربوہ)۔ کھانے کے انتظامات کے لئے حضرت امّاں جان کا زیور بھی رقم کے بندوبست کے لئے استعمال کیا۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ جلد 13 صفحہ 364 روایت حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ)۔ اور یہی قربانی کا جذبہ آپ کے صحابہ نے بھی ہمیں دکھایا جو دوسروں کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دیتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کے ضمن میں بھی اس بات کا اظہار فرمایا ہے کہ ہمارے احباب ایسے نہیں ہونے چاہئیں جو اپنے آپ کو دوسروں پر ترجیح دیں بلکہ قربانی کرنی چاہئے۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395-394)

ایک واقعہ ہے، سیرت میں لکھا ہے۔ صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب کا بیان ہے کہ میرے لئے جو ایک چارپائی حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دے رکھی تھی۔ جب مہمان آتے تو میری چارپائی پر بعض صاحب لیٹ جاتے اور مَیں مُصلّٰی زمین پر بچھا کر لیٹ جاتا۔ اور جب میں بستر چارپائی پر بچھا لیتا تو بعض مہمان اس چارپائی بستر شدہ پر لیٹ جاتے۔ میرے دل میں ذرہ بھر بھی رنج یا ملال نہ ہوتا اور میں سمجھتا کہ یہ مہمان ہیں اور ہم یہاں کے رہنے والے ہیں۔ اور بعض صاحب میرا بستر چارپائی کے نیچے زمین پر پھینک دیتے اور اپنا بستر بچھا کر لیٹ جاتے۔ ایک دفعہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت اقدس علیہ السلام کو ایک عورت نے خبر دے دی کہ پیر صاحب زمین پر لیٹے پڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا چارپائی کہاں گئی؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ آپ فوراً باہر تشریف لائے اور گول کمرے کے سامنے مجھے بلایا کہ زمین میں کیوں لیٹ رہے ہو۔ برسات کا موسم ہے اور سانپ بچھو کا خطرہ ہے۔ میں نے سب حال عرض کیا کہ ایسا ہوتا ہے اور مَیں کسی کو کچھ نہیں کہتا۔ آخر ان لوگوں کی تواضع اور خاطر مدارات ہمارے ذمہ ہے۔ یہ سن کر آپ اندر گئے اور ایک چارپائی میرے لئے بھجوا دی۔ ایک دو روز تو وہ چارپائی میرے پاس رہی۔ آخر پھر ایسا ہی معاملہ ہونے لگا جیسا کہ مَیں نے بیان کیا۔ پھر کسی نے آپ سے کہہ دیا۔ پھر آپ نے اور چارپائی بھجوا دی۔ پھر ایک روز کے بعد وہی معاملہ پیش آیا۔ پھر آپ کو کسی نے اطلاع دی اور صبح کی نماز کے بعد آپ نے مجھے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب بات تو یہی ہے جو تم کرتے ہو۔ (یعنی یہ مہمان نوازی کا حق ہے) اور ہمارے احباب کو ایسا ہی کرنا چاہئے لیکن تم ایک کام کرو۔ ہم ایک زنجیر لگا دیتے ہیں۔ چارپائی میں زنجیر باندھ کر چھت میں لٹکا دیا کرو۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم یہ سن کر ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ ایسے بھی استاد ہیں جو اس کو بھی اتار لیں گے۔ پھر آپ بھی ہنسنے لگے۔ (ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ جلد سوم صفحہ 345-344 مطبوعہ ربوہ)

تو مہمان نوازی میں اس طرح کے لطیفے بھی ہو جاتے ہیں۔ مذاق کی باتیں۔ لطیفے کے لفظ سے مجھے یاد آ گیا بعض دفعہ میں لطیفہ کہہ کر مزاح کی کوئی بات بیان کرتا ہوں۔ اردو میں لطیفہ کا مطلب ہے کوئی اچھی بات یا کوئی گہری نکتے کی بات اور مزاح کی بات۔ یہ سارے اس کے مطلب ہیں۔ ایک دفعہ میں خطبہ میں سن رہا تھا تو بجائے لطیفہ کو مزاح کی بات کر کے ذکر کرنے کے ترجمہ کرنے والے نے اس کو بڑا نکتہ کر کے بیان کیا تھا جس طرح اس میں کوئی سبق، گہرا نکتہ بیان ہو رہا ہے۔ تو ترجمے میں بعض دفعہ غلطیاں ہو جاتی ہیں لیکن یہاں بہرحال ایک نکتہ ہے کہ اپنی چیز کی حفاظت کرنی چاہئے۔

پھر آپ علیہ السلام کے ایک نمونے کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو ہمارے کام کرنے والے عہدیداروں کے لئے بھی ایک نمونہ ہے اور کارکنان کے لئے بھی ایک سبق ہے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر فرماتے ہیں کہ جنگ مقدس کی تقریب پر بہت سے مہمان جمع ہو گئے تھے۔ ایک روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے کھانا رکھنا یا پیش کرنا گھر میں بھول گیا۔ میں نے اپنی اہلیہ کو تاکید کی ہوئی تھی مگر وہ کثرت کاروبار، مشغولیت کی وجہ سے بھول گئی یہاں تک کہ رات کا بہت بڑا حصہ گزر گیا اور حضرت نے بڑے انتظار کے بعد استفسار فرمایا۔ (کھانے کے متعلق پوچھا) تو سب کو فکر ہوئی۔ بازار بھی بند ہو چکا تھا اور کھانا نہ مل سکا۔ حضرت کے حضور صورتحال کا اظہار کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس قدر گھبراہٹ اور تکلیف کی کیا ضرورت ہے۔ دسترخوان میں دیکھ لو۔ کچھ بچا ہوا ہو گا۔ وہی کافی ہے۔ دسترخوان کو دیکھا تو اس میں روٹیوں کے چند ٹکڑے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ یہی کافی ہیں اور ان میں سے ایک دو ٹکڑے لے کر کھا لئے اور بس۔

پس ہمارے کارکنوں کے لئے یہ سبق ہے کہ بعض دفعہ بعض حالات میں کہیں خوراک کی کمی ہو جائے تو پریشان نہیں ہونا چاہئے بلکہ مہمانوں کی خاطر قربانی کرنی چاہئے۔

شیخ یعقوب علی صاحب یہ لکھتے ہیں کہ بظاہر یہ واقعہ نہایت معمولی معلوم ہوگا مگر اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سادگی اور بے تکلفی کا حیرت انگیز اخلاقی معجزہ نمایاں ہیں۔ کھانے کے لئے اس وقت نئے سرے سے انتظام ہو سکتا تھا اور اس میں سب کو خوشی ہوتی مگر آپ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ بے وقت تکلیف دی جاوے اور نہ اس بات کی پرواہ کی کہ پُرتکلف کھانا آپ کے لئے نہیں آیا۔ اور نہ اس غفلت اور بے پرواہی پر کسی سے جواب طلب کیا اور نہ خفگی کا اظہار۔ بلکہ نہایت خوشی اور کشادہ پیشانی سے دوسروں کی گھبراہٹ کو دُور کر دیا۔ (ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ جلد سوم صفحہ 333 مطبوعہ ربوہ)

پس اگر کبھی ایسا موقع پیدا ہو جائے تو ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ اکثریت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کارکنان کی ایسی ہے جو اچھے اخلاق دکھانے والی ہے۔ اس کی پرواہ نہیں کرتی۔ لیکن بعض دفعہ بعض شکوہ کرنے والے بھی ہوتے ہیں تو ان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ لیکن ہر شعبے کے افسران اور شعبہ خوراک یا مہمان نوازی کا بھی کام ہے کہ اپنے کارکنان کے لئے پہلے انتظام کر کے رکھا کریں تاکہ جب وہ اپنی ڈیوٹی سے فارغ ہو کر آئیں تو ان کو خوراک مہیا کی جا سکے یا کھانا یا کوئی اور انتظام ہو۔

ایک اصولی ہدایت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دی ہے اسے کارکنان کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ مہمان نوازی کی نسبت ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا:

”میرا ہمیشہ یہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمان کو آرام دیا جائے۔ مہمان کا دل مثل آئینے کے نازک ہوتا ہے۔ (شیشے کی طرح نازک ہوتا ہے) اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے“۔ فرمایا کہ ”اس سے پیشتر مَیں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بہ مجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے“۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 292۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی بھی کسی مہمان کو جذباتی ٹھیس نہیں پہنچانی۔ ہر کارکن کا ہر جگہ اور ہر موقع پر فرض ہے کہ اعلیٰ اخلاق کا ہمیشہ مظاہرہ کرنا ہے۔ اگر کوئی تکلیف کا اظہار کرے بھی تو بجائے اس کے کہ اس کو رُوکھا سُوکھا جواب دیا جائے اس کی تکلیف دُور کرنے کی کوشش کی جائے۔

آخر میں مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف شعبہ جات میں اب کارکنان کی کافی تربیت ہو چکی ہے اور اپنے کاموں کو خوب سمجھتے ہیں اور انہیں اس کے کرنے کی اٹکل بھی ہے۔ لیکن بعض دفعہ ضرورت سے زیادہ اعتماد انتظام میں کمزوریاں پیدا کر دیتا ہے۔ اعتماد تو رکھیں لیکن اس وجہ سے باریکی میں جا کر اس کے تمام جزئیات کی طرف توجہ دینے میں سستی نہ کریں۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ جو سکیورٹی کا شعبہ ہے اسے خاص طور پر بہت زیادہ فعال ہونے کی ضرورت ہے۔ جس طرح جماعت دنیا میں متعارف ہو رہی ہے۔ ترقی کی طرف قدم بڑھ رہے ہیں۔ ہر غلط بات کی جرأت مندانہ طریقے پر جماعت نفی کرتی ہے۔ آجکل بہت سارے شدت پسندوں نے اسلام کو بدنام کرنے کے لئے بعض باتیں کی ہیں، کر رہے ہیں۔ جماعت ہمیشہ ان کی نفی کرتی ہے۔ تو اس قسم کی جب باتیں ہو رہی ہوں تو اس سے حاسدین اور مخالفین کی تعداد بھی بڑھ رہی ہوتی ہے اور جماعت کے خلاف تدبیریں کرنے کی ان کی کوششیں بھی بڑھ رہی ہیں۔ اس لئے اس شعبہ کو ہر لحاظ سے ابھی سے فعّال ہونے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ اس دن جا کے جائزے لیں گے بلکہ باقاعدہ ڈیوٹیاں شروع ہونی چاہئیں۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ سکیورٹی کی تمام تر گہرائی اور گہری نظر کے ساتھ ساتھ جیسا کہ میں نے کہا اخلاق کے اظہار میں کمی نہیں آنی چاہئے۔ ہر جگہ جہاں چیکنگ کے پوائنٹس ہیں وہاں ڈیوٹی دینے والے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنے والے ہوں اور ہر جگہ صرف بچے نہ ہوں بلکہ بڑے سمجھدار افراد بھی ہر جگہ موجود ہونے چاہئیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ سب کام کرنے والے اپنے کاموں کے احسن رنگ میں انجام پانے کے لئے دعا کریں۔ ہمارے سب کام کسی کی قابلیت اور کوشش سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور مدد کو حاصل کرنے کے لئے دعا بہت اہم ہے جسے ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔ اسی طرح ہم سب کو بھی، کارکنوں کے علاوہ بھی ہر ایک کو دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جلسے کے تمام انتظامات اپنے فضل سے بروقت مکمل فرمائے اور مہمانوں کے لئے ہر طرح کی سہولیات مہیا ہوں۔

بینن (مغربی افریقہ) میں کیکرے ہوئے (Kekerehoue) کے مقام پر مسجد کا افتتاح

(رپورٹ: ناصر احمد محمود طاہر۔ مبلغ سلسلہ بینن)

بینن کا ویدہ شہر اور اس کے آس پاس کا علاقہ پورے ملک بلکہ ساری دنیا میں اس لحاظ سے پہچانا جاتا ہے کہ اس شہر سے غلاموں کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔ یہ شہر برلب سمندر ہے اور اس شہر میں Gate of No Return بنا ہوا ہے جس کے متعلق تاریخ بتاتی ہے کہ جو قیدی اس گیٹ سے گزر جاتا تھا وہ کبھی واپس نہیں آیا۔

مذہبی اعتبار سے یہ تقریباً 100 کلومیٹر گرد و نواح کا علاقہ مشرکین اور خالص بت پرستوں کا ایریا ہے۔ اٹھارویں صدی میں یہاں سے کچھ مسلمان گزرے تو ان کی تبلیغ سے ایک دو خاندانوں نے اسلام قبول کیا اور آہستہ آہستہ بہت معمولی مگر کہیں کہیں دوسرے لوگوں نے بھی اسلام قبول کیا ان میں کیکرے ہوئے (Kekerehoue) کا گاؤں بھی تھا۔

انیسویں صدی میں جب کیتھولک مذہب کا بینن میں زور تھا تو ان کی تبلیغ اور چمک دمک سے جو لوگ مسلمان ہوئے تھے ان کی اولادیں پھر گئیں اور کیتھولک سے جا ملیں۔ اور اس طرح اسلام کے جو چند چراغ تھے وہ بھی گُل ہونے لگے اور پھر یہ وقت بھی آن پہنچا کہ کچھ لوگ جو مسلمان تھے انہیں بھی صرف یہ علم تھا کہ ہمارے آباء ایک بانگ دیتے تھے اور وہ اکٹھے ہو کر کچھ حرکات بجا لا کر عبادت کیا کرتے تھے۔ کیونکہ اس علاقہ میں جو مساجد تعمیر ہوئیں وہ بھی ان سے بہت دُور 15، 20، 28 کلومیٹر کے فاصلہ پر ان لوگوں کی پہنچ سے بہت دُور تھیں۔

2012ء میں اس سارے علاقہ میں جب تبلیغ کا پروگرام بنایا گیا تو اس گاؤں پہنچنے پر انہیں اسلام احمدیت کا بتایا گیا تو گاؤں والوں نے آپس میں مشورہ کرنے کی مہلت لی اور کچھ دُور ہو کر ایک دوسرے سے کہنے لگے یہ وہی ہمارے باپ دادا کا مذہب لگتا ہے اس کو اپنانا چاہیے۔

اور اس طرح اپنے آباء کی محبت اور میراث سمجھ کر مکرم گانگا جبریل صاحب اور مکرم کیک لے فربر صاحب نے اپنے خاندان سمیت بیعتیں کیں اور اس کے ساتھ ہی تربیت کا سلسلہ شروع ہوا۔ چنانچہ ہمارے لوکل مشنری مکرم توکیو ابوبکر صاحب جن کی تبلیغ سے یہ احمدی ہوئے تھے انہیں کو ان سے آٹھ کلومیٹر دور ویدہ شہر میں تعینات کر کے ہفتہ میں دو بار کلاسز کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ یہ لوگ آہستہ آہستہ اخلاص میں بڑھنے لگے حتیٰ کہ 2012ء کی عید الفطر پر خاکسار نے بطور ریجنل مشنری ان کے پاس عید پڑھی۔ مکرم امیر صاحب بینن رانا فاروق احمد صاحب نے بتایا کہ مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مبلغ سلسلہ انگلستان ایک مسجد تعمیر کروانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اس مسجد کی تعمیر کا فیصلہ اس گاؤں کے لئے ہوا۔

اس گاؤں کے مکرم فربر صاحب نے مسجد کی تعمیر کے لئے ایک قطعہ اراضی جماعت کے نام عطیہ کیا۔ اور 2013ء میں اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اور 11×7 میٹر مسقّف ایریا کی مسجد تعمیر کی گئی۔ اس مسجد کے افتتاح کے لئے 17 جون 2014ء امیر جماعت احمدیہ بینن مکرم رانا فاروق احمد صاحب اور نائب امیر اول مکرم بکری مصلیو صاحب تشریف لائے۔ مرکزی وفد ہیڈ کوارٹر سے جانب منزل روانہ ہوا تو بارش تھی کہ تھمنے کا نام نہ لیتی تھی۔ بارش گزشتہ دو روز سے مسلسل جاری تھی اور اس روز بھی ہو رہی تھی جس کی وجہ سے راستہ بہت خراب ہو چکا تھا۔ اور وہ سفر جو عام حالات میں گھنٹہ بھر میں طے ہو جاتا تھا وہ پونے چار گھنٹے میں طے ہوا۔ اور یہ تھا بھی جمعہ کا دن۔ مختصر خطبہ جمعہ سے اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا جس میں مکرم امیر صاحب نے اَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْ مَعَ اللّٰہِ اَحَداً کی تفسیر بیان کی۔ نماز کے بعد مسجد کے اندر ہی نہایت مختصر تقریب میں صدر صاحب جماعت، گاؤں کے چیف اور دوسرے معزز مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اس مسجد کی تعمیر کے اخراجات مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مبلغ سلسلہ انگلستان نے اپنے خاندان کی طرف سے ادا کیے ہیں۔ فجز اھم اللہ۔ اس مسجد کی تعمیر کے دوران مقامی جماعت کے افراد نے وقار عمل کے ذریعہ ڈیڑھ میٹر بھرتی ڈالی، پانی مہیا کیا اور راجگیر کے ساتھ مزدوری کے کام بھی سرانجام دیے۔ فجز اھم اللہ احسن الجزاء۔

قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر بہت مبارک فرمائے اور اسے اپنے سچے موحد، مخلص عبادتگزاروں سے ہمیشہ آباد رکھے۔

جماعت احمدیہ کسائی اوکسی ڈینٹل (KASAI OCCIDENTAL) کونگو۔کنشاسا کے چھٹے جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

جلسہ میں شرکت کے لئے دُوردراز علاقوں سے پیدل اور سائیکل کے ذریعہ مہمانوں کی آمد۔مختلف علمی، تربیتی اور تبلیغی موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر۔نمائندہ صوبائی گورنر، صوبائی وزراء، درجن سے زائد ممبرز آف صوبائی اسمبلی، نمائندہ میئر آف KANANGA شہر، نمائندگان برائے صوبائی وزراء، پولیس و آرمی افسران، لوکل اتھارٹیز، مختلف چرچ کے اعلیٰ عہدیداران، پادری حضرات اور اہم سرکاری و غیر سرکاری معززین کی جلسہ میں شمولیت اور جماعت کی مساعی کو خراج تحسین۔نیشنل ٹی وی اور ریڈیو سٹیشنز پر جلسہ کی کوریج۔

(رپورٹ نعیم احمد باجوہ۔امیر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ کونگو۔کنشاسا)

جماعت احمدیہ کونگو۔کنشاسا کے صوبہ کسائی اوکسی ڈینٹل کا پانچواں جلسہ سالانہ مورخہ 11 اور 12/اپریل 2014ء کو صوبائی دارالحکومت کاننگا (Kananga) میں بخیر وخوبی منعقد ہوا۔ایک ہفتہ قبل سے ہی جلسہ کے اعلانات مقامی ریڈیوز کے ذریعہ بار بار ہوتے رہے۔جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے مہمان دور دراز کے سفر پیدل طے کر کے آتے ہیں۔اس سال مہمانوں کی آمد جلسہ سے ایک ہفتہ قبل شروع ہوگئی تھی۔اسی طرح لنگر کا اجراء بھی ایک ہفتہ پہلے ہو گیا۔

مرکزی نمائندہ

امسال جلسہ سالانہ کاننگا میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر و مبلغ انچارج مالی نے بطور نمائندہ مرکز شمولیت کی۔اس غرض سے آپ 7/اپریل کو کنشاسا پہنچے۔کنشاسا سے مرکزی وفد 9/اپریل کو کاننگا کے لئے روانہ ہوا۔کاننگا ایئرپورٹ پر احمدیوں کی ایک بڑی تعداد استقبال کے لیے موجود تھی۔ایک وفد جہاز کی سیڑھیوں تک آیا ہوا تھا۔شہر کی میئر جناب ڈاکٹر Antoinette kapinga Tshibuyi صاحبہ بھی اور بعض دیگر لوکل اتھارٹیز بھی استقبال کے لیے موجود تھیں۔ائیرپورٹ پر صوبہ کے قائمقام گورنر نے وفد سے ملاقات کی۔اس ملاقات میں شہر کی میئر بھی شامل ہوئیں۔گورنر موصوف نے وفد کو خوش آمدید کہا اور اپنی طرف سے ہر ممکن تعاون پیش کیا۔مقامی پریس کے نمائندگان نے جناب مہمان خصوصی کا انٹرویو کیا جو نیشنل ریڈیو کی مقامی برانچ سمیت چھ مقامی ریڈیو چینلز اور لوکل ٹی وی پر اسی روز اور بعد میں نشر مکرر میں بھی چلایا گیا۔

مشن ہاؤس آمد

ائیرپورٹ سے یہ قافلہ لا الہ الا اللہ اور نعرہ ہائے تکبیر کا ورد کرتے خراماں خراماں شہر تک پہنچا۔مشن ہاؤس سے دو کلومیٹر دور احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد سڑک کے کنارے مہمانوں کے استقبال کے لئے کھڑی تھی۔چنانچہ وہاں سے مشن ہاؤس کی طرف پیدل جانے کا پروگرام تھا۔اس وقت احمدی احباب و خواتین کا جوش و جذبہ غیر معمولی تھا۔خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے یہ قافلہ مشن ہاؤس پہنچا۔اس روز پندرہ لاکھ آبادی کے اس شہر کاننگا میں ہر طرف احمدیت کے ہی تذکرے تھے اور ہمارا جلسہ ہی سب سے بڑی خبر تھی۔

مشن ہاؤس پہنچنے پر ایک استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا گیا۔تلاوت کے بعد استقبالیہ ایڈریس لوکل مبلغ مکرم جمعہ احمد صاحب نے پیش کیا۔بعد ازاں معززین نے سٹیج پر آکر مہمان خصوصی کو خوش آمدید کہا۔مکرم امیر صاحب مالی نے جوابی تقریر کی اور تمام احباب کا شکریہ ادا کرنے کے علاوہ جماعت کے محبت اور امن کے پیغام کو دہرایا۔اس تقریب میں ہز ایکسی لینسی صوبائی وزیر ٹرانسپورٹ نے صوبہ کے گورنر کی نمائندگی کی۔گورنر کے نمائندہ کے علاوہ صوبائی وزیر صحت، شہر کی میئر، صوبائی ڈائریکٹر برائے امیگریشن، پولیس افسران، اور شہر کے دیگر معززین اور سرکاری افسران نے شرکت کی۔مقامی روایتی چیفس کا ایک گروپ بھی اپنے مخصوص لباس میں وفد کے استقبال کے لئے تقریب میں موجود تھا۔ان میں ایک تعداد احمدی چیفس کی بھی تھی۔

جلسہ کے لئے دو بڑے ہال کرائے پر لیے گئے تھے رہائش lulua ferer والے ہال میں تھی جبکہ جلسہ کے لئے Lulua Film کا ہال لیا گیا۔دونوں ہال الگ الگ جگہ پر وسیع احاطہ پر مشتمل ہیں۔

جلسہ کی ڈیوٹی کا آغاز عملاً بہت پہلے ہو چکا تھا۔تاہم کارکنان کو ایک بار پھر ان کے فرائض کی طرف توجہ دلانے کے لئے جمعہ 11/اپریل کی صبح ایک اجتماعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔خاکسار نے جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لیا اور منتظمین اور کارکنان کو بعض ہدایات دیں اور دعا کروائی۔

جلسہ کا پہلا روز جمعہ 11 اپریل 2014ء

جلسہ کے پہلے دن کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے ہوا۔

نماز فجر کے بعد درس قرآن مجید اور حدیث اور ملفوظات ہوئے۔

خطبہ جمعہ میں خاکسار نے مہمانوں کے اکرام اور حقوق کے حوالے سے اسلامی تعلیمات اور مہمانوں اور

میزبانوں کے حقوق و فرائض کے متعلق واقعات بیان کئے۔خطبہ جمعہ کا چلوبہ زبان میں رواں ترجمہ کیا گیا۔نماز جمعہ LULUA FRERE کے وسیع احاطے میں ادا کی گئی۔

حسب پروگرام شام چار بجے جلسہ کے افتتاحی اجلاس سے قبل پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔مہمان خصوصی جناب مکرم امیر صاحب مالی نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ خاکسار نے کونگو کا قومی پرچم لہرایا اور اجتماعی دعا کروائی۔اس موقع پر احباب جماعت نے مسنون دعاؤں کا ورد کیا۔دو دن کے جلسہ کے دوران لواء کی حفاظت کے لئے خدام کا بارہ رکنی دستہ پوری مستعدی کے ساتھ ڈیوٹی دیتا رہا۔

جلسہ کا افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت مالی منعقد ہوا۔تلاوت قرآن مجید اور فرنچ ترجمہ اور نظم کے بعد مہمان خصوصی نے جلسہ کی افتتاحی تقریر کی۔آپ نے جلسہ کی اہمیت اور برکات اور غرض و غایت پر روشنی ڈالی اور افتتاحی دعا کروائی۔

بعد ازاں اس اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں۔مال اور وقت کی قربانی کے واقعات پر خاکسار نے اور نظام وصیت پر مکرم عیسیٰ KAYUMBI صاحب نے تقریر کی۔

نومبائعین کے تاثرات

تقاریر کے بعد وقت کی رعایت کے ساتھ کچھ نومبائعین کو اپنے واقعات بیان کرنے کا موقع دیا گیا۔یہ پروگرام بہت دلچسپی اور تازگی ایمان کا باعث ہوا۔ایسے لوگ جو سالہا سال سے مختلف فرقوں اور مذاہب میں حق تلاش کرتے رہے بالآخر احمدیت کی آغوش میں آرہے ہیں۔مسلمانوں میں سے جماعت میں داخل ہونے والے نومبائعین نے کہا ہم لوگ سالہا سال سے مسلمان ہیں لیکن کبھی کسی نے ہمیں دین سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی۔جماعت احمدیہ ہی ہے جو دین سکھانے کے لئے اس قدر کوشش کر رہی ہے۔جلسہ پر ہونے والی تقاریر بہت مفید ہیں۔جماعت کے ایک جلسہ میں ہم وہ کچھ سیکھ رہے ہیں جو سالوں سے نہیں سیکھ سکے۔لگ رہا ہے جیسے ہم آج اسلام میں داخل ہوئے ہوں۔اتنے لوگوں کی موجودگی کے باوجود جلسہ کا عمدہ ماحول، بھائی چارے کی فضا بہت غیر معمولی بات ہے۔

پہلے سیشن کے اختتام پر احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب کا بھی پروگرام تھا۔مکرم امیر صاحب مالی نے سوالوں کے جوابات دیے۔نماز مغرب وعشاء کے ساتھ پہلے سیشن کا اختتام ہوا۔

دوسرا روز ہفتہ 12 اپریل

صبح دس بجے جلسے کے دوسرے روز کی کارروائی شروع ہوئی۔اس اجلاس میں تلاوت اور نظم کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں:

(1) خلافت کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں۔مکرم عثمان Bamuekabsu صاحب۔

(2) اطاعت۔مکرم منصور Luvunda صاحب۔

(3) خدائی تائیدات کے نشانات۔مکرم جمعہ احمد صاحب

پونے ایک بجے اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔جلسہ گاہ کے ہال سے باہر وسیع سبزہ زار میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔نمازوں کے بعد احباب نے سلیقہ سے ہال میں اپنی نشستیں سنبھالیں اور جلسہ کے آخری اجلاس کی کارروائی بروقت شروع ہوئی۔

جلسہ کا اختتامی سیشن

اختتامی سیشن کے شروع ہونے سے قبل خاص طور پر مدعو اہم سرکاری و غیر سرکاری معزز مہمانوں کی ایک بڑی تعداد تشریف لا چکی تھی۔یہ اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت مالی شروع ہوا۔تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد اس سیشن میں اختتامی تقریر سے قبل بالترتیب دو تقاریر ہوئیں۔مکرم جمعہ احمد صاحب نے ”اسلام میں انسانی حقوق“ کے عنوان پر جبکہ

خاکسار نے ”موجودہ عالمی بحران اور اسلام“ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس میں خاص طور پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "World crisis and the pathway to peace" سے استفادہ کیا گیا اور امن عالم کی اہمیت اجاگر کی۔

معزز مہمانوں کے تاثرات

اس سال جلسہ کے غیر از جماعت مہمانوں میں گورنر کے نمائندہ، صوبائی وزراء، ممبرز آف صوبائی اسمبلی، نمائندہ میئر آف KANANGA شہر، نمائندگان برائے صوبائی وزراء، پولیس و آرمی افسران، لوکل اتھارٹیز، مختلف چرچ کے اعلیٰ عہدیداران، پادری حضرات اور اہم سرکاری و غیر سرکاری معززین، صوبائی چیف برائے کمیونٹیز، پروفیسرز، آرمی جنرل کے نمائندہ، یونیورسٹی کے طلبہ اور دیگر معززین شامل تھے۔

معزز مہمانوں میں سے، وقت کی مناسبت سے، بعض کو اپنے تاثرات پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ مجموعی لحاظ سے سب مہمانوں نے بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا اور درخواست کی کہ جماعت کو ایسے پروگرام مزید کرنے چاہئیں تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم سب پر عیاں ہو۔ مہمانوں نے کہا کہ جس انداز سے جماعت احمدیہ پیغام دیتی ہے یہی طریق دنیا میں امن قائم کر سکتا ہے اور دنیا کو اکٹھا کر سکتا ہے۔

نمائندہ گورنر نے کہا: ”میں آپ لوگوں کا صوبے کے گورنر کے نام پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے اپنا پیغام بہت صاف گوئی سے دیا ہے۔ جماعت کا یہ جلسہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ واقعتاً انسان کو بغیر سوچے سمجھے کوئی رائے قائم نہیں کرنی چاہئے۔ بلا تحقیق اور بغیر سوچے سمجھے قائم کی گئی رائے صرف نقصان ہی پہنچا سکتی ہے۔ آج کی دنیا جنگ اور دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے۔ ان حالات میں جماعت کا قیام امن کا پیغام اور کوشش بہت اہمیت کی حامل ہے۔ آپ محبت اور امن کا پیغام لائے ہیں۔ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کا نعرہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اگر ہم ایک دوسرے سے محبت کریں تو ہر طرف امن قائم ہو جائے۔ یہی بات ترقی کی ضامن ہے۔ آج بہت لوگ کہتے ہیں کہ اسلام جنگ و جدال کا مذہب ہے۔ ہماری بھی یہی سوچ اس وقت تک تھی جب تک ہم نے اس جلسہ میں شرکت نہیں کی تھی۔ آج خود شامل ہوئے ہیں تو معلوم ہوا ہے کہ اسلام کا دہشتگردی اور جنگ سے کوئی تعلق نہیں۔ آج اس جلسہ نے ہماری بہت غلط فہمیاں دور کر دی ہیں۔ میں نے ذاتی طور پر اس جلسہ سے بہت فائدہ اٹھایا ہے اور دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکر گزار ہوں۔ آپ اس تعلیم کو اور پھیلائیں اور عام کریں۔ اس محبت کے پیغام سے ہی ہمارے ملک، ہمارے صوبے اور ہمارے شہر میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ ہم آپ کے اس اقدام کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور اسے جاری رکھنے کی درخواست بھی۔“

ڈویژنل چیف برائے سوشل امور نے کہا: ”میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اپنی پیدائش سے لے کر اس دن تک آج پہلی بار مسلمانوں کی کسی تقریب میں شامل ہوا ہوں۔ مجھے تو توقع ہی نہیں تھی کہ اس قدر اعلیٰ پیغام، انتظام اور اس قدر عمدہ پروگرام ہوگا۔ آج میرا تاثر بہت اچھا ہے۔ در اصل میں اسلام کو ایک ایسی تحریک سمجھتا تھا جس کے ممبرز جادوگر ہیں۔ آج میری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والا ایک مذہب ہے۔ میں نے اس جلسے سے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ آج ہم نے خدا تعالیٰ کے کلام کے چشمہ سے فیض پایا ہے۔ آج معلوم ہوا کہ مسلمان زمین و آسمان کے خالق اور مالک ایک خدا کی عبادت کرتے

ہیں۔ میرا خیال تھا کہ جب ہم اس جلسہ میں جائیں گے تو ہمیں محمد ﷺ کی عبادت کرنے کا کہا جائے گا لیکن آپ نے تو خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کی بات کی ہے۔ میں آج بہت زیادہ خوش ہوں کہ مجھے جلسہ میں شرکت کا موقع ملا۔ میں آج سمجھا ہوں کہ اسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والا مذہب ہے۔ میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔“

صوبائی نائب انسپکٹر محکمہ تعلیم میڈم Aniese Munjingu صاحبہ نے کہا: ”میں اس جلسے سے بہت مطمئن ہوئی ہوں۔ میرے لئے پہلی بار ہے کہ میں مسلمانوں کے کسی پروگرام میں شامل ہوں۔ میرا تعلق صوبے میں محکمہ تعلیم سے ہے اور جب میں نے اسلام میں بچوں کی تعلیم اور انسانی حقوق کی حفاظت کا سنا تو بہت مطمئن ہوئی ہوں۔ خاص طور پر جب اسلام میں بلا امتیاز رنگ و نسل و مذہب انسانی حقوق کی بات کی جاتی ہے۔ بعض مسلمان اپنی بچیوں کو تعلیم نہیں دلاتے لیکن اسلام نے تو بچیوں کی تعلیم پر بہت زور دیا ہے۔“

پروفیسر JEAN Paul صاحب نے کہا: ”میرے لئے یہ دوسرا موقع ہے کہ جماعت کے جلسہ میں شامل ہوں۔ میں سمجھا ہوں کہ مذہب اسلام کی تعلیم میں مسئلہ نہیں بلکہ بعض مفاد پرست عناصر اسے خراب کرتے ہیں۔ اس اجلاس کی وجہ سے میں سمجھا ہوں کہ آپ کو اور کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ یہ کریں تو امن قائم ہو جائے۔“

مہمان خصوصی مکرم امیر صاحب مالی نے اختتامی تقریر خلافت احمدیہ کے ذریعہ قیام امن کے حوالے سے کی۔ آپ نے تفصیلی حالات و واقعات کی روشنی میں اس موضوع کو بیان کیا۔ تقریر کا رواں ترجمہ مقامی زبان چلوبہ میں کیا گیا۔ تمام حاضرین نے بہت دلچسپی سے تقریر کو سنا۔ آخر پر مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب نے حاضرین کے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے۔ اس پروگرام میں خاکسار نے آپ کی معاونت کی۔ مجلس سوال جواب کے اختتام پر بعض معزز مہمانوں کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب World Crisis and the Pathway to Peace تحفۃً پیش کی گئی۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

جلسہ کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ VIP مہمانوں کے لئے کھانے کا الگ انتظام تھا۔ اس طرح عام مہمانوں کو بھی اکرام کے ساتھ کھانا پیش کیا گیا۔

جلسہ کی حاضری

جلسہ کے لیے جو ہال لیا گیا تھا اس میں Fixed کرسیوں کے علاوہ تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے اضافی کرسیاں لگائی گئی تھیں۔ تاہم تمام نشستیں پُر ہو گئیں اور ہال کے کناروں پر لوگ کھڑے ہو کر جلسہ سنتے رہے۔ آخری سیشن میں بعض احمدی احباب اور خواتین نے مہمانوں کے لئے اپنی نشستیں خالی کیں اور ان کے لئے ہال سے باہر انتظام کیا گیا۔ شعبہ رجسٹریشن کے مطابق کل حاضری 1850 افراد رہی۔ الحمدللہ۔

احمدی احباب کا پیدل سفر

جلسہ میں شامل ہونے کے لیے احمدی احباب نے پیدل اور سائیکلوں پر سفر کیا اور برکات سے فائدہ اٹھایا۔ بعض احباب دو سو ستر کلومیٹر کا پیدل سفر کر کے شامل جلسہ ہوئے۔ بعض نے چار چار دن پیدل سفر طے کر کے جلسہ میں شمولیت کی۔ اسی طرح واپسی پر بھی یہ احباب پیدل سفر کر کے اپنے گھروں تک پہنچتے ہیں۔ یہ لمبے سفر کرنے والوں میں ہر عمر کے احباب خواتین اور بچے شامل تھے۔ ان شاملین جلسہ کے چہروں پر خوشی اور مسرت کے آثار تو سب نے دیکھے اور محسوس کیے لیکن سفر کی تھکاوٹ اور تکلیف کی شکایت نہیں سنی۔ اگر کسی مہمان کو کسی وقت کھانے یا کسی انتظامی خامی کی بنا پر کوئی تکلیف بھی ہوئی ہو تو اس نے یہی کہا ان کا مقصد جلسہ سے فائدہ اٹھانا ہے، جسمانی کھانے کی نسبت روحانی مائدہ کی زیادہ فکر اور ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا سے نوازے۔

دور و نزدیک سے آنے والے معزز شاملین جلسہ کی رہائش کے لیے ایک وسیع احاطہ جس میں ایک بڑا ہال اور وسیع صحن ہے جبکہ چار دیواری بھی ہے، کرائے پر لیا گیا اس جگہ جلسہ سے قبل اور ایک دن بعد تک احباب سہولت کے ساتھ قیام پذیر رہے۔ باجماعت نماز، ڈیوٹیوں کا افتتاح اور دیگر ہدایت و میٹنگز کے علاوہ رجسٹریشن بھی یہاں شروع کر دی گئی تھی۔ پُر جوش نعرہ ہائے تکبیر نے اس جگہ کو بھی تین دن تک جلسہ گاہ بنا دیا۔ نماز جمعہ اور پہلے دن کے جلسہ کا اسی جگہ انتظام کیا گیا تھا۔

جلسہ کا لنگر ایک ہفتہ جاری رہا۔ یہاں جلسے کے موقع پر کھانا پکانے کا سارا انتظام مقامی لجنہ کرتی ہے۔ صرف ایک ناظم لنگر خانہ بیرونی کام کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔ اس سال بیس رکنی لجنہ کی ٹیم نے ایک ہفتہ تک جلسہ کے مہمانوں کا کھانا پکایا۔ ان میں سے بعض خواتین جلسے کے اختتام پر بھی کئی دنوں کے بعد اپنے گھر جا سکیں۔ جلسہ کے بعد تمام دیگیں، پلیٹیں اور دیگر برتن صاف کر کے سٹور میں رکھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا دے۔

میڈیا کوریج

نیشنل ٹی وی RTNC کی لوکل برانچ کے علاوہ آٹھ لوکل ریڈیو چینلز نے جلسہ کی کوریج کی۔ جلسہ کے انعقاد سے تین دن قبل اور تین دن بعد تک جلسہ کی خبریں نشریات میں رہیں۔ اس موقع پر بعض انٹرویوز بھی نشر ہوئے۔ ان انٹرویوز میں احسن طور پر اسلام کی خوبصورت تعلیم اور موجودہ دور میں احمدیت کی ضرورت و اہمیت کو واضح کیا گیا۔ ان میں سے 20 منٹس کا ایک انٹرویو مقامی ٹی وی پر براہ راست نشر ہوا۔

اللہ تعالیٰ ان جلسوں کا انعقاد مبارک فرمائے۔ جماعت کانگو کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ اور تمام کارکنان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

......☆......☆......☆......

الفضل انٹرنیشنل کے شماروں کی حفاظت کریں

یہ اخبار دنیاوی آلائشوں سے بالاتر دینی اور دنیوی علوم کا خزانہ ہے۔ قومی امنگوں اور ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ الفضل میں آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ ملفوظات اور تحریرات کے علاوہ ڈھیروں مقدس حوالہ جات بھی شامل ہوتے ہیں جن کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے الفضل کے پرچوں کی حفاظت اور ان کو ترتیب سے ریکارڈ میں رکھنا ہماری اولین ذمہ داری ہے۔

احباب جماعت کو دینی تعلیم و تربیت پر مشتمل یہ مواد احترام کا تقاضا کرتا ہے۔ اس کو ردّی میں دوسرے اخبارات کے ساتھ فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو اور کسی الزام کا پیش خیمہ نہ بنے۔ امید ہے احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے اس کے ادب و احترام کو بھی ملحوظ خاطر رکھیں گے۔

عالمگیر غلبۂ اسلام کی عظیم الشان آسمانی مہم

قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاءِ کرام کی تحریرات وفرمودات کی روشنی میں

نصیر احمد قمر

دوسری قسط

گزشتہ قسط میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ تفسیر سورۃ الفجر سے موجودہ زمانہ سے متعلق پیشگوئیوں کے تذکرہ پر مشتمل ایک اقتباس پیش کیا گیا تھا جس میں حضور رضی اللہ عنہ نے قرآنی آیات کے حوالہ سے بتایا تھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اسلام کے احیاءِ نَو کے زمانہ کی تعیین فرمائی ہے جو حیرت انگیز طور پر کمال صفائی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود پر صادق آتی ہے۔ اس ضمن میں سورۃ الفجر کی اگلی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے حضور رضی اللہ عنہ نے اسلام کے عالمگیر غلبہ کی آسمانی مہم کے بعض اَور پہلوؤں پر نہایت بصیرت افروز روشنی ڈالی ہے جو ہدیۂ قارئین ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَالشَّفْعِ وَالْوَتْر کے دو معنے

اب رہا پیشگوئی کا تیسرا حصہ یعنی وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ اِس کے دو معنے ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ شفع اور وَتر کا جو معاملہ ہوگا اُسے ہم شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس آیت میں بعد کے واؤ عطف کے ہیں اور مراد یہ ہے کہ ہم اِس کی بھی قسم کھاتے ہیں اور اُس کی بھی قسم کھاتے ہیں۔ لیکن وَالْفَجْرِ میں واؤ قسم کے لئے آیا ہے کیونکہ اس سے پہلے کوئی اور مضمون نہیں کہ ہم اُس واؤ کو عاطفہ قرار دے سکیں۔ وَالْفَجْرِ دراصل اُقْسِمُ بِالْفَجْرِ ہے اور واؤ کو اُقْسِمُ کا قائم مقام بنایا گیا ہے لیکن اس کے بعد جتنے واؤ ہیں سب اَلْفَجْرِ کے بعد جو امور مذکور ہوئے ہیں انہیں معطوف بنانے کے لئے آئے ہیں۔ اِس لحاظ سے وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ کے یہ معنے ہوں گے کہ ’’اور ہم شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں اُس معاملہ کو جو شفع اور وَتر کا ہے‘‘ جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غارِ ثور میں گئے تھے اور حضرت ابوبکرؓ آپ کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا تھا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا غم مت کر خدا ہمارے ساتھ ہے اِسی طرح جب شاہد و مشہود جمع ہو جائیں گے یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ ظاہر ہوں گے اور آپ کا ایک خادم بھی جو آپ کا بُروز ہوگا ظاہر ہوگا تو وہ وقت بھی اسلام کے لئے نہایت سخت ہوگا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے شاگرد سمیت گویا محصور ہو جائیں گے تب وَتر یعنی اللہ تعالیٰ پھر اس بات کو ثابت کرے گا کہ وہ اُن کے ساتھ ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے:

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزیں ہوئے قلعۂ ہند میں۔‘‘ (تذکرہ صفحہ 466) یعنی جس طرح پہلے کفار کے حملہ سے بچنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غارِ ثور میں پناہ لی اور حضرت ابوبکرؓ آپ کے ساتھ تھے اِسی طرح آخری زمانہ میں آپؐ کی روحانیت کفر سے بچنے کے لئے قلعۂ ہند پناہ گزیں ہوئی ہے۔ اِس الہامِ الٰہی نے صاف بتا دیا کہ دوسری غارِ ثور ہندوستان میں ہونے والی ہے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غارِ ثور میں پناہ لیں گے۔ پھر آپ کے ساتھ آپؐ کا ایک ساتھی ہوگا، اور پھر آپؐ اُسے فرمائیں گے کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے وہ قید ہی کامیابی کا ذریعہ ہو جائے گی۔

اسلام کے احیاءِ نَو کے لئے مسیحؑ و مہدیؑ کے ظہور کی بشارت

پس وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ میں یہ بتایا گیا ہے کہ جس طرح پہلے غارِ ثور میں حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزیں ہوئے تھے اِس آخری دَور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسیح موعودؑ کے ساتھ پناہ گزیں ہوں گے۔ مگر اِس دفعہ غارِ ثور میں نہیں بلکہ قلعۂ ہند میں پناہ گزیں ہوں گے اور پھر خدا تعالیٰ ان کی معیّت کے لئے اپنی فرشتوں کی فوج کے ساتھ اُترے گا جس طرح کہ غارِ ثور کے وقت اُترا تھا۔

علاوہ ازیں وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ کے ایک اور معنے بھی ہو سکتے ہیں اور وہ یہ کہ درمیانی عطف کو اَلْفَجْر کی طرف منسوب نہ کیا جائے بلکہ شفع کی طرف پھیرا جائے۔ اِس صورت میں اِس کے یہ معنے نہ ہوں گے کہ ہم قسم کھاتے ہیں شفع کی اور ہم قسم کھاتے ہیں وَتر کی۔ بلکہ اِس کے معنے یہ لئے جائیں گے کہ **ہم قسم کھاتے ہیں شفع کی اور اُس کے ساتھ تعلق رکھنے والی وَتر کی۔ گویا وَتر کی علیحدہ قسم نہیں کھائی بلکہ شفع اور وتر کو ملا کر اُن کی قسم کھائی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ایسے وجود کو ہم بطور شاہد پیش کرتے ہیں جو اپنی ذات میں شفع بھی ہے اور وَتر بھی۔ اِس صورت میں اس آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ مَیں اس شفع کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جو ساتھ ہی وَتر بھی ہے۔ یعنی ایک جہت سے وہ شفع ہے اور ایک جہت سے وَتر ہے۔ اور یہ مطلب ہوگا کہ لَیَالٍ عَشْرٍ کے بعد جو فجر ظاہر ہوگی وہ ایسے وجود کے ذریعہ سے ہوگی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر ہوتے ہوئے پھر غیر کہلانے کا مستحق نہیں ہوگا۔ بظاہر وہ دوسرا ہوگا اور شفع کہلائے گا لیکن باوجود ایک دوسرا شخص ہونے کے اُس کے آنے سے دو نبی نہیں ہو جائیں گے۔ دو امام نہیں ہو جائیں گے بلکہ وہ ایک ایسا فنافی الرسول ہوگا کہ باوجود اُس کے آنے کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کے ایک ہی رہیں گے۔ یعنی وہ کہے گا کہ وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے۔**

اور وہ کہے گا کہ مَنْ فَرَّقَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْمُصْطَفٰی فَمَا عَرَفَنِیْ وَمَا رَاٰی۔ جس نے کہا کہ مَیں محمّد صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ وجود ہوں۔ وہ الگ ہیں اور مَیں الگ فَمَا عَرَفَنِیْ وَمَا رَاٰی اُس نے مجھے نہیں پہچانا بلکہ وہ تو گمراہ ہو گیا۔

مجھے ایک دفعہ یہی مضمون خواب میں دکھایا گیا تھا۔ مقبرہ بہشتی کی طرف جاتے ہوئے مدرسہ احمدیہ اور بکڈپو کے درمیان سے جو گلی گزرتی ہے۔ اور جس کے آگے کنواں آجاتا ہے یہاں پہلے ایک چھوٹا سا میدان تھا۔ اب تو وہاں کمرے بن چکے ہیں۔ مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ اس میدان میں ایک کرسی بچھائی گئی ہے اور کسی نے کہا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ اتنے میں مَیں نے دیکھا کہ ایک طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ جب دوسری طرف مَیں نے نگاہ اٹھائی تو مَیں نے دیکھا اُس طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لا رہے ہیں اور دونوں کے مُنہ اُس کرسی کی طرف ہیں۔ خواب میں مَیں سخت گھبراتا ہوں کہ یہ کیسی خطرناک غلطی ہوئی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لا رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تشریف لا رہے ہیں لیکن کُرسی ایک ہے۔ یہ تو بڑی ہتک آمیز بات ہے۔ مگر اُس وقت نہ مجھ سے اُٹھا جاتا ہے کہ مَیں دوڑ کر کوئی اور کُرسی لے آؤں اور نہ کسی اَور کو یہ خیال آیا۔ اُس وقت میرا دل خوف سے دھڑک رہا ہے اور جوں جوں وہ قریب آ رہے ہیں میرا اضطراب بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ دونوں کُرسی کے قریب پہنچ گئے۔ اُس وقت مجھے خیال آیا کہ اب شاید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیچھے ہٹ جائیں گے مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیچھے نہ ہٹے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آگے کی طرف بڑھے۔ اُس وقت مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میرے دل کی حرکت بند ہو جائے گی۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد ہی مَیں نے دیکھا کہ دونوں نے اپنے اپنے جسم کو ذرا سا ٹیڑھا کر کے کرسی پر بیٹھنے کی کوشش کی۔ اور اِس کے بعد اُن کے دھڑ ایک دوسرے میں داخل ہونے شروع ہو گئے۔ اور جب وہ کُرسی پر بیٹھ گئے تو دو نہیں بلکہ ایک ہی وجود نظر آنے لگا۔

یہی حقیقت اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے کہ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ۔ ہم تمہارے سامنے اُس شفع کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں جو شفع کے ساتھ وَتر بھی ہوگا۔ بظاہر دو ہوں گے لیکن درحقیقت وہ دو نہیں بلکہ ایک ہی وجود ہوگا۔

دوسرے اس کے یہ معنے ہوں گے کہ ایسا وجود ظاہر ہوگا جسے لوگ دو سمجھتے ہوں گے یعنی مہدی اور عیسیٰ۔ لیکن وہ وَتر ہوگا یعنی ایک ہی وجود کے یہ دو نام ہوں گے۔ اور باوجود شفع سمجھے جانے کے جب وہ ظاہر ہوگا تو وَتر ثابت ہوگا۔ مَیں سمجھتا ہوں اِس قسم کی مثال پہلے کسی زمانہ میں نہیں ملتی کہ لوگ دو مدعیوں کے امیدوار ہوں لیکن جب وقت آئے تو وہ موعود ایک ہی موعود ثابت ہوں۔ صرف یہی ایک زمانہ ہے جس میں لوگ کہتے تھے کہ ایک مسیحؑ ہوگا اور ایک مہدیؑ ہوگا۔ مگر جب وہ آیا تو وَتر تھا۔ یعنی پیشگوئیوں کے لحاظ سے دو کی خبر دی گئی تھی مگر حقیقت کے لحاظ سے وہ دو نہیں تھے بلکہ ایک ہی وجود کے دو مختلف نام تھے۔ یہی بات اِس آیت میں بیان کی گئی تھی کہ یہ دونوں نام ایک ہی وجود کے ہوں گے۔ اور باوجود شفع سمجھے جانے کے جب وہ ظاہر ہوگا تو وَتر معلوم ہوگا۔

غرض اِس صورت میں وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ میں یہ بتایا گیا ہے کہ آنے والے کی دو حقیقتیں ہوں گی۔ ایک حقیقتِ شفع اور ایک حقیقتِ وتر۔ وہ ایک علیحدہ وجود ہوگا اس لئے بظاہر اسلام میں دو نبی نظر آئیں گے۔ مگر چونکہ وہ فنا فی الرسول ہو کر یہ درجہ پائے گا اور اسلام پر ہی عمل کرے گا اور اسی پر عمل کرائے گا۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھے گا اور وہی لوگوں سے پڑھوائے گا اس لئے دُوئی کوئی پیدا نہ ہوگی بلکہ اسلام میں ایک ہی نبی رہے گا۔ دو نہ ہوں گے۔ کیونکہ دو تو اختلاف سے ہوتے ہیں۔ اتّحاد سے دو ایک ہو جاتے ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ دو کاموں کی وجہ سے اُسے دو عہدے ملیں گے مگر درحقیقت وہ ایک ہی وجود ہوگا۔

اسلام کے احیاءِ نَو کی فجر کے طلوع کے بعد کی صدی کی اہمیت

پھر فرماتا ہے وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ۔ اِس حصّہ آیت میں پھر ایک اور صدی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو دس تاریک راتوں کے بعد کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُن کے معًا بعد اسلام کی ترقی نہ ہوگی۔ وہ فجر تو اُن کے بعد ظاہر ہو جائے گی، شعاعِ نور نظر آ جائے گی اور لوگوں کی امیدیں بندھ جائیں گی مگر ابھی رات نہ جائے گی بلکہ ایک صدی کا ابھی وقفہ ہوگا۔

اب اگر 1890 کو فجر لے لو تو یہ 1990 تک چلتی ہے۔ آجکل 1945ء ہے اِس لحاظ سے چھیالیس 46 سال ابھی اِس لیل میں باقی رہتے ہیں۔

اور اگر ہجری سال لے لو اور 1271 کو دس تاریک راتوں کا آخری سال قرار دیدو تو یہ صدی 1371 میں ختم ہوتی ہے۔ گویا اِس لحاظ سے لیل کے ختم ہونے میں صرف 8 سال باقی رہتے ہیں۔

اور اگر صدی کا سر مراد لو اور 1400 ھجری میں اِس لیل کا اختتام سمجھو تو اِس میں 37 سال باقی رہتے ہیں۔

یہ تین مدّتیں ہیں جو تین مختلف جہتوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اِن میں کون سی جہت حقیقی ہے اور کون سی غیر حقیقی۔

یہ بھی ممکن ہے کہ تینوں جہتیں ہی حقیقی ہوں جیسے دس راتوں کی پیشگوئی کے بارہ میں مَیں نے بتایا تھا کہ آپ کے دعویٰ کے لحاظ سے ایک رنگ میں پیشگوئی پوری ہو جاتی ہے۔ بیعت کے لحاظ سے دوسرے رنگ میں اور براہین احمدیہ کی اشاعت کے لحاظ سے تیسرے رنگ میں۔

اِسی طرح ممکن ہے کہ جانے والی ایک رات کا ایک ظہور آٹھ سال بعد ہو یعنی 1952ء میں۔ ایک ظہور 37 سال بعد ہو یعنی 1981ء میں۔ ایک ظہور چھیالیس سال بعد ہو یعنی 1990ء میں۔ قمری لحاظ سے چونکہ ایک صدی میں تین سال کی کمی آ جاتی ہے اس لئے 37 سالہ میعاد میں سے اگر تین سال نکال دیئے جائیں تو 34 سال رہ جاتے ہیں۔ اِس لحاظ سے یہ لیل 1397 ہجری میں ختم ہوگی۔ گویا تین کی بجائے چار جہتیں ہو گئیں۔

چونکہ ابھی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اس لئے جتنے نقطۂ نگاہ سے بھی تعیین کی جا سکے ہمیں اُن سب کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ ایک نقطۂ نگاہ سے اس لَیْل کے جانے میں صرف آٹھ سال باقی رہتے ہیں۔ ایک نقطۂ نگاہ سے 34 سال باقی رہتے ہیں۔ اور ایک نقطۂ نگاہ سے 37 سال باقی رہتے ہیں۔ اور ایک نقطۂ نگاہ سے 46 سال باقی رہتے ہیں۔ **اِس عرصہ میں یقیناً دوبارہ اللہ تعالیٰ کے کسی جلوہ کے ساتھ یوم الفرقان ظاہر ہوگا اور کسی خاص نشان کے ذریعہ احمدیت کو تقویت حاصل ہوگی۔ گو جیسا کہ بدر کی جنگ آخری جنگ**

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

نہیں تھی اس کے بعد بھی لڑائیاں ہوتی رہیں۔ اسی طرح اس کے بعد بھی مخالفین سے ہماری لڑائیاں جاری رہیں گی۔ مگر بہر حال احمدیت کو اُس وقت تک ایسے رنگ میں غلبہ میسّر آ جائے گا کہ دشمن اُس کو محسوس کرنے لگ جائے گا۔

اسلام اور احمدیت کی کامل فتح تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے تین سو سال کے عرصہ میں ہوگی۔ اِس کے بعد جو قومیں احمدیت میں شامل نہیں ہوں گی اُن کی حیثیت بالکل ایسی ہی رہ جائے گی جیسے آج کل یہود کی ہے۔ بہر حال وہ آخری ترقی خواہ کچھ لمبے عرصہ کے بعد ہو احمدیت کی ایک فتح یا آج سے ساٹھ سال بعد ہوگی یا آج سے 34 سال بعد ہوگی یا آج سے 37 سال بعد ہوگی یا آج سے 46 سال بعد ہوگی۔ یا اِن سالوں کے لگ بھگ وہ فتح ظاہر ہو جائے گی کیونکہ پیشگوئیوں میں دن نہیں گنے جاتے بلکہ ایک موٹا اندازہ بتایا جاتا ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اِن چاروں اوقات میں چار مختلف قسم کی فتوحات ظاہر ہوں۔ پس اِن سب سالوں میں یا اِن سالوں کے لگ بھگ ضرور کسی نہ کسی رنگ میں احمدیت کو فتح حاصل ہوگی۔

فتح و نصرت کے نشانات قریب قریب عرصہ میں ظاہر ہونے سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ مومنوں کے ایمان ساتھ کے ساتھ تازہ ہوتے رہتے ہیں۔ جیسے گھر سے بہ خیریت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلامتی کے ساتھ نکل آئے تو مومنوں کو ایک خوشی پہنچی۔ جب غارِ ثور میں دشمنوں کے حملہ سے بچ گئے تو دوسری خوشی پہنچی۔ مدینہ پہنچے تو تیسری خوشی حاصل ہوئی۔ بدر کی جنگ میں کفار کو شکست ہوئی تو چوتھی خوشی پہنچی۔ **اسی طرح ممکن ہے اللہ تعالیٰ اِن چاروں مدّتوں میں سے ہر مدّت کے اختتام پر فجر کی ایک لَو ظاہر کرتا رہے۔ اور اِس طرح مومنوں کے ایمانوں کو تقویت دیتا رہے۔** اِسی رات کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اشعار میں فرمایا ہے

؎ دن چڑھا ہے دشمنانِ دین کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نِکل باہر کہ مَیں ہوں بے قرار''

....

اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اگلی آیت **هَلۡ فِیۡ ذٰلِکَ قَسَمٌ لِّذِیۡ حِجۡرٍ** کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''**لِذِیۡ حِجۡرٍ** کے الفاظ کا استعمال صاف بتا رہا ہے کہ گزشتہ عظیم الشان نشانات کو پیش کرتے ہوئے کہا جا رہا ہے کہ **اب تو عقلمند انسان کی سمجھ میں یہ آ جانا چاہئے کہ جو کچھ دعویٰ کیا جا رہا ہے اُس کے دلائل بیّنہ اور براہینِ قاطعہ موجود ہیں اور جب یہ ظاہر ہوں گے اُس وقت تمہیں ماننا پڑے گا کہ واقعہ میں خدا تعالیٰ نے عظیم الشان غیب کی خبریں دی ہیں۔**

یہ کہہ دینا کہ مرزا صاحب نے یونہی ایک دعویٰ کر دیا ہے اور بات ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ ایسے شخص کے دل میں یہ خیال کس طرح پیدا ہو گیا کہ وہ 1890ء میں ہی دعویٰ کرے یا آپ سے پہلے کسی کے دل میں یہ خیال کیوں پیدا نہ ہوا کہ وہ 1890ء میں یہ دعویٰ کر دے۔ یہ تعداد اور سال بہر حال ایک حد تک مخفی تھے۔ پھر پہلے لوگوں کے دلوں میں ان کا خیال کیونکہ پیدا نہ ہوا اور کیوں آپ نے ہی اُس وقت دعویٰ کیا جس وقت پیشگوئیوں کے مطابق مدعی کا کھڑا ہونا ضروری تھا۔

پھر سوال یہ ہے کہ باقی لوگ کیوں کامیاب نہیں ہوئے اور آپ کیوں کامیاب ہو گئے۔ مہدی کا دعویٰ حضرت مرزا صاحبؑ سے پہلے اور بھی سینکڑوں لوگ کر چکے تھے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ تو مِٹ گئے اور جس نے 1890ء میں دعویٰ کیا اُسے خدا نے طاقت عطا فرمائی۔

کیا یہ اِس بات کا ثبوت نہیں کہ اُس کا دعویٰ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا۔ اتفاقی نہیں تھا۔ اگر اتفاقی ہوتا اور آپ کی کامیابی ظاہری جدّ و جہد کا نتیجہ ہوتی تو بعض مدعیٔ مہدویت ایسے بھی ہوئے ہیں جنہوں نے ملک فتح کئے اور حکومت قائم کی اور گو وہ بعد میں تباہ ہو گئے مگر بہر حال اُن کے لئے ترقی پانے کے زیادہ مواقع تھے۔ لیکن اِس کے باوجود ایک عارضی کامیابی کے بعد انہوں نے شکست کھائی اور اُن کا نام ہمیشہ کے لئے مٹ گیا۔ اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کامیابی حاصل کرنے کے کوئی مواقع میسّر نہیں تھے لیکن اس کے باوجود آپؑ نے دُنیا پر فتح پائی۔

پھر ایک اور فرق یہ ہے کہ آپؑ نے اُنہی تاریخوں پر دعویٰ کیا جن تاریخوں کی قرآن کریم اور احادیث میں خبر دی گئی تھی مگر باقی لوگوں میں سے کسی نے آگے دعویٰ کر دیا اور کِسی نے پیچھے۔ گویا وہ سب کے سب ''مِس فائر'' کر گئے اور صرف آپ ہی ایسے ثابت ہوئے جنہوں نے ٹھیک وقت پر لوگوں کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کیا۔............ **حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے وقت میں دعویٰ فرمایا جب قرآن اور احادیث کی تمام پیشگوئیاں تقاضا کر رہی تھیں کہ کوئی مدعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہو اور وہ لوگوں کی اصلاح کا فرض سرانجام دے۔**

لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحبؑ کو کون سی ترقی ایسی حاصل ہوئی ہے جس کی بناء پر ہم یہ یقین کر لیں کہ آپؑ اپنے دعویٰ میں سچے تھے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اوّل کوئی موعود ایسا نہیں گزرا جس کی ہر ملک میں جماعت ہو۔ ہماری جماعت ایسے ایسے ممالک میں قائم ہے جہاں آج سے چند سال پہلے ایک احمدی بھی نہیں تھا۔ اور جہاں اسلام کا نام بھی نہیں پہنچا تھا۔ پھر بڑی بات یہ ہے کہ احمدیوں کو وہاں وہاں کام کرنے کا موقع ملا ہے جہاں دوسرے مدعیوں کا ایک فرد بھی نہیں پہنچا۔ مثلاً مغربی افریقہ میں اس ملک کے رہنے والے لوگ ننگے پھرتے تھے۔ عِلم سے بے خبر تھے اور تہذیب و تمدّن سے قطعی طور پر نا آشنا تھے۔ جب احمدی مبلغین وہاں تبلیغ کے لئے گئے تو اُن کی وجہ سے ہزار ہا لوگ انسانیت کے دائرہ میں شامل ہوئے اور انہوں نے بھی متمدن زندگی بسر کرنی شروع کر دی۔ درحقیقت اس قسم کے عملی کاموں سے ہی کسی قوم کی زندگی کا پتہ لگ سکتا ہے ورنہ خالی ٹریکٹ شائع کر دینے سے کچھ نہیں بنتا۔ ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ کے فضل سے اِس قسم کا کام کرنے کی توفیق ملی ہے جس قسم کا کام کرنے کی دوسرے مدعیوں کی جماعتیں قطعاً کوئی مثال پیش نہیں کر سکتیں۔

ترقی کی ایک اور علامت جو قرآن کریم سے ثابت ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم میں تو پائی جاتی ہے لیکن دوسرے مدّعیوں کی جماعتیں اِس سے محروم ہیں وہ قوم کا ایک مرکز پر مجتمع ہونا ہے تا کہ اُس کا شیرازہ منتشر نہ ہو اور وہ متحدہ طاقت سے دُنیا میں تبلیغ کرنے کا پروگرام جاری رکھ سکے۔...... جماعت احمدیہ کا قادیان مرکز ہے جہاں ہر سال ہزاروں لوگ آتے ہیں اور علمی اور روحانی لحاظ سے فائدہ اٹھا کر اپنے گھروں کو واپس جاتے ہیں۔ یہ وہ مرکز ہے جس کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا کہ **یَاۡتِیۡکَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ۔ یَاۡتُوۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ** (تذکرہ صفحہ 48، 49) تیری طرف دُور دُور سے اور اِس کثرت سے لوگ آئیں گے کہ سڑکوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔ پھر آپؑ نے رویا میں قادیان کی ترقی کو دیکھا اور فرمایا:۔

''ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے۔ اونچی اونچی دو منزلی یا چومنزلی یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں اور موٹے موٹے سیٹھ بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے بیٹھے ہیں۔ اور اُن کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں، روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں اور قِسما قِسم کی دکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔ یکّے، بھگیاں، ٹم ٹم، فِٹن، پالکیاں، گھوڑے، شِکرمیں، پیدل اِس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے۔'' (تذکرہ صفحہ 393و394)

یہ پیشگوئی ہے جو قادیان کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو یہ خبر دی کہ لوگ اپنے وطنوں کو چھوڑ کر قادیان میں ہجرت کر کے آ جائیں گے (تذکرہ صفحہ 51) چنانچہ اِن پیشگوئیوں کے مطابق قادیان خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھ رہا ہے اور ہزار ہا لوگ قادیان میں ہجرت کر کے آ چکے ہیں۔ اپنے وطن کو چھوڑ دینا اور مال و املاک کو ترک کر کے ایک دوسرے شہر میں محض خدا کی رضا کے لئے ہجرت کر کے چلے جانا بڑی بھاری قربانی کی علامت ہوتی ہے۔ اور جس قوم میں یہ قربانی پائی جاتی ہو وہ کبھی مٹ نہیں سکتی۔...... اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ ترقی کا صحیح مقام ابھی ہماری جماعت کو حاصل نہیں ہوا اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے ساری دُنیا فتح کر لی ہے مگر ''ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات''۔ **ہمارا ایک مرکز ہونا، ہماری جماعت کا مختلف ممالک میں پھیل جانا، ہزاروں آدمیوں کا اپنے وطن چھوڑ کر قادیان میں ہجرت کے آ جانا اور ہمارا اپنی تعداد اور اپنے علم میں روز بروز بڑھتے جانا یہ اس امر کی علامات ہیں کہ ہم ایک دن ساری دُنیا کو انشاء اللہ فتح کر لیں گے۔**......

اگر یہ دیکھا جائے کہ قادیان میں کہاں کہاں سے لوگ آئے ہوئے ہیں تو اتنے مختلف مقامات سے آئے ہوئے لوگ ثابت ہوں گے کہ لاہور میں بھی اتنے مختلف مقامات کے لوگ موجود نہیں ہوں گے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ بہت بڑی بات ہے اور اس الہام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوا کہ **یَاۡتِیۡکَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ۔ یَاۡتُوۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ** (تذکرہ صفحہ 48، 49) لوگ تیرے پاس دُور دراز سے آئیں گے۔

پھر خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو شاخ در شاخ اِس طرح پھیلا دیا ہے کہ ہر قسم کے کارکن ہماری جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ اگر ایک طرف زمیندار طبقہ ہے تو دوسری طرف تاجروں کا بھی ایک کثیر حصّہ ہماری جماعت میں موجود ہے۔ اِسی طرح اگر عربی دان ہماری جماعت میں کثرت سے پائے جاتے ہیں تو انگریزی دان لوگوں کی بھی ہماری جماعت میں کمی نہیں ہے۔ غرض ہر طبقہ اور ہر شعبہ میں ہماری جماعت پھیل رہی ہے۔ اور ہر قسم کے کارکن ہماری جماعت کو میسّر آ رہے ہیں...... چند علمی رنگ میں بحثیں کرنے والے آدمیوں کا پیدا ہو جانا کِسی جماعت کی زندگی کے لئے کافی نہیں ہوتا بلکہ یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ قربانی اور ایثار کا مادہ اُن میں زیادہ سے زیادہ پایا جاتا ہو۔ وہ مرکز سے وابستگی رکھتے ہوں۔ اپنی تعلیم کی اشاعت کے لئے ہر مشکل کو برداشت کرنے والے ہوں اور یہ جذبہ اپنے دلوں میں رکھتے ہوں کہ ہم مر جائیں گے مگر اُس تعلیم کو نہیں چھوڑیں گے جس کو لے کر ہم کھڑے ہوئے ہیں۔ یہ جذبۂ قربانی اور ایثار و استقلال کا یہ مادہ ہماری جماعت میں تو پایا جاتا ہے............ پھر جس قسم کی اشاعت کی توفیق ہماری جماعت کے مبلّغوں کو ملی ہے .... ہماری جماعت کے مبلّغ سارے جہان میں پھرتے اور لوگوں کو اسلام اور احمدیت میں داخل کرتے ہیں............ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دُنیا میں اس لئے مبعوث ہوئے ہیں کہ آپؑ اسلام کو زندہ کریں اور شریعت کو دنیا میں قائم کریں۔ اللہ تعالیٰ نے خود آپ کو الہامًا فرمایا کہ **یُحۡیِ الدِّیۡنَ وَیُقِیۡمُ الشَّرِیۡعَةَ** (تذکرہ صفحہ 69)۔ مسیح موعودؑ اس لئے آیا ہے تا کہ وہ اسلام کو زندہ کرے اور شریعت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرے۔ آپؑ اس مقصد کو لے کر کھڑے ہوئے اور لاکھوں لوگوں کو اپنے اردگرد اکٹھا کر لیا۔......

ساری دُنیا کی مخالفت کے باوجود بنی نوع انسان کی ساری زندگی بدلنا، اُن کی صبح بدلنا، اُن کی شام بدلنا، اُن کا دن بدلنا اُن کی رات بدلنا، اُن کا ظاہر اُن کا باطن بدلنا، اُن کا مذہب بدلنا، ان کی سیاست بدلنا، اُن کی تعلیم بدلنا اور اُن کا تمدّن بدلنا یہ وہ کام ہے جسے حقیقی کام کہا جا سکتا ہے اور یہ وہ کام ہے جو گزشتہ دو ہزار سال میں یا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا یا اب اُن کے شاگرد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہے۔

پس ترقی کے جو آثار ہیں وہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ آپؑ ہی دنیا کے مسیحؑ اور مہدیؑ ہیں۔ آپؑ ہی اُن کے نجات دہندہ ہیں اور آپ ہی وہ موعود ہیں جو اُن تاریخوں میں ظاہر ہوئے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دی تھیں یا قرآن کریم میں اُن کا ذکر آتا تھا۔

(تفسیر کبیر از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جلد 8 (سورۃ الفجر) صفحہ 535-519)

(باقی آئندہ)

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line*: 07533667921

عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی

وہ احباب جماعت جو عید الاضحیٰ پر قربانی مرکزی انتظام کے تحت کروانا چاہتے ہیں، وہ حسب ذیل تفصیل کے مطابق رقم اپنی مقامی جماعت میں بروقت جمع کرا دیں تا کہ افریقہ اور دیگر پسماندہ ممالک میں ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کرا دیا جائے:

قربانی بکرا: £95

قربانی گائے: £330 (ایک گائے میں 7 حصے ہو سکتے ہیں)

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

کالج آف آرٹس اینڈ جرنلزم سرینام میں
''انسان کی پیدائش کا مقصد اور حیات بعدالموت'' کے موضوع پر لیکچر

رپورٹ: لئیق احمد مشتاق۔مبلغ سلسلہ سرینام۔جنوبی امریکہ

کالج آف آرٹس اینڈ جرنلزم سرینام کی انتظامیہ نے مختلف مذاہب کی تعلیمات سے آگاہی حاصل کرنے کی غرض سے طلباء کے لئے لیکچرز کا اہتمام کروانے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔اس سلسلہ میں طلباء کے گروپ بنا کر انہیں مختلف مذاہب کے نمائندوں سے رابطہ کرنے اور لیکچر کا اہتمام کروانے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ چار طلباء کے ایک گروپ کو کسی مسلمان تنظیم سے رابطے کا کام سونپا گیا۔اور لیکچر کے لئے ''انسان کی پیدائش کا مقصد اور حیات بعدالموت'' کا عنوان مقرر کیا گیا۔اور اس حوالے سے پانچ سوالات بھی تیار کئے گئے۔ یہ سوالات انسانی پیدائش کا مقصد، اعمال کی حقیقت اور ان کے اثرات، تناسخ ارواح، جنت جہنم کا تصور سے متعلق تھے۔اس گروپ نے مختلف تنظیموں سے رابطہ کیا مگر کہیں سے مثبت جواب نہ ملا، پھر کسی نے انہیں بتایا کہ اگر اسلام کے حوالے سے معلومات چاہئیں تو جماعت احمدیہ سے رابطہ کرو۔ایک دن انہوں نے مشن ہاؤس فون کیا اور اس انداز سے بات کی جیسے اس موضوع پر مقالہ لکھنے کے لئے انہیں معلومات درکار ہوں۔ چنانچہ ان سے ملاقات کا وقت طے کیا گیا۔مورخہ 16 جون 2014ء کو یہ لوگ مشن ہاؤس آئے ۔ خاکسار نے محترم صدر صاحب کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔کچھ دیر گفتگو کے بعد انہوں نے کھل کر یہ بات کی کہ دراصل ہم اس موضوع پر آپ سے لیکچر کروانا چاہتے ہیں۔اور اس کا وقت بھی ایک گھنٹہ مقرر کیا گیا ہے۔ہم نے فوراً حامی بھر لی اور اس لیکچر کے لئے مورخہ 27 جون بروز جمعہ شام چھ بجے کا وقت مقرر کیا گیا۔

گروپ نے بتایا کہ 30 طلباء پر مشتمل کلاس اپنی ٹیچر کے ساتھ یہ لیکچر سننے کے لئے آئے گی، اور ایک گھنٹے کے لیکچر کے بعد نصف گھنٹہ سوالات کے لئے مخصوص ہوگا۔ اور یہ لیکچر ''پاور پوائنٹ پروگرام'' کے ذریعہ پیش کیا جائے، اور آپ کے اسی لیکچر کی بنیاد پر ہم اپنی ڈگری کے لئے مقالہ تحریر کریں گے۔ نیز انہوں نے بتایا کہ اس پروگرام کے لئے موزوں جگہ کی تلاش اور شاملین کی ریفریشمنٹ کا انتظام بھی ہماری ذمہ داری ہے۔اور آپ کے مثبت جواب کے بعد اب ہم اس پر کام شروع کریں گے۔اس پر محترم صدر صاحب نے انہیں کہا کہ آپ اس کی بھی فکر نہ کریں۔ہم آپ کے لئے نشستوں کا انتظام بھی کریں گے اور مہمان کی حیثیت سے کھانے کا بھی۔اس پر پورے گروپ نے حیرت انگیز خوشی کا اظہار کیا۔اس کے بعد انہیں مسجد کے آداب سے آگاہ کیا گیا اور یہ تلقین کی گئی کہ تمام لوگ مہذّب لباس کے ساتھ پروگرام میں شامل ہوں۔

اس لیکچر کے لئے قرآن مجید اور اسلامی اصول کی فلاسفی کی مدد سے تیاری کی گئی اور جماعتی ویب سائٹ سے قرآن مجید کی تمام اصل آیات نکال کر ان کا ترجمہ ساتھ نوٹ کیا گیا اور باری باری تمام سوالات کے جوابات تیار کئے گئے۔اسلامی اصول کی فلاسفی سے نفس انسانی کی حالتیں اور اعمال کے اثرات والا حصہ شامل کیا گیا۔

27 جون 2014ء کو ہم نے نماز جمعہ کے بعد جماعت کی طرف سے شائع شدہ مختلف تراجم قرآن مجید اور منتخب آیات قرآن مجید کی نمائش لگائی، مسجد سے ملحقہ ہال کی آرائش کی، بک سٹال بھی لگایا اور تمام طلباء کے لئے چار فولڈرز پر مشتمل لفافہ تیار کیا۔لجنہ کی ایک ٹیم نے کھانے کا انتظام کیا۔

مقررہ وقت سے پہلے لوگوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا۔مجلس عاملہ کے افراد مہمانوں کے استقبال کے لئے موجود تھے۔طلباء تراجم قرآن مجید اور دوسری کتب کی نمائش دیکھتے رہے۔اور جماعت اور اسلام کے حوالے سے مختلف سوالات کرتے رہے۔

پروگرام کے آغاز پر گروپ لیڈر نے حاضرین کو جماعت اور محترم صدر صاحب کا تفصیلی تعارف کروایا۔پھر لیکچر کی دعوت دی۔محترم صدر صاحب نے آیات قرآنی سے مزیّن اس لیکچر میں باری باری تمام سوالات کے جواب دیئے جسے حاضرین نے پورے انہماک سے سنا اور آخر پر دیر تک داد دی۔بعد ازاں سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔اس میں بھی طلباء نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا اور تناسخ ارواح، گناہوں کی مغفرت اور ارتقاء کے حوالے سے سوال کئے جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔آخر پر گروپ لیڈر نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور اس لیکچر کو انتہائی مفید، معلوماتی اور متأثر کن قرار دیا۔اور خاکسار اور محترم صدر صاحب کو کالج کی طرف سے ایک یادگاری شیلڈ دی۔ گروپ نے اپنے ساتھی طلباء کے لئے کچھ تحائف تیار کئے ہوئے تھے اس کے ساتھ جماعتی لٹریچر فرداً فرداً حاضرین میں تقسیم کیا گیا۔

بعد ازاں تمام مہمانوں کی خدمت میں قرینے کے ساتھ کھانا پیش کیا گیا۔اس دوران تقریباً تمام طلباء نے خود آکر اس لیکچر کو انتہائی معیاری اور مفید قرار دیا اور جماعت کی مہمان نوازی کی تعریف کی۔

وہ چار طلباء جنہوں نے اس لیکچر کے لیے جماعت سے رابطہ کیا تھا ان کی خوشی دیدنی تھی اور وہ فخریہ انداز سے اپنے ساتھیوں سے کہہ رہے تھے کہ دیکھو ہماری وجہ سے آپ کو ایک بہترین اور معلوماتی لیکچر سننے کو ملا اور اتنی اچھی مہمان نوازی بھی۔ان لوگوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت نے جس طرح ان سے حسن سلوک کیا ہے اور اسلام کے حوالے سے ایک بہترین اور معلوماتی لیکچر پیش کیا ہے ہمیں امید ہے کہ آئندہ ہمارے کالج کا ہر گروپ اس مقصد کے لیے آپ کے پاس ہی آئے گا۔

اس کامیاب لیکچر کا ایک انتہائی مفید اور قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ ملک کی ایک معروف ٹی وی کمپیئر اور صحافی (Caria Boetius) اس پروگرام میں شامل ہوئیں۔ موصوفہ مختلف ٹی وی پروگرامز کی میزبانی کرتی ہیں اور دو سال قبل عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر مسجد آئی تھیں اور محترم صدر صاحب کا انٹرویو لیا تھا۔لیکچر کے بعد انہوں نے بھی اِسے اسلام کی بہترین تصویر قرار دیا اور صدر صاحب کا انٹرویو لینے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ مورخہ یکم جولائی کو محترم صدر صاحب اس مقصد کے لئے ان کے سٹوڈیو گئے۔سوالات کا سلسلہ شروع کرنے سے قبل اس نے بتایا کہ میں نے لیکچر کے روز آپ کی طرف سے ملنے والے فولڈرز کا مطالعہ کیا ہے۔

انٹرویو کے دوران اس نے جماعت کا تعارف اور جماعت احمدیہ کا دوسرے مسلمانوں سے فرق پوچھا۔اس سوال کے جواب میں محترم صدر صاحب نے مذاہب عالم میں موجود آخری زمانہ میں ایک مصلح کی آمد کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی تفصیل بتائی۔ اس کے علاوہ رمضان المبارک ، جہاد ، اسلام میں عورت کا مقام اور غلامی کے تصور کے حوالے سے سوالات کے تفصیلی جوابات دئے۔ اس انٹرویو کے لئے بیس منٹ کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔اور وقت ختم ہونے کے بعد کیمرہ مین نے اشارے کرنے شروع کئے مگر میزبان نے انٹرویو جاری رکھا اور قریباً 35 منٹ کا انٹرویو ریکارڈ کیا۔خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ دو جولائی بروز بدھ یہ مکمل انٹرویو دن ساڑھے بارہ بجے Algemene Televisie Verzorging, (ATV Ch 12) پر اور رات 8 بجے (TV2) پر نشر ہوا۔اس انٹرویو کو بہت پذیرائی ملی اور بہت سے افراد نے جن میں یونیورسٹی کے پروفیسر اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ شامل ہیں اسے سراہا اور پسندیدگی کا اظہار کیا۔

قارئین الفضل سے جماعت سرینام کی مساعی میں کامیابی اور اس کے نفوس و اموال میں برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ: **الفضل ڈائجسٹ** ازصفحہ 18

وہ آج سان سلواڈور کہلاتی ہے۔کولمبس کئی ہفتے یہاں مقیم رہا۔ یہاں کے باشندے ننگ دھڑنگ تھے اور چونکہ ان کا رنگ سرخ وسفید تھا اس لئے کولمبس نے اُنہیں 'ریڈ انڈین' کا نام دیا۔

12/اکتوبر 1492ء کو کولمبس نے امریکہ کی سرزمین پر پہلا قدم رکھا۔اگرچہ کولمبس زندگی بھر یہی سمجھتا رہا کہ اس نے جس سرزمین پر قدم رکھا ہے وہ ہندوستان ہے۔

جنوری 1493ء میں جب کولمبس واپس سپین آیا تو اس کا پُرجوش خیر مقدم کیا گیا۔اس کے جہازوں میں بہت سا سونا چاندی لدا ہوا تھا۔البتہ گرم مصالحہ، ناریل اور وہ تمبا کو نہیں تھا جو وہ ہندوستان سے لینے گیا تھا۔اس سفر میں واپسی پر اس نے جزائر ہیٹی اور کیوبا بھی دریافت کئے۔

25 ستمبر 1493ء کو کولمبس اپنے دوسرے بحری سفر پر روانہ ہوا اور پہلے کیوبا پہنچا۔اب کی بار اس کے ساتھ سپین اور پرتگال کے بہت سے باشندے تھے۔اس دوران اس نے پورٹو ریکو، ورجن جزائر اور جمیکا وغیرہ دریافت کئے۔ جون 1496ء میں اس نے تیسرا سفر کیا جس میں وہ جنوبی امریکہ جا پہنچا اور وینزویلا تک چلا گیا۔ اکتوبر 1500ء میں وہ سپین واپس آگیا۔اب اس کی شہرت دُور دُور پھیل چکی تھی۔ لیکن لوگوں کا اب بھی یہی خیال تھا کہ یہ نئے علاقے ہندوستان کے آس پاس کہیں واقع ہیں اور ہندوستان کا ہی حصہ ہیں۔

سپین کی ملکہ ازابیلا اور شاہ فرڈی نینڈ کولمبس سے بہت خوش تھے۔آخر کولمبس نے اپنے چوتھے سفر کا آغاز کیا۔ یہ سفر اس نے 4 مئی 1502ء کو شروع کیا۔اس سفر میں وہ ہنڈوراس، نکاراگوا وغیرہ تک جا پہنچا۔مگر اسے اتنی مشکلات پیش آئیں کہ اسے واپس آنا پڑا۔ اتنے بڑے مہم جُو کی زندگی کے آخری ایام بڑی تنگدستی اور پریشانی میں گزرے۔یہی وجہ تھی کہ ملکہ سپین ازابیلا گاہے بگاہے مالی امداد دیتی رہتی تھیں۔کولمبس 21 مئی 1506ء کو Valla Dilid نامی شہر میں انتقال کر گیا۔اُس کے آخری الفاظ یہ تھے کہ ''اے خدا! میں اپنی روح کو تیرے سپرد کرتا ہوں''۔

کولمبس نے دولت کی خاطر غرب الہند کے جزیروں کے بے گناہ آراواک قبائل کو ہلاک کر ڈالا اور انتہائی بے رحمی کا ثبوت دیا۔جس کی وجہ سے لوگ آج بھی اُسے مجرم تسلیم کرتے ہیں لیکن جنوبی امریکہ کی بہت سی ریاستوں میں 12/اکتوبر کو ''کولمبس ڈے'' بڑے جوش وجذبے سے منایا جاتا ہے۔

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
•Switching Visas
•Over Stayers
•Legacy Cases
•Work Permits
•Visa Extensions
•Judicial Reviews
•Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
190 Merton High Street , Wimbledon,London, SW19 1AX
(1 minute from South Wimbledon Tube Station)
Tel: 02085 401 666, Fax: 02085 430 534
BRANCH OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ از صفحہ 20

میں شاملینِ جلسہ کے لیے مردانہ جلسہ گاہ، زنانہ جلسہ گاہ، خیمہ جات طعام، مختلف دفاتر اور یہاں رات بسر کرنے والوں کے لیے رہائشی خیمہ جات بھی لگائے جاتے ہیں۔

اس احاطہ پر موجود sheds میں گزشتہ سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی اور دعا کی بدولت ایک مستقل کچن کے علاوہ لبنان سے ایک روٹی پلانٹ خرید کر نصب کیا گیا تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہترین کام کر رہے ہیں۔ اس کچن میں سینکڑوں رضا کاران روزانہ تیس سے پینتیس ہزار افراد کا کھانا دو وقت تیار کرتے رہے جبکہ جلسہ گاہ میں قیام پذیر احباب و رضا کاران کے لئے ناشتہ کا انتظام بھی کیا جاتا رہا۔ لبنان سے منگوائے گئے اس روٹی پلانٹ پر دس ہزار روٹی فی گھنٹہ تیار کی جاتی ہے۔

قرآن کریم کے ایک واضح ارشاد کی مناسبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور آپؐ کے غلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حکم پر لبّیک کہتے ہوئے اس جلسہ کے لیے جمع ہونے والے 33 ہزار 270 عشاقان خلافت احمدیہ کا تعلق دنیا کے 97/ممالک سے تھا۔ اطرافِ عالم سے اکٹھے ہونے والے احمدیوں میں مختلف قومیتوں، رنگ ونسل، عمر اور طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔ یہاں پہنچنے والے احمدیوں نے جن میں عمر رسیدہ بزرگ، نوجوان، خواتین حتیٰ کہ معذور اور شیر خوار بچے بھی شامل تھے اور یہ لوگ سفر کی مشکلات برداشت کر کے یہاں پہنچے تھے، اپنی آنکھوں کو اپنے پیارے امام کے دیدار سے ٹھنڈا کیا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں، زیارت، ملاقات، خطابات اور نظرِ کرم سے خوب خوب حصہ پایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حدیقۃ المہدی میں جدید طرز کے روٹی پلانٹ کا معائنہ فرماتے ہوئے

خطبہ جمعہ میں میزبان کارکنان کو نصائح

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے 22/اگست کے خطبہ جمعہ میں اس جلسہ کے روحانی، علمی، تربیتی اور دینی ماحول سے فائدہ اٹھانے، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بننے اور خلیفہ وقت سے شرفِ ملاقات حاصل کرنے کی نیت سے آنے والے مہمانوں، میزبانوں اور رضا کاران کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”یہاں آنے والوں کا جذبہ ایسا ہے جو کسی دنیاوی دوسرے رشتے میں نہیں ہے اور اسی بات کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی شرائط بیعت میں توجہ دلائی ہے۔“

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خطبہ جمعہ میں بالخصوص میزبانوں کو اہم ہدایات اور نصائح سے نوازا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”دنیا میں نہ ایسے مہمانوں کی مثالیں ملتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر سفر کر رہے ہوں اور دنیاوی غرض کوئی نہ ہو اور نہ ہی ایسے میزبانوں کی مثال ملتی ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مہمان نوازی کر رہے ہوں بلکہ اس کے حصول کے لئے مہمانوں کے آنے سے پہلے ہی ان کو سہولیات مہیا کرنے کے لئے کئی کئی دن سے وقارِ عمل کر کے اس جنگل کو قابل رہائش اور قابل استعمال بنا رہے ہوں۔ یہ خوبصورت نقشہ ہمیں صرف جماعت احمدیہ میں نظر آتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق زمانے کے امام کو ہم نے مانا ہے۔ اس لئے کہ خلافت کی لڑی میں پروئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ اپنے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 22/اگست 2014ء)

جلسہ سالانہ 2014ء کے انتظامات کا معائنہ

اس جلسہ کے انتظامات کے لئے پلاننگ وغیرہ کے کام سالِ گزشتہ میں منعقد ہونے والے جلسہ کے چند ہفتوں بعد ہی شروع کر دیے جاتے ہیں۔ کچھ شعبہ جات سارا سال کام کرتے ہیں، کچھ شعبہ جات اس جلسہ کے آغاز سے چند ماہ قبل اپنے کام کا آغاز کرتے ہیں، جبکہ وقارِ عمل کے ذریعے سے جلسہ گاہ میں مارکیوں کو لگانے، سڑکیں بنانے وغیرہ کا کام چند ہفتے قبل شروع ہو جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے قریب پہنچ کر ان مراحل سے دنیا کو کسی حد تک آشنا کرنے کے لئے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ 'Jalsa Connect' کے نام سے اپنی نشریات کا آغاز کرتا ہے جو دن کے مختلف حصوں میں مسجد فضل، مسجد بیت الفتوح، حدیقۃ المہدی اور دیگر جگہوں سے لائیو نشریات میں جلسے کی تیاری کی کوریج کرتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسبِ روایت جلسہ سالانہ سے کچھ روز قبل جلسہ کی تیاریوں کا معائنہ کرنے کے بعد ڈیوٹیوں کا باقاعدہ افتتاح فرماتے ہیں۔

مسجد بیت الفتوح

امسال مؤرخہ 24/اگست بروز اتوار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ الزیز نے جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کا معائنہ فرما کر باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ حضورِ انور اس معائنہ کے لئے شام ساڑھے تین بجے بنفسِ نفیس مسجد فضل لندن سے روانہ ہوئے اور بیت الفتوح رونق افروز ہوئے۔ یہاں حضورِ انور نے طاہر ہال، زیریں کچن، مختلف رہائشگاہوں، بکسٹال اور بالائی کچن کا معائنہ فرماتے ہوئے رضا کاران وکارکنان کو زرّیں نصائح سے نوازا۔ مسجد بیت الفتوح میں احمدی بچیوں نے دعائیہ نظمیں پڑھتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الفتوح لندن میں بُک سٹال کا معائنہ فرماتے ہوئے

جامعہ احمدیہ انگلستان

بعد ازاں حضورِ انور بیرون ممالک سے تشریف لانے والے معزز مہمانوں کے لئے تیار کی جانے والی ایک رہائشگاہ جامعہ احمدیہ یو کے (واقع Haslemere) تشریف لے گئے جہاں ڈیوٹی پر موجود رضا کاران نے حضورِ انور کا استقبال کیا۔ اس وقت وہاں پچیس مختلف ممالک سے تشریف لانے والے ساٹھ کے قریب مہمان موجود تھے جنہیں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرداً فرداً شرفِ مصافحہ بخشا۔ حضورِ انور نے یہاں پر تیار کی گئی مردانہ و زنانہ رہائشگاہوں کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ یہاں پر ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ نے کیک کاٹا اور قریباً پندرہ منٹ یہاں رونق افروز رہ کر اگلی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

اسلام آباد (ٹلفورڈ)

جامعہ احمدیہ انگلستان کے بعد حضورِ انور ٹلفورڈ اسلام آباد رونق افروز ہوئے۔ یہاں پر حضورِ انور ازراہِ شفقت رقیم پریس تشریف لے گئے جہاں حضورِ انور نے حال ہی میں شائع ہونے والی کتب کو ملاحظہ فرمایا۔ اسلام آباد میں موجود روٹی پلانٹ کا جائزہ لینے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ نے ایڈیشنل وکالت تصنیف کے زیرِ تعمیر حصہ کا جائزہ لیا۔ انڈونیشین اور عرب مہمانوں کی مردانہ وزنانہ قیامگاہوں کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں ڈیوٹی پر موجود مختلف شعبہ جات کے کارکنان کو شرفِ مصافحہ بخشنے اور ہدایات دینے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزارِ مبارک پر تشریف لے گئے جہاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر ٹھہرے اور دعا کی۔ اسلام آباد ٹلفورڈ میں موجود جلسہ سالانہ کی نظامتوں کا جائزہ لینے کے بعد حضورِ انور 'حدیقۃ المہدی' کی جانب روانہ ہو گئے۔

حدیقۃ المہدی (آلٹن)

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حدیقۃ المہدی آلٹن تشریف لانے کے بعد پہلے سٹورز میں تشریف لے گئے۔ بعد ازاں pot washing، روٹی پلانٹ، سپلائی، لنگر خانہ نمبر 3 (کچن)، الیکٹریکل کی ٹیم، ٹرانسپورٹ، پرائیویٹ خیمہ جات، سائٹس کی ٹیموں (جو جلسہ گاہ کی مارکیاں لگانے کا کام کرتے ہیں)، رجسٹریشن، سکیننگ، مخزن تصاویر، طعامگاہ، انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی، طبی امداد وغیرہ شعبہ جات کے کارکنان سے ملنے، ان شعبہ جات کا جائزہ لینے اور ہدایات سے نوازنے کے بعد جلسہ گاہ کی مین مارکی کے اندر ڈیوٹیوں کی تقریب کے لئے تیار کیے جانے والے اسٹیج پر تشریف لے گئے جہاں محترم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت احمدیہ انگلستان)، محترم ناصر خان صاحب (افسر جلسہ سالانہ برطانیہ) اور محترم عطاء المجیب راشد صاحب (افسر جلسہ گاہ) نے حضورِ انور کے عقب میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دلربا شخصیت کا ایک پہلو حضورِ انور کی شفقتوں اور محبتوں کا ایک بے بہا خزانہ ہے جو پیارے آقا اپنے غلاموں پر بے دریغ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ۔ انگلستان (رہائش گاہ) کا معائنہ فرماتے ہوئے

لٹاتے نظر آتے ہیں۔ اس معائنہ کے دوران جگہ جگہ ایسا دیکھنے کو ملا کہ پیارے حضور ڈیوٹیوں پر متعین رضا کاران سے ہلکے پھلکے انداز میں بات چیت کرتے، ان کو ہدایات دیتے اور ان کی نہایت پُر شفقت انداز میں دلداری اورحوصلہ افزائی فرماتے کہ کئی دنوں سے اَن تھک کام کرنے والے رضا کاران و کارکنان اپنے پیارے امام کی موجودگی اوران کے قرب کی برکت سے خوشیوں اور مسرّت سے بھرجاتے اور تازہ دم ہو جاتے اور آئندہ آنے والے دنوں میں مزید محنت، جانفشانی اور بشاشتِ قلبی کے ساتھ اپنے کاموں کوسرانجام دینے کے لئے مستعد ہوجاتے۔

ڈیوٹیوں کے افتتاح کی باقاعدہ تقریب

تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جس کی سعادت عزیزم احمد راضی صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ انگلستان کوحاصل ہوئی۔ تلاوت کی جانے والی سورۃ الفرقان کی آیات 62 تا 68 کا انگریزی ترجمہ عزیزم عیسٰی بشیر آرچرڈ صاحب نے پیش کیا۔ بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب میں موجود پانچ ہزار کے قریب کارکنان سے خطاب فرمایا۔

کارکنان جلسہ سے خطاب

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا:

الحمد للہ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ بہت سے آپ میں سے پہلے سے اپنے اپنے شعبہ جات میں تربیت یافتہ ہیں اور بڑے احسن رنگ میں کام کرنے والے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا اگر کہیں کسی کام میں خرابی پیدا ہوتی ہے تو اس لیے

جلسہ سالانہ کے کارکنان اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سنتے ہوئے

کہ آپ لوگ اپنے پر زیادہ اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اس کی طرف پوری توجہ نہیں دیتے۔ اس لیے ہمیشہ جو بھی ڈیوٹیاں کسی کے سپرد کی گئی ہوں چاہے وہ چھوٹی ڈیوٹی ہے یا بڑی ڈیوٹی ہے اس کو سنجیدگی سے ادا کرنے کی کوشش کریں۔ کبھی آپ کی یہ سوچ نہیں ہونی چاہیے کہ فلاں کام چھوٹا ہے یا کم ہے۔ ہمیشہ یہ سوچ رکھیں کہ چاہے وہ لنگر خانے کی ڈیوٹی ہے، پانی پلانے کی ڈیوٹی ہے بچوں کی، ٹائلٹس کی صفائی کی ڈیوٹی ہے، ٹریفک کی ڈیوٹی ہے ہر جگہ آپ نے پوری توجہ سے اپنے کام سرانجام دینے ہیں۔ اور خاص طور پر سیکیورٹی کے لئے بہت زیادہ توجہ اور vigilence کی ضرورت ہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

ہمیشہ یہ خیال رکھیں کہ جلسے کے تمام کاموں کا انحصار آپ لوگوں کے اعلیٰ طریق پر کام کرنے پر ہے اور جلسہ کی کامیابی میں کارکنان اور والنٹیرز بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں۔ پس ہمیشہ اس بات کو مدِنظر رکھیں۔ اب یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ فلاں کام کی طرف توجہ دو اور فلاں کی طرف نہ دو، اور فلاں کام کس طرح کرنا ہے۔ اللہ کے فضل سے اس بارے میں، ڈیوٹیوں کے معاملات میں، اپنے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے کارکنان سے خطاب فرماتے ہوئے

شعبوں کے بارے میں آپ لوگ بہت حد تک ٹرینڈ ہو چکے ہیں۔ پس صرف اگر کہیں کمی ہوگی تو اس وقت ہوگی جب کہیں بے احتیاطی سے کام کریں گے، پوری توجہ سے کام نہیں کریں گے، معمولی سمجھیں گے اس کو۔ جرمنی کے جلسے کے بعد بھی میں نے یہی ذکر کیا تھا کہ بڑے اعلیٰ انتظامات تھے ان کے، جہاں تک انتظامات کا تعلق تھا لیکن بعض کمیاں پیدا ہوئیں اس لیے کہ انہوں نے مکمل طور پر اپنے کام کی طرف توجہ نہیں دی، نہ کارکنان نے نہ افسران نے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہر کام کو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آپ نے احسن رنگ میں انجام دینے کی کوشش کرنی ہے اور کسی کو معمولی نہیں سمجھنا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دعا۔ دعاؤں میں اپنے کام کرتے ہوئے وقت گزاریں اور اسی طرح اگر ڈیوٹی کے اوقات میں نماز کے اوقات آتے ہیں اور آپ باجماعت نماز ادا نہیں کر سکتے تو بعد میں اپنی نمازیں ادا کریں اور افسران اور ناظمین اپنے شعبہ جات میں اس بات کی نگرانی کریں کہ تمام کارکنان نماز ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اس مختصر خطاب کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ، ایم ٹی اے اور لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے اور شعبہ جات کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد ہدایات سے نوازا۔

عشائیہ

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کے بعد تقریبِ عشائیہ میں رونق افروز ہوئے جس میں تمام حاضر کارکنان اور مہمانان شام ہوئے۔ بعدازاں حضورِانور نے نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں اور پھر قافلہ لندن واپس روانہ ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں مردوں، عورتوں، بچوں اور بچیوں نے دینی جذبہ سے سرشار اور جماعتی روایات کے عین مطابق اپنے پیارے امام کی ہدایات پر کماحقہ عمل کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کی سعادت حاصل کی اور اپنوں اور غیروں پر اس میزبانی کے نہایت خوبصورت اور گہرے اثرات قائم کئے۔

انٹرنیشنل تبلیغی سیمینار

جماعتِ احمدیہ برطانیہ گزشتہ کئی سال سے اس جلسے کے دنوں میں تبلیغی پروگرامز کا انعقاد کرتی ہے۔ ان میں سے ایک پروگرام 'انٹرنیشنل تبلیغی سیمینار' ہے۔ اس سیمینار میں لوگ تبلیغ سے متعلق اپنے تجربات سے ایک دوسرے کو آگاہ کرتے ہیں۔ امسال یہ سیمینار مؤرخہ 28/اگست کو مسجد بیت الفتوح مورڈن میں منعقد کیا گیا جس میں 58 ممالک سے 249/افراد نے شمولیت کی۔ اس پروگرام میں سات ممالک کے نمائندگان نے مختلف موضوعات پر پریزنٹیشنز دیں۔ امسال حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اس سیمینار میں دنیا کو اپنے خالق یعنی خدا تعالیٰ کی ہستی کی طرف بلانے اور اس پر کامل یقین پیدا کرنے کیلئے مختلف تجاویز پر غور وخوض کیا گیا۔

خطبہ جمعہ

29/ اگست بروز جمعۃ المبارک حضور انور ایدہ اللہ نے حدیقۃ المہدی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضورِ انور نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے احباب کے لئے بعض نہایت اہم تربیتی و انتظامی ہدایات دیتے ہوئے تلقین فرمائی کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کا یہ کام ہونا چاہئے کہ اپنے اس سفر کو اور یہاں آنے کے مقصد کو خالصۃً للّٰہی سفر اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا مقصد بنائیں۔ اگر یہ نہیں تو جلسہ سالانہ میں تکلیف اٹھا کر اور خرچ کر کے آنے والے اس جلسہ کی غرض وغایت کو پورا کرنے والے نہیں ہوں گے۔ حضورِانور نے فرمایا کہ یہ جلسہ ہماری عملی اور اعتقادی ٹرینگ کا کیمپ ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق کوشش کرنی چاہیے کہ ہر احمدی کا دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائے۔ اس جلسہ میں شامل ہو کر ہمیں اپنی دعاؤں اور سوچوں کے یہ دھارے بنانے کی ضرورت ہے۔ حضورِانور نے جلسہ میں شامل ہونے والوں اور دنیا بھر کے احمدیوں کو اپنے آپ کو عاجزی، حسنِ ظنی، سچائی، عدل واحسان اور دیگر اخلاقِ فاضلہ کا نمونہ بنانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہمیں نہ صرف ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنی چاہیے بلکہ اسلام کی امن اور سلامتی کی وسیع تر تعلیم کو دنیا میں عام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اپنے خطبۂ جمعہ کے آخر میں حضورِ انور نے تمام احمدیوں کو اس جلسے کے بابرکت ہونے کے لئے دعا اور اپنی اپنی توفیق کے مطابق روزانہ صدقہ دینے کی تحریک فرمائی۔

اسی روز سہ پہر لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب ہوئی اور پھر باقاعدہ طور پر افتتاحی اجلاس منعقد ہوا جس میں حضور انور نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جلسہ کے ایام میں حضور ایدہ اللہ نے افتتاحی خطاب کے علاوہ ہفتہ کے روز قبل دوپہر مستورات سے براہ راست خطاب فرمایا اور پھر بعد دوپہر کے اجلاس میں جماعت احمدیہ کی عالمی ترقی اور دوران سال اللہ تعالیٰ کے بے پایاں افضال و برکات کے ذکر پر مشتمل ایمان افروز خطاب سے نوازا۔ اسی طرح اتوار کے روز حضور ایدہ اللہ نے ایک ولولہ انگیز اختتامی خطاب فرمایا۔

❁ اتوار کے روز عالمی بیعت کی تقریب ہوئی جب تمام حاضرین نے اور ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر کے احمدیوں نے اس تقریب میں شمولیت کی اور اپنے پیارے امام کے ساتھ مل کر بیعت کے الفاظ دہرائے۔ آخر پر سجدۂ شکر ادا کیا گیا۔ امسال 5 لاکھ 55 ہزار 235 نئے افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے۔ الحمدللہ

❁ جلسہ کے دیگر پروگراموں میں سات علمائے سلسلہ نے مختلف موضوعات پر نہایت پُر مغز علمی و تربیتی تقاریر کیں۔ ان تقاریر میں چار تقاریر اردو جبکہ تین تقاریر انگریزی میں تھیں۔ جلسہ کی تمام کارروائی کا رواں ترجمہ اردو کے علاوہ دنیا کی دس مختلف زبانوں انگریزی، عربی، فرنچ، بنگلہ، جرمن، ٹرکش، رشین، سپینش، بوسنین اور انڈونیشین ملایا میں ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر کیا گیا۔

❁ جلسہ سالانہ یوکے کے ایام میں ایک ریڈیو جلسہ ایف ایم بھی جلسہ کی تمام کارروائی نشر کرتا رہا۔ اور موسم اور ٹریفک وغیرہ کے متعلق تازہ معلومات فراہم کی جاتی رہیں۔ اس ریڈیو کی نشریات کا دائرہ کئی کلومیٹر پر محیط تھا چنانچہ راستہ میں آنے والے احباب کے علاوہ ڈیوٹی پر موجود خدام نے بھی اس سے بھرپور استفادہ کیا۔

❁ جلسہ کے تینوں دن موسم خوشگوار رہا۔ اگرچہ جلسہ سے قبل چند روز تک شدید بارش ہوتی رہی اور محکمہ موسمیات کی جانب سے جلسہ کے دنوں میں بھی بارش کی پیشگوئی موجود تھی اور پہلے دو روز صبح و شام بوندا باندی کا سلسلہ بھی چلتا رہا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی بدولت موسم سازگار اور خوشگوار رہا اور جلسہ کے انتظامات میں کسی بھی قسم کی کوئی بھی دقت پیش نہ آئی۔

❁ جہاں تک جلسہ سالانہ میں خدمات بجالانے والے مختلف شعبہ جات کا تعلق ہے تو امسال اندازاً پانچ ہزار کے قریب رضا کاران مردوں، خواتین، بچوں اور بچیوں نے ڈیوٹیاں دیں۔ تمام شعبہ جات نے اپنے فرائض کو نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ خدا کے فضل سے تمام انتظامات پہلے سے ہر لحاظ سے بہتر رہے۔

❁ ہفتہ کے روز شام کو نماز مغرب وعشاء کے بعد مختلف ممالک سے تشریف لانے والے خصوصی مندوبین کے اعزاز میں ایڈیشنل وکالت تبشیر لندن کے زیر اہتمام ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں از راہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ نے شمولیت فرمائی۔

❁ اس جلسہ میں برطانیہ اور دیگر ممالک سے تشریف لانے والے مختلف عمائدین اور سرکردہ سیاسی وسماجی شخصیات نے شرکت کی اور جلسہ کے پلیٹ فارم سے جماعت کی امن پسندی، محبت اور بھائی چارے کی تعلیمات اور خدمت انسانیت کے کاموں کو سراہا۔ نیز جماعتی ترقی اور کامیابیوں کا اچھے انداز میں ذکر کیا۔ ایک چیز جس کا تقریباً ہر ایک مہمان نے کسی نہ کسی مرحلے پر ذکر کیا وہ یہ تھی کہ اس مقام پر تو سو سے زائد ممالک سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود ہیں اور ہر کام بہت منظم، پُر امن اور ہم آہنگی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ یہاں پولیس کے کچھ کارندے بھی موجود ہیں لیکن انہیں نظم و ضبط سے متعلق کوئی شکایت نہیں ملی اور ان کے چہرے بھی بہت مطمئن دکھائی دیتے ہیں۔

❁ ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات و خطابات کے ساتھ ساتھ جلسہ کے دیگر پروگراموں کو خوبصورتی کے ساتھ کور کیا اور جلسہ کی مناسبت سے کئی خصوصی پروگرامز لائیو کاسٹ کئے جو جلسہ سے قبل ہی شروع ہو گئے تھے اور تا اختتام جلسہ جاری رہے۔ ایم ٹی اے کی ان نشریات اور اس کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ کُل دنیا کے احمدی اس بابرکت جلسہ میں شامل ہو کر اس روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔

امسال جلسہ گاہ میں ایم ٹی اے کے زیر اہتمام تین عارضی سٹوڈیوز کا قیام عمل میں لایا گیا تھا جن میں ایم ٹی اے (الاولی)، ایم ٹی اے 3 (العربیہ) اور ایک سٹوڈیو براعظم افریقہ کے ممالک گھانا، سیرالیون اور نائیجیریا کے نیشنل ٹی وی پر روزانہ چند گھنٹے براہ راست جلسہ کی نشریات دکھانے کے لیے مخصوص کیا گیا تھا۔ ایم ٹی اے نے امسال بھی پچھلے سالوں کی طرح علیحدہ علیحدہ چینلز پر جلسہ کے لائیو اور ریکارڈڈ پروگرامز کو نشر کیا اور اس موقع کی مناسبت سے متعدد زبانوں میں پروگرامز پیش کئے گئے۔

❁ جلسہ کے موقع پر خصوصی تصویری نمائش کا اہتمام شعبہ مخزن تصاویر کے تحت کیا گیا جس میں نہایت اہم اور نادر تصاویر بھی شامل تھیں۔ اس نمائش کو کثیر تعداد میں احباب نے دیکھا اور اس کو خوب سراہا۔

❁ اس موقع پر بکسٹال، ریویو آف ریلیجنز، شعبہ ہومیوپیتھی اور آڈیو ویڈیو کیسٹس وغیرہ کے سٹالز بھی لگائے گئے۔ اسی طرح چیریٹی ادارہ ہیومینیٹی فرسٹ اور احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن نے بھی اپنے کاموں کی تفصیل پر مشتمل خصوصی نمائشیں لگائی تھیں۔

ادارہ الفضل انٹرنیشنل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں نیز دنیا بھر میں بسنے والے تمام احمدیوں کو جلسہ سالانہ برطانیہ 2014ء کے نہایت کامیاب اور بابرکت انعقاد پر مبارکباد کا تحفہ پیش کرتا ہے نیز دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جماعتِ احمدیہ عالمگیر کو اس جلسہ کی برکات سے فیضیاب فرماتا چلا جائے اور جماعتِ احمدیہ مسلمہ پر طلوع ہونے والا ہر دن ہمیں عالمگیر غلبۂ اسلام کے قریب تر لے جانے والا ہو۔ آمین

(جلسہ سالانہ کی تفصیلی رپورٹ الفضل انٹرنیشنل کی آئندہ اشاعتوں میں پیش کی جائے گی۔ انشاء اللہ)

ممبرانِ جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سنتے ہوئے

جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش کی دوسری تقریب تقسیم اسناد

(رپورٹ: محمد امداد الرحمان صدیقی۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ 4 جون 2014ء کو جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش کی تقسیم اسناد کی دوسری تقریب منعقد ہوئی۔ جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش کے اسمبلی ہال میں بعد عشاء منعقد ہوئی۔ مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب ناظر امور خارجہ و ناظر زراعت (پاکستان) نے تقریب میں صدارت فرمائی اور اس سال کامیاب ہونے والے طلباء میں سندات تقسیم فرمائیں۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد خاکسار محمد امداد الرحمٰن صدیقی (پرنسپل جامعہ) نے مختصر رپورٹ پیش کی۔ پھر محترم مبشر الرحمٰن صاحب نیشنل امیر جماعت بنگلہ دیش نے مختصر خطاب کیا۔ بعد ازاں محترم سید قاسم احمد شاہ صاحب نے اپنی تقریر میں طلباء کو قیمتی نصائح فرمائیں۔ اس کے بعد اجتماعی دعا کی گئی۔ اس کے بعد محترم شاہ صاحب موصوف نے اس سال کے کامیاب ہونے والے طلباء کو شاہد کی سندات عطا فرمائیں۔ بعد ازاں تمام حاضرین جامعہ احمدیہ کی طرف سے پیش کئے گئے عشائیہ میں شامل ہوئے۔

اس تقریب میں نیشنل عاملہ کے معزز عہدیداران، جامعہ بورڈ آف گورنرز کے ممبران، ڈھاکہ شہر اور بعض شہروں کے امراء اور کامیاب ہونے والے شاہدین کے گارڈین اور جامعہ کے اساتذہ، طلباء اور نیشنل ہیڈ آفس کے کارکنان شامل تھے۔ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے 8 طلباء نے یہ سندات حاصل کیں۔ گزشتہ سال 2013ء میں پہلی تقسیم اسناد کی تقریب میں بھی 8 طلباء نے کامیاب ہو کر سندات حاصل کی تھیں۔

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر 2006ء میں جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش کا آغاز ہوا تھا۔ یہاں پر انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ کے نصاب کے مطابق سات سال پڑھایا جاتا ہے۔ ترجمہ قرآن کریم اور مختصر تفسیر، حدیث، کلام، موازنہ مذاہب، انگریزی، عربی ادب، عربی گرائمر، اردو، فقہ وغیرہ مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ پہلے دوسال میں خاص طور پر اردو اور ترجمہ قرآن کریم پڑھانے پر زور دیا جاتا ہے۔ سالانہ کھیلوں کے مقابلے اور مختلف علمی مقابلہ جات منعقد ہوتے ہیں۔ ہر سال فروری میں جماعت بنگلہ دیش کا جلسہ سالانہ ہوتا ہے۔ اس موقع پر مرکز سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نمائندہ تشریف لاتے ہیں اور ان کی موجودگی میں جامعہ احمدیہ کی سالانہ انعامات کی تقریب منعقد ہوتی ہے۔

درجہ شاہد کے آخری امتحان سے پہلے ہر طالب علم کو کسی منتخب مضمون پر مقالہ لکھنا ہوتا ہے۔ مقالہ جات اور Viva وغیرہ تمام امتحانات کے نتائج حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص شفقت ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خود تمام امور کی نگرانی فرماتے ہیں۔ اور مقامی طور پر محترم امیر صاحب بنگلہ دیش نگرانی فرماتے ہیں۔ محترم امیر صاحب کے توسط سے حضور انور کی ہدایات پرنسپل جامعہ کو ملتی ہیں اور تمام کارروائی کی رپورٹیں حضور انور کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔ حضور انور کی خاص توجہ اور دعا سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جامعہ کامیابیوں کی منازل طے کر رہا ہے۔ الحمدللہ۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی بلند توقعات کے مطابق کام کرنے کی توفیق بخشے اور اس ادارہ سے مخلص، متقی باوفا خادم سلسلہ علماء تیار ہو کر میدان عمل میں آئیں اور اللہ تعالیٰ ان کی نصرت و تائید فرماتے ہوئے علمی و عملی میدانوں میں نمایاں کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
0092 47 6212515
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0044 20 3609 4712

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2014ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر:138)

قارئین الفضل کی خدمت میں ماہ مئی تا جولائی 2014ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم میں سے چند واقعات کا خلاصہ پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اے اللہ!: ''اگر تُو ان لوگوں......کو ہدایت دے تو یہ ہماری بھی اور ان کی بھی بڑی خوش قسمتی ہے۔ لیکن اگر تیری حکمت بعض کو اس کا اہل نہیں سمجھتی اور ان کو فنا کرنے میں ہی بہتری ہے تو ان کو ہمارے راستے سے اس طرح ہٹا دے کہ اسلام کی ترقی جو اَب تُو نے احمدیت اور حقیقی اسلام سے وابستہ کی ہے اس میں ان کا وجود روک نہ بن سکے۔'' آمین

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرمودہ مؤرخہ 8/اگست 2014ء)

ایک اور احمدی کی شہادت

ربوہ: نظارت امورِ عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے مؤرخہ 17/جولائی 2014ء کو درج ذیل پریس ریلیز جاری کی گئی:

''بے نظیر آباد (نوابشاہ) میں نوجوان احمدی امتیاز احمد کا مذہبی منافرت کی بنا پر قتل۔ اس سے قبل ان کے چچا سیٹھ محمد یوسف کو احمدی ہونے کی بنا پر موت کے گھاٹ اتارا گیا: ترجمان جماعت احمدیہ

چناب نگر ربوہ (پ ر) گزشتہ روز 13 جولائی 2014ء بروز پیر سہ پہر 4:30 بجے ٹرنک بازار ضلع بے نظیر آباد میں ایک احمدی امتیاز احمد کو احمدی ہونے کی بنا پر قتل کر دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق امتیاز احمد اپنی فرنیچر کی دکان واقع ٹرنک بازار میں موجود تھے کہ دو نامعلوم افراد نے ان پر فائرنگ کر دی۔ گولی ان کے سر کے دائیں طرف لگی اور کان کے نیچے سے سر کے آر پار ہو گئی۔ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے امتیاز احمد دم توڑ گئے۔ 2008ء میں متنازعہ ٹی وی اینکر عامر لیاقت حسین کے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک اشتعال انگیز پروگرام نشر ہونے کے بعد ان کے چچا سیٹھ محمد یوسف کو بھی شرپسندوں نے احمدی ہونے کی بنا پر قتل کر دیا تھا۔ سیٹھ محمد یوسف جماعت احمدیہ نوابشاہ کے ضلعی امیر تھے۔ ان کے قتل کے بعد اس علاقے میں متعدد احمدیوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے۔ امتیاز احمد نے لواحقین میں والدین، اہلیہ اور تین بیٹوں کو سوگوار چھوڑا ہے۔ ان کی میت تدفین کے لئے ربوہ لائی جائے گی۔

اس افسوسناک واقعہ پر جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان نے انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ گذشتہ سال سات احمدیوں کو عقیدہ کے اختلاف کی بنا پر قتل کیا گیا جس میں سے چھ افراد سندھ میں قتل کئے گئے۔ ترجمان نے کہا کہ بے نظیر آباد (نوابشاہ) شہر میں گزشتہ چند سالوں میں پانچ افراد احمدی ہونے کی بنا پر قتل کئے گئے۔ جن میں آسٹریلیا سے آئے چوہدری محمد اکرم بھی شامل ہیں۔ یاد رہے کہ 1984ء کے امتیازی قوانین کے بعد سے اب تک نوابشاہ شہر میں نو افراد قاتلانہ حملوں میں جاں بحق جبکہ متعدد افراد شدید زخمی ہوئے۔ پولیس کی بے حسی کا یہ عالم ہے کہ اب تک کسی ایک مجرم کو بھی گرفتار نہیں کر سکی۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں کے خلاف نفرت پھیلانے والے شرپسندوں کو کھلی چھوٹ ظاہر کرتی ہے کہ سرکاری انتظامیہ نے نہ صرف اپنی آنکھیں بند کر رکھی ہیں بلکہ ایک طرح سے وہ انتہا پسند عناصر کے ہاتھوں کھلونا بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ معصوم احمدیوں کے قتل سے ہمیں خوفزدہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ہمارا بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے افسوسناک واقعات کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ حکومت اپنی ذمہ داری کو پہچانے اور پاکستانی معاشرے میں احمدیوں کے خلاف پھیلائے جانے والے نفرت انگیز لٹریچر کی اشاعت اور تقسیم کو روکے جس میں جنت کے حصول کا لالچ دے کر کھلے عام احمدیوں کے قتل کی ترغیب دی جاتی ہے۔

حضرت امام جماعتِ احمدیہ خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مؤرخہ 18/جولائی 2014ء میں شہید مرحوم کا ذکرِ خیر فرمایا۔

لاہور میں احمدیوں کی مخالفت: تازہ صورتحال

فیکٹری ایریا شاہدرہ: یہاں مخالفینِ جماعتِ احمدیہ عرصہ دراز سے احمدیوں کو تنگ کرنے کے مختلف بہانے تلاش کرتے نظر آتے ہیں۔ کبھی کسی کو دھمکیاں دیتے، کبھی جسمانی تکلیف پہنچاتے اور کبھی احمدیوں کے خلاف پولیس کیس رجسٹرڈ کرواتے نظر آتے ہیں۔

مؤرخہ 18/مئی 2014ء کے دن یہاں پرسرِ بازار احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیز لٹریچر تقسیم کیا گیا جس پر جلی حروف میں تحریر تھا **'محبتِ رسول کے تقاضے: قادیانیوں کا بائیکاٹ کیوں ضروری ہے؟'** اس پمفلٹ میں لوگوں کو یہ بتایا گیا تھا کہ احمدیوں سے کسی بھی قسم کا تعلق رکھنا یا لین دین کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔ مزید یہ کہ احمدی 'کافر' اور 'زندیق' ہیں۔

اگرچہ اس قسم کی تمام حرکات پاکستانی قانون (دفعہ 153-A، 295-A وغیرہ) کی سراسر خلاف ورزی ہیں، لیکن پھر بھی علاقہ کی پولیس کے زیرِ سایہ احمدیوں کے خلاف نفرت پھیلانے اور اشتعال پیدا کرنے کی کارروائیاں جاری ہیں۔

خودکش بمبار لاہور میں داخل: بعض باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ تین سے پانچ خودکش بمبار لاہور میں داخل ہو گئے ہیں۔ ان کو لاہور میں واقع گرجا گھروں اور احمدیہ مساجد پر حملہ کرنے کا ٹارگٹ دیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ ان کے مشن میں احمدیوں کے سینئر عہدیداران کو نشانہ بنانا بھی شامل ہے۔ حکومتی ایجنسیاں ان حالات سے بخوبی واقف ہیں۔

احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس حد تک ممکن ہوسکتا ہے اپنی حفاظت کے سامان کرتے ہیں لیکن پاکستان میں دہشتگردی اور شدّت پسندی کی موجودہ لہر پر قابو پانے کے لئے پاکستان میں آپریٹ کرنے والی دہشتگرد تنظیموں کے سرغنوں کو کیفرِ کردار تک پہنچانا ناگزیر معلوم ہوتا ہے۔ ان لوگوں کے لئے بعض دلوں میں جو نرم گوشہ پایا جاتا ہے اسے ختم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی فنڈنگ کو بھی رکوانا لازمی ہے۔ لیکن ایسا اسی وقت ہوسکتا ہے جب ہمارے سیاسی اور انتظامی عہدوں پر براجمان افراد حقیقی طور پر پاکستان کو اس بیماری سے نجات دلانے کا فیصلہ کر لیں۔

نصیر آباد: یہاں پر غیر احمدی ملاّؤں کی جانب سے وارث علی کے خلاف ایک رپورٹ درج کروائی گئی ہے۔ رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے کہ وارث علی اپنے بچوں کو ایک 'مسلمان' کے گھر قرآن کریم پڑھنے کے لئے بھیجتے ہیں۔ چونکہ وارث علی ایک 'غیر مسلم' ہیں اس لیے ان کو اپنے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کا کوئی حق نہیں۔ وارث علی اپنے گھر کے ساتھ ہی واقع جگہ پر نماز سنٹر بنا رہے ہیں۔ انہیں نماز سنٹر بنانے کا بھی کوئی حق نہیں۔ (جبکہ ان کے گھر سے ملحقہ زیرِ تعمیر عمارت ان کے بھائی محمد یوسف کے گھر کی ہے)۔ وارث علی نے اپنے گھر کی پیشانی پر کلمہ طیبہ تحریر کر رکھا ہے۔ انہیں ایسا کرنے کا بھی کوئی حق نہیں۔ اس درخواست پر پولیس کی تفتیشی ٹیم نے وارث علی سے رابطہ کیا اور انہیں 6/جون کو تھانہ پیش ہونے کا عندیہ دیا گیا۔

رچنا ٹاؤن؛ 5/جون 2014ء: شقی القلب ملاّں نے یہاں کی لوکل احمدیہ مسجد کو جانے والے راستے میں جگہ جگہ مخالفانہ سٹکرز چسپاں کر دیے۔ اس گلی کے کونے پر ایک احمدی ریاض احمد بھٹی کی ملکیتی دکان موجود ہے جو انہوں نے ایک غیر احمدی قصاب کو کرائے پر دے رکھی ہے۔ ملاّں نے وہ سٹکرز اس دکان کے اندر بھی لگائے اور دکان کے غیر احمدی کرایہ دار کو کہا کہ اگر یہ سٹکرز یہاں سے اترے تو اس کے ذمہ دار تم ہو گے!

ٹاؤن شپ: اظہر رشید کی بہو بازار سے کچھ سامان کی خرید کے لئے گئیں۔ راستے میں ایک موچی کے پاس رکیں تا کہ ایک جوتے کو مرمّت کروا سکیں۔ وہاں پر ایک ملاّں بیٹھا ہوا تھا۔ اس احمدی خاتون کو اس دکان پر دیکھ کر اس ملاّں نے موچی سے کہا کہ تم مسجد آنا تا کہ تمہیں 'قادیانیوں' کے بارے میں کچھ بتائیں۔

کچھ دن بعد ان کا بارہ سالہ پوتا بازار سے کچھ سامان خریدنے گیا۔ راستے میں ایک ملاّں نے اسے روکا اور پوچھا کہ وہ نماز پڑھنے کیوں نہیں آیا؟ اس پر اس بچے نے جواب دیا کہ وہ گھر سامان دے کر مسجد آ جائے گا۔ دکان پر موجود ایک اور ملاّں نے دکاندار سے کہا کہ وہ اس بچے کو فوری طور پر بلائے کیونکہ وہ اس سے کوئی بات کرنا چاہتا ہے۔ ملاّں نے اس بچے سے پوچھا کہ کیا تمہیں 'کلمہ' آتا ہے؟ بچے نے اثبات میں جواب دیا اور کلمہ طیبہ سنا دیا۔ جب وہ بچہ واپس جانے لگا تو دکاندار نے ملاّں کو بتایا کہ یہ بچہ تو 'مرزائی' ہے۔ اس پر ملاّں غصہ میں آ گیا اور کہا کہ مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں اسے جانے نہ دیتا۔ یہ بات سننے پر وہ بچہ جو ابھی قریب ہی تھا فوری طور پر گھر کی طرف بھاگ گیا۔

گلدشت، جون 2014ء: بشریٰ ودود بیوہ عبدالودود شہید، لاہور کے علاقہ گلدشت ٹاؤن میں رہائش پذیر ہیں۔ انہیں یہاں کے لوکل بازار میں احمدی ہونے کی وجہ سے ناروا سلوک کا سامنا کرنا پڑا۔

تفصیلات کے مطابق بشریٰ ودود اپنے بچوں کے سکول سے تعلق رکھنے والی کچھ چیزیں خریدنے کے لئے ایک دکان 'فرحان سٹیشنری' پر گئیں۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ اس دکاندار نے اینٹی احمدیہ لٹریچر اپنی دکان میں رکھا ہوا ہے اور احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیز پوسٹرز اور سٹکرز آویزاں کر رکھے ہیں۔ اس دکاندار کو غالبًا معلوم تھا کہ موصوفہ احمدی خاتون ہیں لیکن دلآزاری کی نیّت سے اس نے انہیں ختمِ نبوّت والوں کی طرف سے شائع کردہ کیلنڈر دیا۔ انہوں نے کیلنڈر کو دیکھا اور اسے اس ملاّں کو واپس کر کے گھر لوٹ آئیں۔

کچھ دن بعد انہیں کچھ خریدنے کے لئے دوبارہ اس دکان پر جانا پڑا۔ اس وقت اس دکان میں ایک اور گاہک بھی موجود تھا۔ اس دکاندار نے جب دیکھا کہ ایک احمدی خاتون دکان میں داخل ہو رہی ہیں تو اس نے دکان میں موجود دوسرے گاہک سے باتوں ہی باتوں میں کہنا شروع کر دیا کہ 'ہمارے لوگ غفلت کی نیند سوئے ہوئے ہیں اور امت مسلمہ کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ یہ خطرہ نہ یہودیوں سے ہے، نہ عیسائیوں سے اور نہ ہی ہندوؤں سے بلکہ یہ خطرہ اسلام کو قادیانی جماعت سے ہے۔ ان لوگوں نے (نعوذ باللہ) اپنا نبی بنا رکھا ہے اور لوگوں کو یہ کہہ کر گمراہ کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ یہ لوگ کلمہ میں پڑھتے تو 'محمد' ہیں لیکن ان کے دل میں 'احمد' ہوتا ہے۔ ان کی عبادتگاہ کو مسجد کہنا بھی گناہ ہے۔ یہ لوگ سازشیں کرنے اور ان کو عملی جامہ پہنانے میں بڑے تیز ہیں۔'

مسز ودود نے جلدی جلدی اپنی مطلوبہ چیزیں خریدیں اور گھر کو واپس لوٹ آئیں۔

ٹاؤن شپ؛ 25/مئی 2014ء: یہاں پر خدمات پر مامور احمدی مبلغ طاہر احمد مبشر نے اپنی زوجہ کو کسی عزیز کے گھر چھوڑا۔ جب وہ واپس جانے کے لئے وہاں سے نکلیں تو ایک بدبخت نے دن دیہاڑے ان کا پیچھا کرنا شروع کر دیا اور کہنے لگا ''مرزائیوں کا جو یار ہے، وہ آقاؐ کا غدّار ہے''۔ اس پر وہ تیز تیز چلتے ہوئے بڑی سڑک پر پہنچیں جہاں اس بدبخت نے پیچھا کرنا چھوڑ دیا۔

بھوئیوال کیس کی موجودہ صورتحال

کچھ عرصہ قبل پیش کی جانے والی رپورٹ میں بیان کیا گیا تھا کہ ضلع شیخوپورہ میں تھانہ شرقپور کے علاقہ میں واقع بھوئیوال سے تعلق رکھنے والے چار احمدیوں کے خلاف 'توہینِ رسالت' کا مقدمہ زیر 295-A درج کیا گیا تھا۔ مؤرخہ 16/مئی کو مدرسہ کے ایک طالبعلم نے ایک احمدی خلیل احمد کو پولیس حوالات کے اندر گولی مار کر شہید کر دیا تھا۔ یہ کیس بقیہ تین احمدیوں کے خلاف قائم ہے۔ ان لوگوں کو عدالتِ عالیہ میں 14، 17، اور 24 جون کو حاضر ہونا پڑا۔

اگر عدالتِ عالیہ ان احمدیوں پر فردِ جرم عائد کر دے، اگرچہ یہ تمام لوگ معصوم ہیں اور ان کے خلاف یہ مقدمہ سراسر جھوٹے طور پر قائم کیا گیا ہے تو انہیں دس سال قید ہوسکتی ہے۔ جبکہ ان کے چوتھے ساتھی کو کالعدم دہشتگرد تنظیم کے زیرِ انتظام چلنے والے مدرسہ کا طالبعلم اس سے قبل ہی 'سزائے موت' دے چکا ہے۔

ہمارے قارئین کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ 'پاکبازوں کی دھرتی' پاکستان میں اسٹیٹ کی رِٹ کس حد تک قائم ہے!

مغربی پنجاب کا شہرلیّہ

مؤرخہ 3/جون کو ملاّؤں نے کرنامالی مسجد میں 'دفاعِ صحابہ اور استحکامِ پاکستان' کے نام سے ایک کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں معمول کے عین مطابق ملاّں کے خطاب کا مغز احمدیت کی مخالفت رہی۔ ملاّں اورنگزیب فاروقی نے شرکاء سے کہا کہ وہ لوگ احمدیوں پر کڑی نظر رکھیں اور انہیں کسی قسم کی کوئی تعمیر نہ کرنے دیں اور ان کی سازشوں کو بے نقاب کرتے رہیں۔

انتظامیہ کو اچھی طرح علم ہے کہ یہ تقاریر پاکستان کے قانون کی کھلی کھلی خلاف ورزی ہیں لیکن جب بات آتی ہے مُلاّں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کی تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ''بلّی کے گلے میں گھنٹی کون باندھے!''۔

(باقی آئندہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

وادیٔ کشمیر میں احمدیت

ماہنامہ ’’النور‘‘ جون و جولائی 2010ء میں مکرم عبدالرحمٰن فیاض صاحب کے قلم شائع ہونے والے ایک تاریخی مضمون میں وادیٔ کشمیر کی بڑی جماعتوں میں احمدیت کے آغاز سے متعلق معلومات پیش کی گئی ہیں۔ اس وقت صرف وادیٔ کشمیر میں 25 سے زائد جماعتیں قائم ہیں۔

آسنور ضلع کولگام

ہمالیہ کے دامن میں واقع آسنور میں حضرت حاجی خواجہ عمرڈار صاحبؓ (جن کا یادگار کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے) کو سب سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کا شرف حاصل ہوا۔ آپؓ کے حُسنِ اخلاق اور بلند کردار سے جلد ہی مضبوط جماعت یہاں قائم ہوگئی۔ آپؓ ایک دیانتدار تاجر تھے۔ جب آپؓ پہلی بار قادیان سے واپس آئے تو اپنے تجارتی شراکت دار کو حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے بارہ میں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ نے بیعت کرلی ہو تو میری طرف سے ابھی بیعت کا خط لکھ دیں۔ جب کسی نے اُن سے پوچھا کہ آپ نے بغیر تحقیق کئے کیسے بیعت کرلی تو وہ کہنے لگے کہ ’عمرڈار نے تجارت میں مجھے کبھی دھوکا نہیں دیا تو مذہب میں میرے ساتھ کس طرح دھوکا کرے گا!‘۔

آسنور چھوٹے قادیان کے نام سے بھی جانا جاتا ہے کیونکہ یہاں حضرت مصلح موعودؓ کا ایک ماہ قیام رہا تھا۔ یہاں ایک مرکزی اور چار چھوٹی مساجد ہیں نیز وسیع رقبہ پر ایک ہائی سکول بھی قائم ہے۔

ریشی نگر ضلع شوپیان

دریا ویشو کے کنارے پر یہ گاؤں صدیوں سے آباد ہے۔ یہ پوری بستی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے احمدی ہے۔ 1979ء میں بعض شرپسند عناصر نے اس ساری بستی کو دن دیہاڑے جلاکر راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا تھا۔ مظلوم احمدیوں نے لاکھوں کروڑوں کی جائیدادیں نذرِ آتش کروالیں لیکن کسی ایک فرد نے ایمانی کمزوری نہ دکھائی۔ تمام افراد تن کے کپڑوں کے سوا ہر چیز سے محروم کردیئے گئے۔ حتّی کہ ان کے پالتو جانور بھی آگ سے ڈر کر بھاگ گئے۔ لیکن آج اس گاؤں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر گھر پہلے سے بڑھ کر آسودہ نظر آتا ہے۔ خداتعالیٰ کے فضل سے یہاں جماعت کا ایک سکول ہے۔ ایک مرکزی مسجد اور مہمان خانہ کے علاوہ دیگر مساجد بھی ہیں۔

یاری پورہ ضلع کولگام

یاری پورہ قصبہ اپنے علاقہ میں ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں کے حضرت راجا عطاء محمد خان صاحبؓ اپنے اخلاص اور تقویٰ میں مشہور تھے جنہیں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی طرف سے بیعت لینے کی اجازت مرحمت فرمائی ہوئی تھی۔

یہاں ایک وسیع رقبہ پر جماعت کا ایک ہائی سکول ہے۔ جس کے ساتھ مسجد نور تعمیر کی گئی ہے۔

یاری پورہ سے ایک کلومیٹر دُور مٹی بوگ گاؤں سے قدرتی چشموں کا پانی واٹرسپلائی محکمہ کے ذریعہ یاری پورہ کی بستی میں پینے کیلئے نلکوں کے ذریعہ تقسیم ہوتا ہے۔ ان چشموں میں ایک چشمہ ’’چشمۂ محمود‘‘ کے نام سے جاری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے دورہ کشمیر کے وقت اس چشمہ سے پانی پیا تھا۔

یاری پورہ میں غیرمبائعین کی ایک جماعت بھی قائم ہوئی جن کی اپنی ایک مسجد بھی تھی۔ نیز سرینگر میں بھی ان کی ایک چھوٹی جماعت قائم تھی۔ جموں ریجن میں بمقام عہدہ بھدرواہ چند گھرانے اس جماعت سے وابستہ تھے۔ خلافت کی برکتوں سے محروم یہ جماعت دن بدن گھٹتی اور بکھرتی گئی۔ اور آج یاری پورہ میں ان کی مسجد بھی غیرازجماعت کے قبضہ میں ہے۔

چک خانصاحب ضلع کولگام

جماعت احمدیہ چک خانصاحب ایک پرانی اور مضبوط جماعت ہے۔ لوگ پڑھے لکھے اور مہذّب ہیں۔ سرکاری نوکریوں کے علاوہ تجارت اور کھیتی باڑی کرتے ہیں اور ان کے نوجوان لڑکے ملٹری اور پولیس میں ملازم ہیں۔ یہاں جماعت کی ایک مرکزی مسجد ہے۔ نیز مہمان خانہ اور دیگر مساجد بھی ہیں۔

ناصرآباد ضلع کولگام

یہ بڑا گاؤں کولگام سے صرف 2 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ لوگ تجارت اور ملازمت کے علاوہ کھیتی باڑی بھی کرتے ہیں۔ یہاں چاول کی کثرت سے پیداوار ہوتی ہے۔ اس گاؤں کا نام پہلے کئی پورہ (یعنی پتھروں کی جگہ) تھا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے نام نامی کی مناسبت سے ناصرآباد رکھا گیا۔ اس گاؤں کی ساری بستی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہے۔ یہاں جماعت کا ایک سیکنڈری سکول ہے۔ ایک نوتعمیر شدہ مرکزی مسجد اور دو دیگر مساجد ہیں۔

سرینگر

جموں کشمیر گورنمنٹ کے گرمائی (اپریل سے ستمبر تک) دارالحکومت سرینگر میں بہت پرانی اور مضبوط جماعت تھی۔ یہیں سے اخبار ’’اصلاح‘‘ بھی شائع ہوتا تھا۔ 1947ء میں یہاں کے احمدیوں کی اکثریت ہجرت کرکے پاکستان چلی گئی اور اخبار کی اشاعت بھی بند ہوگئی۔ بعدازاں جماعت پھر مضبوط قدموں پر کھڑی ہوگئی۔ سرینگر کی حیثیت کی وجہ سے دیگر علاقوں سے بھی کئی احمدی نقل مکانی کرکے یہاں آباد ہوئے۔ یہاں کی مرکزی مسجد ایک اہم مقام پر واقع ہے۔ جس کے وسیع رقبہ میں مرکزی مبلغین کے لئے رہائشی کوارٹرز اور مہمانوں کے لئے بھی کوارٹرز بنائے گئے ہیں۔

کاٹھ پورہ (یاری پورہ)

کاٹھ پورہ کی جماعت پانچ بھائیوں کے خاندانوں پر ہی مشتمل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ابتدائی دورِ خلافت میں یہاں کے ایک رئیس محترم محمد میر صاحب بیعت کرکے احمدی ہوئے۔ ان کے دونوں بیٹے بھی احمدی ہوگئے۔ ایک بیٹے محترم میر غلام رسول صاحب نے خواب کے ذریعہ ہدایت پائی (جس کا ذکر بشاراتِ رحمانیہ میں ہے)۔ اُن کی شادی آسنور میں حضرت غلام احمد لون صاحب کی بیٹی تاجہ بیگم صاحبہ کے ساتھ 1924ء میں ہوئی جو اُس زمانہ میں میٹرک پاس تھیں اور محکمہ تعلیم میں ہیڈمسٹریس تھیں۔ وہ موصیہ تھیں اور انہوں نے اپنا سارا زیور مسجد برلن کی تحریک میں دے دیا تھا۔ اُن کی کوئی اولاد نہیں تھی اور انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی غلام محمد لون کی پرورش کی تھی۔

محترم محمد میر صاحب ایمانی جرأت رکھنے والے ایک مخلص احمدی تھے۔ غالبًا 1951ء میں احمدیہ مسجد یاری پورہ کے بالمقابل قائم غیرازجماعت کی مسجد میں ایک مخالف مولوی غلام حسن شاہ خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں بدزبانی کیا کرتے تھے۔ وہ اپنی عمر کے آخری ایّام میں سخت بیمار ہوئے اور بستر کے ہی ہوکر رہ گئے۔ جس کی وجہ سے بستر اور کمرہ بدبُو سے بھرا رہتا تھا۔ اس پر محمد میر صاحب اس مولوی کے گھر پہنچے اور دروازہ پر کھڑے ہوکر اونچی آواز سے کہا: غلام حسن شاہ! میں تمہاری عیادت کرنے نہیں آیا ہوں۔ نہ ہی تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ تم نے اپنی ساری عمر حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف گندی گالیوں میں ضائع کردی جس کا نتیجہ تم دیکھ رہے ہو کہ تم جو جھوٹا گندہ الزام حضرت مسیح موعودؑ کے نام لگا رہے تھے آج اُس گندے الزام کا عذاب تمہیں یہاں بستر پر مل رہا ہے اور اس سے کئی گُنا زیادہ آخرت میں ملے گا......

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ خاکسار چودہ سال کا تھا تو 1952ء سے لے کر 1960ء تک مرکز قادیان کے دفاتر میں خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ اور وصیت کے نظام میں بھی اس وقت سے شامل ہوں۔ میرے والد محترم غلام محمد لون صاحب اُنیس سال تک جماعت احمدیہ یاری پورہ میں نائب سیکرٹری مال رہے۔ آپ نے 1954ء سے 1994ء تک بلاناغہ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی توفیق پائی۔ آپ کا جوان بیٹا محمد اقبال (جوجی) دسمبر 1988ء میں کار کے حادثہ میں وفات پاگیا۔ اُس وقت بھی آپ یہ کہتے ہوئے جلسہ پر جانے کی تیاری میں لگ گئے کہ میرا بیٹا ہمیں چھوڑ کر چلا گیا، مَیں جلسہ سالانہ کی برکات کیوں چھوڑ دوں۔ آپ کی وفات 27 جون 1995ء کو ہوئی۔ کشمیر میں ملٹری کا دَور چل رہا تھا اس لئے آپ کو آپ کے باغ میں امانتًا دفن کرنا پڑا۔ 27 دسمبر 2007ء کو بارہ سال بعد آپ کی قبرکشائی کی گئی تو تابوت ایسی حالت میں تھا جیسے ایک ہفتہ پہلے دفن کیا ہو۔ 28 دسمبر 2007ء کو جلسہ گاہ قادیان میں ہزاروں افراد نے ان کی نماز جنازہ ادا کی اور بہشتی مقبرہ میں دفن کردیا گیا۔

30 ستمبر 2010ء میں مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

خلافت تو مولیٰ کا فضل وکرم ہے
خلافت ہمارے لئے محترم ہے
خلافت سے وابستہ جو بھی رہے گا
نہیں اس کو خطرہ نہ پھر کوئی غم ہے
خلافت سے ٹکرایا جو بھی ہے دشمن
ہوا ریزہ ریزہ ہوا کالعدم ہے
خلافت کے سایہ میں ہم بڑھ رہے ہیں
ہمارا ترقی کی جانب قدم ہے

کرسٹوفر کولمبس

امریکہ دریافت کرنے والا عظیم جہازراں کرسٹوفر کولمبس (Christopher Columbus) 26/اگست 1451ء کو اٹلی کے شہر جینوا میں پیدا ہوا۔ کولمبس ابھی 16 برس کا ہی تھا کہ وہ پرتگال چلا گیا اور دارالحکومت لزبن میں رہائش اختیار کرلی۔ وہ پہلا یورپین سیاح تھا جس نے بحراوقیانوس کو عبور کیا اور ہندوستان کی تلاش کرتے کرتے ایک نئی دنیا دریافت کرلی جسے آج امریکہ کہتے ہیں۔ کولمبس کے بارہ میں ایک معلوماتی مضمون روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 26 اگست 2010ء میں شامل اشاعت ہے۔

1477ء میں کولمبس آئس لینڈ کے لئے روانہ ہوا۔ راستے میں وہ آئرلینڈ بھی ٹھہرا۔ وہ ایک غیرمعمولی ذہین ملاح تھا اور سمندری سفر کا اسے گویا جنون تھا۔ اُس کا خیال تھا کہ اگر وہ لزبن سے جنوب کی طرف جانے کی بجائے سیدھا مغرب کی طرف نکل جائے گا تو بحراوقیانوس کے دوسرے کنارے پر ہندوستان تک جاپہنچے گا۔ اس نے سپین اور پرتگال کے بڑے بڑے سوداگروں کو اس طرف راغب کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ اگر وہ اس سفر کے اخراجات برداشت کریں تو ان کا بہت فائدہ ہوگا۔ وہ تین سال تک ان لوگوں کو مائل کرنے کی کوشش کرتا رہا مگر کسی نے حامی نہ بھری۔ لوگوں کا خیال تھا کہ لزبن سے مغرب کی طرف سفر کیا جائے تو ہندوستان تک پہنچنے کا راستہ ’راس امید‘ کے گرد چکر کاٹنے سے اَور بھی طویل اور لمبا ہوجائے گا۔

سوداگروں سے مایوس ہوکر کولمبس اشبیلیہ میں شاہ سپین فرڈیننڈ کو قائل کرنے کی کوشش کررہا تھا کہ اسے بحری جہاز فراہم کردیئے جائیں تو وہ یورپ سے ہندوستان پہنچنے کا ایسا سمندری راستہ دریافت کرسکتا ہے جو کسی اَور کے علم میں نہیں۔ بادشاہ ٹال مٹول کرتا رہا۔ بالآخر ملکہ ازابیلا کی پُرزور سفارش پر اس سفر کا بندوبست کرنے کی حامی بھرلی اور 3/اگست 1492ء کو تین جہازوں سانتا ماریا، نینا اور پنٹا پر مشتمل بحری بیڑا کولمبس کی رہنمائی میں نئے افق تلاش کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔

کولمبس اور اس کے ملّاح چار ماہ تک سمندر میں سفر کرتے رہے لیکن زمین نظر نہ آئی۔ قریب تھا کہ اس کے ملّاح بغاوت کردیتے۔ ایک روز صبح سویرے کسی ملّاح کو آسمان پر ایک پرندہ اڑتا ہوا نظر آیا جسے دیکھ کر لوگ خوشی سے پاگل ہوگئے۔ انہیں قوی امید تھی کہ جلد ہی زمین نظر آجائے گی۔ چنانچہ یہی ہوا سب سے پہلے جو زمین نظر آئی

باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 6/اکتوبر 2010ء میں سانحہ لاہور کے حوالہ سے مکرم مجید قریشی صاحب کی نظم بعنوان ’’پیارے شہیدوں کے نام‘‘ شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

لہو میں ڈوب کے تم کس اُفق کے پار گئے
ہم ایسے کج رَووں کی عاقبت سنوار گئے
جو عہد باندھا خلافت کے پاسبانوں سے
کچھ اس ادا سے نبھایا کہ جان وار گئے
زمانے والو! نوشتوں کو غور سے دیکھو
شہید اپنے لہو سے جنہیں اُبھار گئے
تائید حق و ملائک نہ روک پاؤگے
ہم ایسی دار و رسن پہ تو بار بار گئے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
September 19, 2014 – September 25, 2014

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday September 19, 2014

00:05	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:05	Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
01:35	Waqf-e-Nau Ijtema: Recorded on February 26, 2011.
02:35	Japanese Service
03:05	Tarjamatul Quran Class: Recorded on November 4, 1997.
04:10	Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 224.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
07:10	Peace Conference 2011: An address delivered by Huzoor at the Peace Symposium 2011.
07:50	Siraiki Service
08:20	Rah-e-Huda
09:55	Indonesian Service
10:55	Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
12:00	Live Friday Sermon
13:15	Seerat-un-Nabi
13:45	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
14:00	Yassarnal Quran
14:40	Shottor Shondhane
15:40	Dua-e-Mustaja'ab
16:20	Friday Sermon [R]
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:20	Peace Conference 2011 [R]
19:15	Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
20:20	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda

Saturday September 20, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
01:25	Peace Conference 2011
02:10	Friday Sermon: Recorded on September 19, 2014.
03:20	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 225.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:00	Jalsa Salana Australia Address: Recorded on October 6, 2013.
08:05	International Jama'at News
08:35	Story Time: A children's programme featuring Islamic stories, teaching various aspects of religious and moral values.
08:55	Question And Answer Session: Recorded on May 24, 1997.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon [R]
12:15	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30	Al-Tarteel
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Islami Mahino Ka Ta'aruf
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:25	Jalsa Salana Australia Address [R]
19:30	Faith Matters: An informative and contemporary English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda
22:30	Story Time
22:50	Friday Sermon [R]

Sunday September 21, 2014

00:05	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55	Al-Tarteel
01:25	Jalsa Salana Australia Address
02:30	Story Time
02:50	Friday Sermon: Recorded on September 19, 2014.
04:00	Islami Mahino Ka Ta'aruf
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 226.
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:20	Yassarnal Quran
06:55	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal: Recorded on May 8, 2013.
08:00	Faith Matters
09:00	Question And Answer Session: Recorded on March 31, 1996.
10:00	Live Asr-e-Hazir: A live talk show on a variety of contemporary issues and their possible solution in light of Islamic teachings.
11:00	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon on July 18, 2014.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
13:00	Friday Sermon: Recorded on September 19, 2014.
14:05	Shotter Shondhane
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal [R]
16:15	Manasik-e-Hajj
16:50	Kids Time: A children's programme teaching various prayers, hadith, general Islamic knowledge and arts and crafts.
17:25	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal [R]
19:35	Beacon Of Truth: An interactive English talk show series exploring various matters relating to Islam.
20:40	Roots To Branches
21:15	In Search Of Peace
21:50	Friday Sermon [R]
23:00	Question And Answer Session [R]

Monday September 22, 2014

00:05	World News
00:25	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:35	Yassarnal Quran
01:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal
02:15	Roots To Branches
02:45	Friday Sermon: Recorded on September 19, 2014.
03:55	Real Talk
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 227.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel
07:00	Waqf-e-Nau Ijtema 2011: Recorded on May 1, 2011.
08:00	International Jama'at News
08:35	Quiz Roohani Khaza'ain
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on February 14, 1999.
10:00	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on May 30, 2014.
11:10	Malayalam Service
11:40	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:25	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 12, 2008.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Malayalam Service
15:40	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
16:00	Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:30	Waqf-e-Nau Ijtema 2011 [R]
19:30	Real Talk
20:35	Rah-e-Huda
22:10	Friday Sermon [R]
23:05	Malayalam Service
23:35	Quiz Roohani Khaza'ain

Tuesday September 23, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Al-Tarteel
01:25	Waqf-e-Nau Ijtema 2011
02:25	Kids Time
03:00	Friday Sermon: Recorded on December 12, 2008.
04:00	Safar-e-Hajj
04:40	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 228.
06:00	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
06:20	Yassarnal Quran
06:50	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Recorded on February 24, 2013.
08:00	Alif Urdu
08:30	Australian Service
08:55	Question And Answer Session: Recorded on March 31, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on September 19, 2014.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35	Yassarnal Quran
13:00	Real Talk
14:00	Bangla Shromprochar
15:00	Spanish Service
15:30	Asr-e Hazir
16:30	Press Point
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on September 19, 2014.
20:30	Alif Urdu
21:05	Press Point
22:05	Asr-e Hazir
23:05	Question And Answer Session [R]

Wednesday September 24, 2014

00:10	World News
00:30	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:40	Yassarnal Quran
01:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
02:20	Noor-e-Mustafwi
02:35	Alif Urdu
03:05	Press Point
04:15	Pakistan In Perspective
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 229.
06:00	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
06:15	Al-Tarteel
06:50	Jalsa Salana Qadian Address: Recorded on December 29, 2013.
07:55	Real Talk
09:00	Question And Answer Session: Recorded on May 24, 1997.
10:00	Indonesian Service
11:00	Swahili Service
12:15	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:25	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 12, 2008.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Deeni-O-Fiqahi Masail
15:45	Maidane Amal Ki Kahani
16:30	Faith Matters
17:30	Al-Tarteel
18:05	World News
18:25	Jalsa Salana Qadian Address [R]
19:35	French Service
20:30	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:05	Kids Time
22:00	Friday Sermon [R]
23:00	Intikhab-e-Sukhan

Thursday September 25, 2014

00:05	World News
00:25	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:45	Al-Tarteel
01:20	Jalsa Salana Qadian Address
02:35	Deeni-O-Fiqahi Masail
03:10	Maidane Amal Ki Kahani
03:55	Faith Matters
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 230.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Quran
07:05	Jalsa Salana Germany Address: Recorded on June 25, 2011.
08:05	Beacon Of Truth
09:10	Tarjamatul Quran Class: Recorded on November 5, 1997.
10:15	Indonesian Service
11:20	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:25	Yassarnal Quran
12:55	Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon on September 11, 2014.
14:00	Live Shotter Shondhane: A live interactive discussion programme in Bengali.
16:05	Persian Service
16:40	Tarjamatul Quran Class [R]
17:40	Yassarnal Quran
18:10	World News
18:30	Jalsa Salana Germany Address
19:30	Live German Service
20:30	Faith Matters
21:25	Tarjamatul Quran Class [R]
22:25	Alif Urdu
23:05	Beacon Of Truth

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 21 | Friday 12 September , 2014 | Issue No. 37

29، 30 اور 31 اگست 2014ء کو جماعت احمدیہ برطانیہ کے 48ویں جلسہ سالانہ کا اپنی تمام تر اسلامی روایات کے ساتھ حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں نہایت شاندار، کامیاب اور بابرکت انعقاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت۔

معرکۃ الآراء، زندگی بخش، روح پرور اور بصیرت افروز خطابات

جماعتِ احمدیہ انگلستان کے اڑتالیسویں جلسہ سالانہ کا ایک خوبصورت منظر

97 ممالک سے مختلف رنگ ونسل اور قومیتوں سے تعلق رکھنے والے 33 ہزار 270 عُشّاقانِ خلافت کی جلسہ میں شمولیت

دعاؤں، ذکرِ الٰہی، شکرِ خداوندی اور اسلامی اخوت ومحبت کے ایمان افروز نظاروں پر مشتمل عظیم الشان، دلفریب اور انتہائی متاثر کن روحانی ماحول۔ مختلف دینی، علمی وتربیتی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی پُرمغز تقاریر

اس سال کے دوران جماعت احمدیہ کا دو نئے ممالک بیلیز اور یوراگوئے میں قیام۔ اس طرح اب تک دنیا کے 206 ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے۔ گزشتہ ایک سال میں دنیا بھر میں 5 لاکھ 55 ہزار 235 افراد بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

’عالمی بیعت‘ کی نہایت اثرانگیز مبارک تقریب

مختلف ممالک سے آئے ہوئے وزراء، ممبرانِ پارلیمنٹ، سفارتکاروں، سول سروس سے تعلق رکھنے والے افسران، اخباری نمائندگان اور دیگر ممتاز سیاسی، سماجی اور مذہبی شخصیات کی جلسہ میں شمولیت۔ معزز مہمانوں کی طرف سے مختلف زبانوں میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی خدمت انسانیت، ملکی تعمیر وترقی میں بھرپور شرکت اور فلاحی ورفاہی کاموں کے ساتھ ساتھ اسلام کی حقیقی اور پُرامن تعلیم کے فروغ پر خراجِ تحسین۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ تمام دنیا میں جلسہ سالانہ کے پروگرامز کی براہِ راست تشہیر۔

(حدیقۃ المہدی ، آلٹن ہمپشائر، انگلستان: نمائندہ الفضل انٹرنیشنل) اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کو مورخہ 29 تا 31 اگست 2014ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار اپنے 48ویں سہ روزہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ محض دینی اغراض کی خاطر منعقد کیے جانے والا انگلستان میں اپنی نوعیت کا یہ سب سے بڑا جلسہ اپنی تمام تر عظیم الشان اسلامی روایات کے ساتھ ذکر الٰہی، دعاؤں، اسلامی اخوت ومحبت اور خدا تعالیٰ کے حضور اظہارِ تشکّر کے رُوح پرور ماحول میں ’حدیقۃ المہدی‘ (آلٹن ہمپشائر) کے خوبصورت اور وسیع علاقہ میں بخیر وخوبی منعقد ہوا۔

208 ایکڑ رقبہ پر محیط انگلستان کی کاؤنٹی ’Hampshire‘ کے قصبہ آلٹن کے علاقہ میں واقع 'Oakland Farm' کو جماعتِ احمدیہ نے 2005ء میں خریدا تھا۔ اس سرسبز وشاداب جگہ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’حدیقۃ المہدی‘ عطا فرمایا تھا۔ سال 2006ء سے باقاعدہ یہاں جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ کا انعقاد ہو رہا ہے جس میں تیس ہزار سے زائد احمدی و دیگر مہمانان شرکت کرتے ہیں۔ اس وسیع رقبہ کا 95 فیصدی حصہ کھلے میدان کی صورت میں ہے۔ انگلستان کے موسم کے پیشِ نظر یہاں پر اتنے بڑے جلسے کے انتظامات کرنا گویا تیس ہزار افراد کے لئے ایک عارضی شہر کو بسانے کے مترادف ہے۔ چنانچہ ہزاروں کی تعداد میں احمدی رضا کاران جلسہ کے مقررہ دنوں سے بہت پہلے کام شروع کرتے ہیں اور دن رات ایک کرکے اس جلسہ کے انتظامات مکمل کرتے ہیں۔ ان انتظامات

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں